نبوتِ بائبل

کے بنیادی حقائق

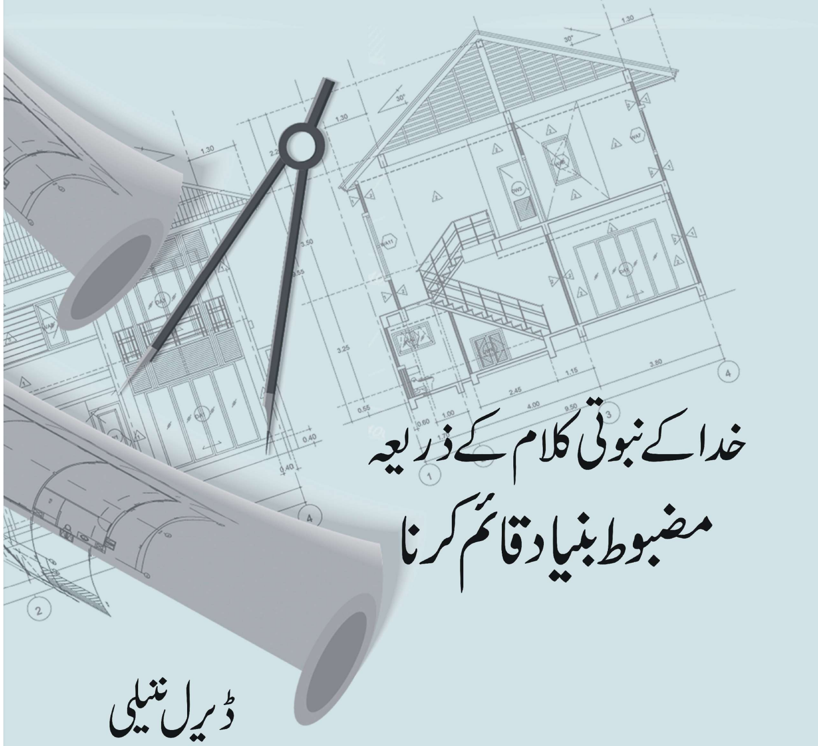

خدا کے نبوتی کلام کے ذریعہ

مضبوط بنیاد قائم کرنا

ڈیرل نیلی
اور
ڈیوڈ آر۔ ریگن

The Basics of
BIBLE PROPHECY
a 24 lesson course

نبوتِ بائبل
کے بنیادی حقائق

خدا کے نبوتی کلام کے ذریعہ
مضبوط بنیاد قائم کرنا

Darryl Nunnelley	مصنف: ڈیرل ننیلی
David R. Reagan	ڈیوڈ آر ریگن
Rev. Nazir J. Gill	مترجم: ریورنڈ نذیر جے۔گل

ناشرین

کرسچن لائف منسٹریز پاکستان

CHRISTIAN LIFE MINISTRIES PAKISTAN

پی او بکس **980**، فیصل آباد **38000**

اردو ایڈیشن کے جملہ حقوق بحقِ ناشرین کرسچن لائف منسٹریز پاکستان،
محفوظ ہیں۔
ناشرین کی اجازت کے بغیر کسی قسم کی فوٹو کاپی یا اس کتاب کا کوئی بھی حصہ
دوبارہ شائع نہ کیا جائے۔

All copyrights of Urdu edition are reserved.
No part of this book may be photocopied or reproduced without
permission from the publisher in Urdu.

All Scriptures taken from the Holy Bible in Urdu, Revised Version,
Copyright © 2008, by the Pakistan Bible Society.
USED BY THE PERMISSION OF
THE PAKISTAN BIBLE SOCIETY.
All rights reserved.

باراول ---------- ستمبر 2018ء

طابع ---------- پروفیسر نذیر۔جے ِگل

ناشرین ---------- کرسچن لائف منسٹریز پاکستان

ڈیزائننگ وکمپوزنگ ---------- سلیمان گل

پروف ریڈنگ ---------- آسف نذیر گل

عدنان صادق خاں

عامر جنگ بہادر

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	دیباچہ	- -
2	سبق نمبر 1	10
3	سبق نمبر 2	20
4	سبق نمبر 3	29
5	سبق نمبر 4	40
6	سبق نمبر 5	50
7	سبق نمبر 6	61
8	سبق نمبر 7	75
9	سبق نمبر 8	83
10	سبق نمبر 9	94
11	سبق نمبر10	105
12	سبق نمبر11	113
13	سبق نمبر12	122
14	سبق نمبر13	132
15	سبق نمبر14	142
16	سبق نمبر 15	152
17	سبق نمبر 16	164

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
18	سبق نمبر 17	176
19	سبق نمبر 18	189
20	سبق نمبر 19	204
21	سبق نمبر 20	220
22	سبق نمبر 21	233
23	سبق نمبر 22	243
24	سبق نمبر 23	254
25	سبق نمبر 24	264

دیباچہ

بورڈ آف ٹرسٹی کے ممبران میں سے ایک جو ونچسٹر کینٹکی Winchestor, Kentucky کا باشندہ ہے، ڈیرل نیلی، اس کتاب کو لکھنے اور شائع کرنے کا تصور لے کر میرے پاس آیا۔

مذکورہ شخص کئی سالوں سے بائبل مقدس کی تعلیم جو نبوتِ بائبل سے متعلق بائبل مقدس میں پائی جاتی ہے تعلیم دینے میں مشغول رہا۔ اس نے یہ رائے ظاہر کی کہ کتاب کو ''نبوتِ بائبل کے بنیادی حقائق'' کے نام سے شائع کی جائے۔ یہ عنوان میرے دل کو بھی بہت بھایا اور میں نے اس ہدف کو قبول کر لیا۔

میں نے ڈیرل سے کہا کہ وہ اس کتاب کا مقصد بیان کرے اور اس کا طریقۂ مطالعہ کو ترتیب دے۔ تو اس نے درج ذیل میں دیئے گئے الفاظ میں اس کتاب کا مقصد بیان کیا۔

اس پشت کو خدا نے اس طرح برکت دی ہے کہ بائبل مقدس کے مطالعہ کے لئے کئی ایک امدادی مواد کتابی شکل اور دیگر گہرے مطالعات کئی ایک صورتوں میں آج موجود ہے۔ اور یہ بات بہت سے مسیحی علماء پر روزِ روشنی کی طرح صاف ظاہر ہے۔ جس طرح اوپر بیان کیا گیا ہے کہ بائبل کے طلبہ کے لئے یہ ذرائع تو موجود ہیں تا کہ ان کی ضروریات یعنی مطالعاتی ضرورت پوری ہوں۔

لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ یہ تمام باتیں اپنی جگہ درست تو ہیں، تاہم یہ سب کچھ نبوتِ بائبل جیسے مضمون کے طالب علموں کی ضرورتوں کو پورا نہیں کرتیں۔ چونکہ بائبل مقدس کی چھیاسٹھ کتابوں میں تیس فی صد کلام نبوت پر مبنی ہے۔ جی ہاں یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ نبوتی کلام تک پہنچنے کے لئے بھی کئی ذرائع موجود ہیں۔ پھر بھی میں نے دیکھا ہے کہ نبوتِ بائبل کے متعلق سنڈے سکول، چھوٹے تعلیمی گروپ، گھریلو سٹڈی سنٹرز اور گھریلو اور انفرادی اور دیگر افراد کے لئے کوئی نصابی کتاب موجود نہیں ہے جو نبوتِ بائبل کے طالب علموں کی مدد کر سکے تا کہ وہ خدا کے نبوتی

کلام کو سمجھ سکیں۔

خدا نے ہمیں نبوتِ بائبل کے علم کو عام مسیحی ایمانداروں کی ہمت و حوصلہ افزائی بڑھانے کے لئے عطا کیا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم مستقبل کی طرف نگاہ کریں۔ جس طرح کہ ماضی میں ہم جھانکتے ہیں اسی طرح ہم مستقبل کو بھی دیکھیں کہ خدا کا نبوتی کلام مستقبل میں ہم پر کس طرح کا اثر کرتا ہے۔

☆ خدا کے نبوتی کلام کو سمجھنے کے لئے بنیاد مہیا کی گئی۔

☆ نبوتِ بائبل کے مطالعہ کو سمجھنے کی خاطر اسے آسان، روشن خیال اور پرلطف بنایا گیا۔

☆ اس بات کو ظاہر کیا گیا کہ نبوتِ بائبل مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے کس قدر مناسب اور برمحل اور زندگی کے ہر شعبہ میں چسپاں ہوتی ہے۔

☆ اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ ہم آج کل خداوند یسوع مسیح کی آمد کے موسم و سماں میں زندگی گزار رہے ہیں۔

☆ اطلاعات اور اس بات کو نمایاں کیا گیا ہے جو کتاب کو اس لائق بناتا ہے کہ نبوتِ بائبل کے بنیادی اصولوں کو سیکھائیں اور تعلیم میں استعمال کریں۔

ڈیرل نے محض اس کتاب کے لکھنے، شائع کرنے کا تصور و خیال نہیں دیا۔ اس نے کتاب کے اسباق کے ہر ایک باب کا مسوّدہ لکھا، پھر میں نے اس کے مسوّدات لے کر کتاب کو آخری شکل دے کر تیار کیا۔ یہ ایک حقیقی ٹیم کی کوشش ہے۔

ہماری شروع سے لے کر آخر تک یہی کوشش رہی ہے کہ نبوتِ بائبل میں جو کچھ فرمایا گیا ہے وہ ویسے ہی ہے جس طرح عبارت میں لکھا گیا ہے۔ لہٰذا ہم نے اس کی لغوی اور سادہ احساس کے طریقہ کو نبوتِ بائبل کی تفسیر کرنے کے لئے اپنایا ہے۔ لیکن ان بعض حصوں کو جو حقیقت بیان کرنے کے لئے مجازی رنگ میں پیش کئے گئے ہیں، ان کو ضرور ہم نے علامت کے طور پر ان کی تشریح کی ہے۔ اس صورت میں ہم نے علامت کو صحیح معنوں میں بیان کرنے کی پوری کوشش کی

ہے۔ اگر آج اکثر کلیسیائیں اس بات کی تعلیم نہیں دیتیں کہ نبوتِ بائبل خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے ساتھ میل نہیں کھاتیں۔ اور جو کچھ ان پیشنگوئیوں میں کہا گیا ہے وہ اس کا مطلب نہیں ہے لیکن خداوند یسوع مسیح کی آمدِ اوّل کے متعلق کی گئی سب پیشنگوئیوں کا مطلب تو بالکل وہی ہے جو ان پیشنگوئیوں میں کہا گیا ہے۔ اس لئے ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ جس طرح مسیح کی آمدِ اوّل کی پیشنگوئیوں میں جو کچھ کہا اس کا مطلب ان کے مطابق ہے تو پھر مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق پیشنگوئیوں میں بھی جو کچھ کہا گیا ہے اس کے معنی بھی من وعن وہی ہیں جو کچھ ان پیشنگوئیوں میں کہا گیا ہے۔ جس طرح ہم نے سبق نمبر 4 میں صاف صاف لکھا ہے۔

نبوتِ بائبل کی خطرتاک حد تک ان افراد نے توہین کی ہے جو نبوتِ بائبل سے ناواقف ہیں اور یہ بات نہایت قابلِ افسوس ہے کیونکہ نبوتِ بائبل کا مطالعہ تو پاکیزگی اور انجیلی بشارت کو تحریک دیتی ہے اور اس کی یہ تعلیم امید پیدا کرتی ہے۔ ایسی امید جس کی اس تاریک دنیا میں اشد ضرورت ہے جس دنیا میں ہم اب زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے خدا کا خادم Adrian Rogers جو 1931 تا 2005 میں ہو گزرا ہے اس نے فرمایا کہ ''یہ دنیا دن بدن زیادہ سے زیادہ تاریک ہوتی جارہی ہے''۔ تو جو کچھ خدا کے اس عظیم خادم نے فرمایا وہ کسی کی سمجھ میں بھی نہیں آسکتا جب تک کوئی شخص تعلیم البائبل اور اس میں بیان شدہ نبوت کی باتوں کو نہیں سمجھ پاتا۔ اس کتاب کے لحاظ سے ڈیرل اور میری یہ امید ہے کہ یہ کتاب ہر اس شخص کے لئے برکت کا باعث ہو جو اس کو پڑھتے اور سمجھتے ہیں اور ہمارے اس لکھے ہوئے مواد کے وسیلہ سے خدا کی طرف اور اس کے کلام کے پڑھنے کی طرف مائل ہو کر ابدی زندگی کے مالک ہو جائیں۔

مارانا تھا

ڈیوڈ ریگن

''اس نبوت کی کتاب کو پڑھنے والا اور اس کو سننے والے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرنے والے مبارک ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہے''۔ (مکاشفہ 1:3)

سبق نمبر 1

The Importance of Bible Prophecy

نبوتِ بائبل کی اہمیت

حقیقت: نبوتِ بائبل خدا کے کلام کا ایک نہایت ضروری عنصر ہے۔

کلیدی آیت:

''اور ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا۔
اور تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک
چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے''۔
(2 پطرس 19:1)

نبوتِ بائبل کی تعریف

☆ اور پہلے یہ جان لو کہ کتابِ مقدس کی نبوت کی کسی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں۔ کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے' (2 پطرس 1:20-21)۔

☆ تاریخ کے وقوع میں آنے سے کہیں پہلے لکھی گئی (دانی ایل 2:31-45)۔

☆ خدا نے پھونکا اور اپنی مرضی انسانوں پر ظاہر کی (2 تیمتھیس 3:16)۔

☆ معاشرہ اور اس کے گناہوں پر خدا کے کلام کا اطلاق (عاموس 5:21-24)۔

نبوتِ بائبل کے مطالعہ کی وجوہات

☆ ہم اس خدا کی عبادت کرتے ہیں جو خدائے نبوت ہے۔

(یسعیاہ 46:9-11)

آیت 9: ''۔۔۔پہلی باتوں کو جو قدیم سے ہیں یاد کرو کہ میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں۔ میں خدا ہوں۔اور مجھ سا کوئی نہیں''۔

آیت 10: ''۔۔۔جو ابتدا ہی سے انجام کی خبر دیتا ہوں اور ایامِ قدیم سے وہ باتیں جواب تک وقوع میں نہیں آئیں بتا تا ہوں اور کہتا ہوں کہ میری مصلحت قائم رہے گی اور میں اپنی مرضی بالکل پوری کروں گا''۔

آیت 11: ۔۔۔''جو مشرق سے عقاب کو یعنی اس شخص کو جو میرے ارادہ کو پورا کرے گا دور کے ملک سے بلاتا ہوں۔ میں ہی نے یہ کہا اور میں ہی اس کو وقوع میں لاؤں گا۔ میں نے اس کا ارادہ کیا اور میں ہی اسے پورا کروں گا''۔

خدا فرماتا ہے کہ میں ہی اکیلا برحق خدائے قادرِ مطلق ہوں اور خدا اس بات کو ثابت کر سکتا ہے کیونکہ وہ مستقبل کی بابت جانتا ہے اور اس کے پاس اس کو پورا کرنے کی دلیری اور جسارت اور قوت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا ہے وہ سب کچھ وقوع میں آئے۔

☆ تکمیل شدہ پیشنگوئیاں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ خدا قادرِ مطلق ہے۔

(زبور 103:19)

خداوند نے اپنا تخت آسمان میں قائم کر رکھا ہے۔ اور اس نے کائنات میں اس کے اصول وضوابط قائم ہیں۔ جب ہم نبوتِ بائبل کو پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہم پھر یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ خدا اپنے تخت پر براجمان ہے اور انسانی تاریخ پر اس کا پورا اختیار ہے۔ پھر ہم اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ خدا اپنی قوت اور دانش سے بدی، انسانیت اور شیطان کے سب کاموں کو ترتیب دے سکتا ہے اور تاریخِ انسانیت میں اپنے بیٹے کو فتح سے ہمکنار کرتا ہے (زبور

6-1:2)۔

☆ **تکمیل شدہ نبوتِ بائبل اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے۔**

دنیا میں صرف بائبل مقدس ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں پیشنگوئیوں کا ذکر ہے جو صدی پہلے کی گئیں تھیں اور اب ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہیں۔ کسی اور کتاب میں اس طرح کی پیشنگوئیوں کا پورا ہونا کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ سینکڑوں ایسی پیشنگوئیاں بائبل مقدس میں پائی جاتی ہیں جو افراد، کئی ایک شہروں اور قوموں کے متعلق کی گئی ہیں بائبل مقدس میں سلطنتوں کی بابت بھی پیشنگوئیاں کی گئی ہیں جو اب پوری بھی ہو چکی ہیں۔

تکمیل شدہ پیشنگوئیاں اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ بائبل مقدس حقیقی فوق الفطرت کتاب ہے۔ جو سب لوگوں کے لئے کھلا ثبوت ہے اور تکمیل شدہ نبوتیں اس بات کو ثابت کرتی ہیں بائبل مقدس انسان کے لئے خدا کا مکاشفہ ہی ہے۔

☆ **نبوتِ بائبل کی تعداد انسان کی توجہ کا مطالبہ کرتا ہے۔**

ایک تہائی سے لے کر ایک چوتھائی حصہ بائبل مقدس کی نبوت بائبل کا حامل ہے۔ J. Barton Payne's Encyclopedia of Biblical Prophecy کے مطابق پرانے عہد نامہ میں 6,641 آیات ہیں۔ اور نئے عہد نامہ میں بھی آیات نبوتِ بائبل کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ جن میں آنے والے حالات کا ذکر موجود ہے اور ان سب آیات کو شیلف پر رکھ کر بھلا دیا جاتا ہے۔ پولس رسول 1 تھسلنیکیوں 20:5 آیت میں یوں رقمطراز ہے: ''نبوتوں کی حقارت نہ کرو''۔

☆ **نبوتِ بائبل خداوند یسوع مسیح کو جسم میں خدا ثابت کرتی ہے۔**

آسمان سے ایک فرشتہ نے یوحنا رسول کو کہا کہ یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے

(مکاشفہ 10:19)۔خداوند یسوع نے 109 الگ پیشنگوئیوں کواور خصوصاً ان پیشنگوئیوں کو پورا کیا جواس کی آمدِ اول کے متعلق تھیں۔اوران نبوتوں کا اتفاق پورا ہوا بعیداز قیاس ہے۔نبوت بشارت کے کام میں ایک موثر اوزار کے طور پر کام آسکتی ہے۔

سب سے پہلا بشارتی اور انجیلی پیغام جس کی پطرس رسول نے اسرائیلی لوگوں کے سامنے پینتیکوست کے دن منادی کی بنیادنبوت ہی تھی (اعمال 2:14-36)۔تو لغوی طور پر اس دن اس پیغام کے وسیلہ سے ہزاروں لوگ خداوند یسوع پر ایمان لے آئے تھے۔فلپس مبشر نے حبشی خوجہ کو خداوند یسوع کے نام کی خوشخبری سنائی تو وہ خداوند یسوع پر ایمان لے آیا (اعمال 8:26-39)۔

توہال لنڈ سے کی لکھی ہوئی کتاب کے پڑھنے سے ہزاروں لوگوں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور بچانے والا قبول کر کے اس پر ایمان لے آئے۔یاد رہے کہ کتاب کا نام *The late Great Planet Earth* ہے۔

☆ **نبوتِ بائبل اخلاقیات کی تعلیم دینے کے لئے موثر ثابت ہوسکتی ہے۔**

بائبل مقدس کے انبیا کرام اپنا سارا وقت مستقبل کے بیان کرنے پر ہی صرف نہیں کرتے تھے بلکہ وہ زمانہ حال کی باتوں اور معاشرہ کے سدھارنے اور قوموں کے گناہوں پر انگلی رکھنے پر صرف کیا کرتے تھے۔جس میں ریاکاری اور بت پرستی پر انبیا کرام اپنے اردِگرد کے ماحول کی درستی اور اصلاح کے لئے استعمال کرتے تھے۔

- بت پرستی: یسعیاہ44:9-20 اور یرمیاہ10:1-16۔
- ریاکاری: یرمیاہ7:8-11 اور عاموس5:21-24۔

☆ **نبوتِ بائبل روحانی ترقی متحرک کرسکتی ہے۔**

جب لوگ حقیقتاً دوسچائیوں کو جان لیتے ہوں تو ان کی زندگی شدت سے تبدیل ہو جاتی

ہے۔اور وہ دو سچائیاں یہ ہیں کہ خداوند یسوع مسیح اس زمین پر پھر آ رہا ہے اور اس کی آمدِ ثانی ایک ایسا واقع ہے جو کسی بھی وقت وقوع میں آ سکتا ہے۔ وہ سب لوگ جو ان دو نبوتی سچائیوں پر ایمان لے آتے ہیں تو پھر وہ اپنی زندگیوں کو پاکیزگی اور انجیل کی بشارت کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ مندرجہ ذیل چار نبوتی حوالوں پر غور کریں۔

- رومیوں 13:11-14۔
- 1 تیمتھیس 6:11-14۔
- ططس 2:11-14۔
- 1 پطرس 4:7-13۔

☆ **نبوتِ بائبل موجودہ دنیا کے حالات پر سے پردہ اٹھاتی ہے۔**

وہ لوگ جو نبوتِ بائبل کو جانتے ہیں وہ دنیا میں بد اخلاقی اور بے راہ روی کو دیکھ کر پریشان اور حیران نہیں ہوتے۔ مشرقِ وسطیٰ میں نہ ختم ہونے والے بحران اور کلیسیا میں ارتداد اور بدعیت کا روز افزوں بڑھنا ان باتوں کے متعلق نبوتِ بائبل میں صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ آخیر زمانہ میں یہ سب کچھ ہوگا جواب ہو رہا ہے۔

- معاشرہ کا انحطاط اور زوال: متی 24:37-38 اور 2 تیمتھیس 3:1-5۔
- مشرقِ وسطیٰ کا بحران: زکریاہ 12:1-3 اور 12:6-9۔
- کلیسیا میں اتحاد و ارتداد کا بڑھنا یا کلیسیا میں برگشتگی کا عروج: 2 تیمتھیس 4:1-4 اور 1 پطرس 2:1-3۔

☆ **نبوتِ بائبل امید پیدا کرتی ہے**

رومیوں 8:18

''کیونکہ میری دانست میں اس زمانہ کے دکھ درد

اس لائق نہیں کہ اس جلال کے مقابل ہوسکیں جو

ہم پر ظاہر ہونے والا ہے''۔

نبوتِ بائبل آئندہ کے زمانہ میں ظاہر ہونے والے جلالی وعدوں سے بھری پڑی ہے۔

- مردوں کا جی اٹھنا: 1 کرنتھیوں15:42-44 اور 15:51-55۔
- ایمانداروں کے کاموں کے اجر وانعامات: متی16:27 اور مکاشفہ 22:12۔
- نئے جلالی بدن: یسعیاہ:5-6 اور فلپیوں3:20-21۔
- خداوند یسوع کے ساتھ دنیا پر حکومت: 2 تیمتھیس2:11-12 اور مکاشفہ 5:9-10۔
- شیطان پر فتح: مکاشفہ 20:7-10۔
- ہمیشہ کی زندگی: متی25:31-46 اور یوحنا17:1-3۔

یسوع کی واپسی

یہ بات تو یقینی ہے کہ نبوتِ بائبل کا مطالعہ اس لئے ضروری ہے کہ وہ آخری زمانہ کے نشانات جن کا نبوتِ بائبل میں ذکر کیا گیا ہے،ہم ہر روز اپنی آنکھوں سے ان کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور ہم اس موسم یا سماں میں زندہ ہیں جس میں خداوند یسوع آنے والا ہے۔ہم تاریخ کو تو نہیں جان سکتے (متی 24:36 اور 1 تھسلنیکیوں 5:1-3)لیکن ہم موسم کو تو جان سکتے ہیں (1 تھسلنیکیوں5:4-6 اور عبرانیوں10:25 اور متی24:33)۔

مقولہ جات • Quotations

1) ''میں نے بائبل مقدس کا آخری صفحہ پڑھا اور یہ معلوم ہوا کہ سب کچھ ٹھیک ہوگا''------ بلی گراہم (1918-2018)۔

2) ''نبوتِ بائبل مستقبل کو جاننے کے متعلق ہماری مدد کرتی ہے۔اس بات کو بھی یاد دلاتی ہے کہ انجیلِ مقدس کی نشرواشاعت اوراس کی منادی کرنا کس قدر اوراشد ضروری ہے۔نبوتِ بائبل ہمیں شخصی پاکیزگی میں رہنے کی تحریک پیدا کرتی ہے اوراس اس نا امید پشت میں ہمارے لئے امید پیدا کرتی ہے''------ ٹم لاہے (1926-2016)۔

3) '''۔۔۔اگر آپ خداوند یسوع کی جلد واپسی کے متعلق جانتے ہیں تو اس بات کو دوسروں کے سامنے پیش کرنے اور گواہی اور انجیل کا پیغام سنانے کے لئے زیادہ خواہش مند ہوں گے۔اگر ہم نبوتِ بائبل کو زیادہ اہمیت دیں گے تو یہ ہماری زندگی کو موثر طور پر گزارنے کے لئے ہم پر اثر انداز ہوگی۔ان کی زندگی دوسروں کے لئے نمونہ اور وہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے چل پڑتے ہیں۔وہ سمجھ جاتے ہیں کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے۔نبوتِ بائبل انجیلِ مقدس کو بشارتی قوت بن کر اس میں زندگی اور حرکت پیدا کرتی ہے اور راستبازی کی زندگی گزارنے کے لئے کلیسیا کو متحدر کھنے والی قوت سے آراستہ ہو جاتی ہے''------ پاسٹر انچارج شیڈو ماؤنٹین کمیونٹی چرچ، ایل کیجون، کیلیفورنیا۔

***

سوالات

1) آپ کے خیال میں خدا نے اپنا کلام نبوتِ بائبل پر اس قدر کیوں مختص کیا ہے؟

2) وہ کون سی ایسی تکمیل شدہ پیشنگوئیاں ہیں جو پوری بائبل پر آپ کو ایمان لانے میں مدد کرتی ہیں؟

3) مکاشفہ 10:19 کو پڑھیں اور بتائیں کہ کیوں خدا نے یسوع مسیح پر نبوتِ بائبل کو مرکوز کیا ہے؟

4) آپ نبوتِ بائبل کو اپنی انجیلی بشارت میں کس طرح استعمال کر سکتے ہیں؟

5) ططس 14-11:2 کو پڑھیں۔ بعض لوگ آیات کو روحانی آئینہ کہتے ہیں۔ نیچے دی گئی جگہ میں ان چیزوں کا نام لکھیں جن کا وہ لوگ خداوند کی واپسی کے لئے انتظار کرنے پر زور دیتے ہیں؟ کیا آپ وہ سب کر رہے ہیں؟

6) اکثر مسیحی لوگوں نے بائبل مقدس کو کھیل کا میدان سمجھا ہوا ہے۔ یہ خبطی، آزاد خیال یا متشدد اور متعصب لوگوں کا تو کھیل کا میدان ہوسکتا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ نبوتِ بائبل کو نظر انداز کرنے کے لئے یہ ایک اچھی دلیل ہے؟

7) پطرس رسول نے اپنے پہلے انجیلی پیغام میں پرانے عہد نامہ کی جن پانچ پیشگوئیوں کا جو پوری ہو چکی تھیں ذکر کیا۔ اعمال 2:14-36 میں پطرس رسول نے پانچوں پیشگوئیوں کا جو پوری ہو چکی تھیں ثبوت بھی پیش کیا۔ آپ اسے کس طرح ثابت کریں گے؟

***

سبق نمبر 2

The Abuse of Bible Prophecy

نبوتِ بائبل کی توہین

حقیقت: نبوتِ بائبل کے مضمون کو زیادہ تر نظر انداز کر دیا گیا ہے یا پھر اسے خدا کے کلام کے طور پر قبول نہیں کیا ہے۔

کلیدی آیت:

''اور یہ پہلے جان لو کہ آخیر دنوں میں ایسے
ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی
خواہشوں کے موافق چلیں گے۔ اور کہیں
گے اس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا کیونکہ
جب سے باپ دادا سوئے ہیں اس وقت
سے اب تک سب کچھ ویسا ہی ہے جیسا
خلقت کے شروع سے تھا''
(2 پطرس 3:3-4)

نبوتِ بائبل کونظر انداز کرنے کی دی گئیں وجوہات

''نبوتِ بائبل بہت پیچیدہ ہے۔

اسے سمجھنے کے لئے انسان کے پاس علمِ الٰہیات کی ڈگری کا ہونا لازمی ہے''۔

جی ہاں! آپ ٹھیک کہتے ہیں لیکن خدا کی مرضی یہ ہے کہ وہ اپنی مرضی انسان پر ظاہر کرے اور وہ انسانوں کے ساتھ رابطہ رکھے۔تو اس بات کے لئے کسی کوعلمِ الٰہیات میں ترتیب حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اس کے علاوہ رسولوں میں سے زیادہ تر مچھلیاں پکڑنے والے ہی تھے۔آپ کو اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو وہ روح القدس کی رہنمائی ہے تا کہ خدا کا روح آپ کے دل میں سکونت کرے(یوحنا14:26)۔اور خدا کے کلام کے مطالعہ کی آپ کے دل میں خواہش ان دو چیزوں کی آپ کو ضرورت ہے(2 تیمتھیس 2:15)۔

☆ **''یہ زیادہ تر آخرت کے متعلق ہیں''**

تو پھر رسولوں نے انہیں کیوں متواتر استعمال کیا؟

(اعمال2:14-36 اور 1 تھسلنیکیوں4:13-18)

☆ **''یہ تو سب کچھ اٹکل پچو ہی ہے ہےاور سب کچھ بد نظمی ہے''**

جی نہیں نبوتِ بائبل مستقبل میں ہونے والے واقعات کا مرقع ہے (1 کرنتھیوں 2:7-10)۔

☆ **''یہ تو قسمت پذیری ہے یعنی جو کچھ لکھا ہے وہ پورا ہوگا''**

جی ہاں! ہوسکتا ہے لیکن یہ اسی وقت ہوگا جب عقائد کے مطابق اس کو سکھایا جائےلیکن یہ جس طرح کلسیوں2:7-8 آیت میں لکھا ہے۔

☆ **''یہ پرانا عہد نامہ ہے''**

خداوند یسوع مسیح نے پرانے عہد نامہ میں اسے استعمال کیا۔اس نے پرانے عہد نامہ کے حوالہ جات کو استعمال کیا(متی 24:15-21) اور ہماری حوصلہ افزائی کی گئی کہ ہم پرانے عہد نامہ کی تعلیم پر توجہ دیں(1 کرنتھیوں 10:1-12)۔

اس بات کو یاد رکھیں کہ نیا عہد نامہ پرانے عہد مانہ کے حوالوں سے بھرا پڑا ہے تا کہ پرانے عہد نامہ کی تصدیق کی جائے۔ یہ سب کچھ پرانے عہد نامہ کی تصدیق کے لئے لکھا گیا ہے (متی 19:1-23 اور اعمال 15:14-19)۔

☆ **''ان باتوں کا مجھ پر اطلاق نہیں ہوتا''**

یہ کون کہتا ہے؟ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے یوحنا 3:36 میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا تو سب آدمیوں پر اطلاق ہونا چاہیے۔ وہ کسی بھی زمانہ میں زندہ رہے ہوں یا پھر اب زندہ ہیں۔اور یہ کہا کہ جو یسوع پر ایمان لاتے ہیں وہ ابد تک یعنی ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوں گے اور جو یسوع پر ایمان نہیں لاتے وہ زندگی کو نہ دیکھیں گے۔

نبوتِ بائبل بے ایمانوں کے لئے آگاہیوں سے بھری پڑی ہے۔اور ان کے لئے جو خداوند یسوع پر اپنا ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے نہایت قیمتی وعدوں سے بھی بھری پڑی ہے (عبرانیوں 3:12 اور 2 پطرس 1:4)۔

☆ **یہ خوف اور ناامیدی سے پر ہے۔اس میں بری خبریں بھری ہوئی ہیں''**

جی ہاں! نبوتِ بائبل میں بہت سی خوفناک خبریں بھی موجود ہیں لیکن صرف انہی کے لئے ہیں جنہوں نے خدا کی محبت کی بخشش کو قبول نہیں کیا بلکہ خداوند یسوع مسیح کے فضل کے وسیلہ سے جو خدا نے محبت، رحم اور فضل خدا نے سب گناہ گاروں کے لئے پیش کیا اس کو رد کرنے والوں کے لئے انتہائی خوفناک خبریں نبوتِ بائبل میں موجود ہیں۔ بلکہ نبوتِ بائبل میں تو خوشخبری اور

صرف خوشخبری ہی موجود ہے (مکاشفہ 6:20)۔

☆ **اگر یہ بات سچ اور ایک حقیقت ہے تو خداوند یسوع اب تک واپس کیوں نہیں آیا؟**

یہ تو بہت اچھا سوال ہے۔ تاہم اس سوال کا جواب 2 پطرس 3:3-9 میں موجود ہے! آپ اس میں دیکھ لیں۔ لکھا ہے:"۔۔۔بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے۔ اس لئے کہ خدا کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے"۔

☆ **اگر یہ اسی طرح ہے تو پھر ابھی تک بہت سی پیشنگوئیاں پوری کیوں نہیں ہوئیں؟**

صرف وہی پیشنگوئیاں ابھی تک پوری نہیں ہوئیں جن کا تعلق زمانہ مستقبل اور بڑی مصیبت سے ہے اور مسیح کی آمدِ ثانی اور ہزار سالہ بادشاہی کی پیشنگوئیاں اور ابدیت کا بیان۔ لیکن جس طرح سینکڑوں دیگر پیشنگوئیاں پوری ہو چکی ہیں یہ بھی اپنے وقت پر ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔

وہ طریقے جن سے نبوتِ بائبل کی حقارت کی جاتی ہے

☆ **ملحدانہ اور مرتد روّیہ**

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو مسیحی تو کہلاتے ہیں مگر اس بات کو جھٹلاتے ہیں کہ بائبل مقدس میں پیشنگوئیاں موجود ہیں۔ یہ لوگ نبوتِ بائبل کے پراگرافوں کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو شاعری ہے یا پھر یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں کہ جو کچھ ہو گزرا اس کے بعد لکھا گیا ہے۔ حرفِ آخر تو یہ ہے کہ یہ لوگ فوق الفطرت دائرہ یا حلقہ کا انکار کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کا کلیسیا میں موجود ہونا اس نبوتِ بائبل کی تکمیل ہے جو خداوند یسوع مسیح نے متی 23:10-12 میں کی ہے اور پھر 2 تیمتھیس 3:1-5 اور 2 پطرس 3:1-4 میں بھی۔

☆ روحانی معنویت پیدا کرنے والا

جولوگ نبوتی متن کو روحانی معنوں میں مجازی رنگ بھرنے میں مہارت رکھتے ہیں ان کی وجہ سے بھی نبوت اور الہامی قدروں کے ساتھ توہین آمیز سلوک روا رکھا جاتا ہے۔اس کام میں زیادہ تر آزاد خیال اور قدامت پسند دونوں ہی شامل ہیں۔ یہ دونوں گروہ نبوتِ بائبل کے خلاف گناہ کے ارتکاب میں ملوث ہیں۔

روحانی معنویت سے مراد یہ ہے کہ نبوت کا اپنے سیاق وسباق سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ جو کچھ لکھا ہے اس کے معنی کچھ اور ہی ہیں۔ یہ عمل ہمیشہ تمثیلی تفسیر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جی ہاں نبوت میں اکثر اوقات تمثیل اور اشارات بھی پائے جاتے تو ہیں۔تاہم ان تمثیلوں اور اشارات کے لغوی معنی بھی تو ہیں اور یہ معنی اکثر اوقات اپنے لکھے گئے پیراگراف میں ہمیشہ موجود ہوتے ہیں۔جس طرح مکاشفہ 16,13:1 میں ہے۔

☆ متشدد اور متعصب لوگ

یہ ایسے مسیحی ہیں جو بائبل مقدس کو خدا کا کلام تو مانتے ہیں اور بائبل مقدس کے فوق الفطرت مکاشفات کا بھی اقرار کرتے ہیں جس کا تعلق زمانہ مستقبل کے ساتھ ہے ان کا اقرار کرتے ہیں۔ یہ خدا کے کلام کا حصہ ہیں لیکن غیر نبوتی کلام کے حصوں کی تفسیر ان کے متن کے مطابق نہیں کرتے۔مثلاً جعلی مسیح یعنی مخالفِ مسیح اور خداوند کی واپسی کی تاریخ ان کی غیر ذمہ دارانہ اجارہ داری کی وجہ سے بہت سے لوگ توہینِ نبوت کے گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

☆ بے حس لوگ

علاوہ ازیں کچھ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو نبوتِ بائبل کی طرف سے بڑے بے حس واقع ہوتے ہیں۔ وہ اسے سادگی سے نظرانداز کر دیتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ نبوتِ بائبل کو سمجھنا مشکل ہے کیونکہ یہ تو ایک طرح چینی معمہ ہے۔اس پر اٹکل پچو لگانا ممکن ہے۔ وہ اپنے

کندھوں کو جھٹک کر کہتے ہیں میں تو یہ مانتا ہوں کہ بالآخر آخرت میں سب کچھ درست ہی ہو جائے گا۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔

نبوتِ بائبل تو خدا کی محبت کا اظہار ہے

نبوت تو ہمیں مستقبل کے حالات سے باخبر رکھنے کے لئے دی گئی ہے تاکہ ہم مستقبل کی بابت سرگرم رہیں کہ ہمیں ان آنے والے حالات کے لئے تیار رہنے میں ہماری مدد کرے اور یہ خدا کی محبت کا اظہار ہے۔

خدا کی یہ تمنا ہے کہ وہ ہم پر آخری زمانہ کے حالات ظاہر کرے تاکہ ہم ان کے لئے تیار رہیں اور یہ بھی جانیں کہ آخر کار فتح ہماری ہو گی اور پھر یہ کہ ہم نبوت اور سچائیوں اور تکمیل شدہ نبوتوں کو لوگوں کو قائل کرنے کے لئے استعمال کریں اور ان کو بتائیں کہ خداوند یسوع مسیح ہی دنیا کی امید ہے۔

1 کرنتھیوں 2:9-10 میں ہم ان الفاظ کو پڑھتے ہیں

''بلکہ جیسا لکھا ہے ویسا ہوا کہ
جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنی
اور نہ آدمی کے دل میں آئیں۔
وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں''۔
لیکن خدا نے ہم پر ان کو روح کے وسیلہ سے ظاہر کیا
کیونکہ روح سب باتیں بلکہ خدا کی تہہ کی باتیں بھی
دریافت کر لیتا ہے''۔

پولس رسول یسعیاہ نبی کی کی گئی پیشنگوئی کو ضبطِ تحریر میں لا رہا ہے۔ خدا نے روح القدس کے وسیلہ سے ظاہر کر دیا ہے۔ مگر شیطان تو ہرگز نہیں چاہتا کہ کوئی فرد نبوتِ بائبل کا مطالعہ نہ کرے۔ نبوت تو شیطان کے مستقبل اور اس کی حتمی شکست کا اعلان کرتی ہے اور خداوند یسوع مسیح کی یقینی فتح

کا اعلان کرتی ہے۔

نبوتِ بائبل کا بہت خوبصورت بیان ایمانداروں کے لئے یہ ہے کہ ''بلآخر ہم ہی جیتیں گے۔ شیطان بالکل نہیں چاہتا کہ ایماندار لوگ اس خوبصورت پیغام جو جانیں۔ لہٰذا شیطان کلامِ خدا کی توہین کرنے پر تلا ہوا ہے۔

پولس اور پطرس رسول نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم خدا کے کلام کی تعظیم کریں اور نبوتِ بائبل کی طرف متوجہ ہوں (1 تھسلنیکیوں 20:5 اور 2 پطرس 19:1)۔

مقولہ جات • Quotations

آخر میں ان لوگوں کا ذکر کرنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ ایسے افراد اچھے اور سرسبز خیالات کی پیشنگوئی اور نبوت پر چسپاں کرتے ہوئے مستقبل کے حالات کو اپنی مرضی سے بیان کرتے ہیں۔ ایسا کرنے میں بڑے ہی انوکھے خیالات اور الفاظ کو استعمال میں لاتے ہیں۔

یہ لوگ مستقبل کے حالات کو بیان کرتے ہوئے معین وقت اور تاریخوں کا تعین کرنے سے بھی نہیں جھجکتے کہ فلاں تاریخ کو یوں ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو متعصب اور متشدد ہیں اس لئے کہ کوئی شخص بھی قانونی طور پر خدا کے الٰہی کلام کو اور خدا کے منصوبہ کو جو اس نے بنی نوح انسان کے لئے ترتیب دیا ہے روک نہیں سکتا۔ (لیمن اسٹراس *Lehman Strauss* شاعر اور پاسٹر)۔

***

سوالات

1) کیا آپ نبوتِ بائبل کو نظر انداز کر رہے ہیں؟

2) آپ کیوں یہ سوچتے ہیں کہ بہت سے پاسٹر صاحبان نبوتِ بائبل کے مطالعہ کو نظر انداز کر رہے ہیں؟

3) آپ کے نزدیک وہ ایسا کونسا سبب ہے کہ نبوتِ بائبل کا مطالعہ کرنا بہت ضروری ہے؟

4) نبوتِ بائبل کے متعلق آپ کی پسندیدہ آیت کون سی ہے، اور کیوں ہے؟

____

____

____

____

***

سبق نمبر 3

The Varieties of Prophecy

نبوتِ بائبل کا سلسلہ

حقیقت: **خدا** نے عظیم اور انوکھے قسم کے افراد کے طریقوں اور لکھنے والوں کے سٹائل کو اپنے لوگوں کے ساتھ رابطہ میں رکھنے کے لئے اپنے نبوتِ کلام کو استعمال کیا۔

کلیدی آیت:

''اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ
اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانہ
کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اس نے
سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا۔ اور جس کے وسیلہ سے اس
نے عالم بھی پیدا کئے۔ وہ اس کے جلال کے پرتو اور اس کی
ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے
سنبھالتا ہے۔ وہ گناہوں کو دھو کر عالمِ بالا پر کبریا کی دہنی طرف
جا بیٹھا۔

(عبرانیوں 1:1-3)

خدا مختلف اشیا اور اشخاص سے محبت رکھتا ہے

خدا نے دس ہزار سے زیادہ اور مختلف انوار و اقسام، پرندہ اور 31500 اقسام کی مچھلیاں اور 287,600 سے زیادہ پودے اور پھر 1250000 زشیادہ جانور پیدا کئے۔ پھر خدا نے کئی ایک مختلف نسلوں، قوموں، زبانوں، تہذیبوں اور زمین کی اقسام سے کیمیائی عناصر کو وغیرہ وغیرہ بھی پیدا کیا۔اس کی محبت کی اقسام دونوں طرح سے یعنی انسانوں کے ساتھ اور اس کی اشکال کے ذریعہ ہوتی ہے۔اس مقصد کے لئے اس نے نبوتِ بائبل کو استعمال کیا۔

انبیاء کرام

ان میں سے کئی غیر تعلیم یافتہ اور کسان اور کئی ایک استدلالی اور بحث کرنے والا شاعر یسعیاہ نبی جو بولنے میں ہکلاہٹ کو محسوس کرتا تھا۔ یوناہ نبی بھی جو بڑی حیرت مندی کا مالک اور بڑی دلیری کا مالک۔ دانی ایل جو بادشاہ کے حکم کے برخلاف اپنا حکم ماننا اپنے اوپر فرض سمجھتا تھا۔ عاموس نبی جو گولر کا پھل بٹورنے والا تھا۔ یوئیل اور داؤد بادشاہ جو ایک عظیم شخصیت کا مالک تھا۔ زکریاہ جو جوان نبی تھا۔اس طرح حجی اور ملاکی نبی جن کو خدا نے استعمال کیا۔

ذرائع

اکثر نبی براہِ راست مکاشفہ پر ہی انحصار کرتے تھے۔ان کا کہنا تھا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیگر نبیوں نے خوابوں اور رویا میں خدا سے ہدایت پائی۔جس طرح ہوسیع نبی اور یوناہ نبی بھی، انہوں نے سادگی سے اپنے تجربہ پر مبنی یاداشت کو لکھا جو سچ ثابت ہوا۔

اندازِ بیان یا اسلوب بیان

لکھنے والے نبیوں نے بہت قسم کی تحریروں کو لکھا۔ان میں بعض جیسے حزقی ایل، دانی ایل، حجی اور نئے عہد نامہ کے نبی۔انہوں نے سادہ اور معمولی طریقوں سے لکھا۔ دیگر جیسے داؤد بادشاہ اور یسعیاہ یوئیل اور میکاہ نے شاعری کے طریقہ کو اپنایا اور دیگر نبیوں نے اپنے پیغامات کو اکٹھا کیا اور پھر ان کو لکھا۔ان میں یرمیاہ نبی، عاموس اور زکریاہ آتے ہیں۔

نبیوں کے دیگر اظہار کی اشکال اور طریقہِ کار

لکھنے والے نبیوں کے علاوہ کچھ ایسے نبی بھی ہو گزرے ہیں جنہوں نے کچھ نہیں لکھا۔ مگر وہ منادی ضرور کرتے تھے اور معاشرہ کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے تھے۔ ایسے نبیوں کو بولنے والے نبی کہا جاتا ہے۔ ان میں ایلیاہ اور الیشع جیسے نبیوں کو یاد رکھنا چاہیے۔

پھر اس کے بعد ایک طرزِ بیان بھی ہے جسے تمثیلی نبوت کہا جاتا ہے۔ یہ نبوتِ بائبل کی چیز کے نمونہ کو پیش کر کے سچائی یا خدا کی بابت بات کرنا۔ یہ اس وقت ہوتی ہے جب کسی شخص کی بابت تمثیل میں بات کی جاتی ہے۔ اور پھر تمثیل میں آنے والے زمانے کہ بابت بتایا جاتا ہے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے؟

بولنے والے نبی

عموماً بولنے والے نبیوں کے بارے میں بہت کم معلومات پائی جاتی ہیں۔ ان کی نسبت لکھنے والے انبیا کرام کی بابت ہمیں زیادہ معلومات حاصل ہے۔ تاہم ایک بہت بڑے نبی کی بابت جس کی بابت حضرت موسیٰ نے پیشنگوئی کی تھی۔ اس کے بارے میں درست ہے (استثنا 18-15:18)۔ بلاشبہ خداوند یسوع مسیح کے لئے پیشنگوئی کی گئی ہے (متی 11:21)۔ خداوند یسوع مسیح کی وہ تحریریں جو اس نے سات کلیسیاؤں کو لکھیں (مکاشفہ 2 اور 3 باب)۔ اب ابواب میں جن کا ذکر ہے وہ خداوند یسوع مسیح کے شاگردِ ارجمند یوحنا رسول کے وسلہ سے ضبط تحریر میں لائی گئی۔ وہ نبوتیں مثلاً ''کوہِ زیتون کا خطاب'' متی 24 باب، مرقس 13 باب اور لوقا 21 باب میں ان کا ریکارڈ اس کے شاگردوں نے مقالات کو لکھا جو خداوند یسوع کے ذہنِ مبارک سے بر آمد ہوئے۔

نئے عہد نامہ میں صرف چند ہی نبوتوں کا ذکر آتا ہے، جیسے فلپس کی چار بیٹیوں (اعمال 9-8:21)۔ اور اگبس جس نے پولس رسول کو یروشلم میں نہ جانے کی صلاح دی (اعمال 11-10:21)۔

لیکن پرانا عہد نامہ زبانی بولنے والے انبیاءکرام سے بھرا پڑا ہے۔ ناتن نبی جس کا داؤد

نبی سے آمنا سامنا ہوا (2 سموئیل 12 باب)۔ پھر میکاہ نبی جس نے خداوند کو ایک اونچے مقام پر بیٹھے ہوئے دیکھا (1 سلاطین 22 باب)۔ اور پھر ''اخیاہ نبی جس نے یربعام کو سزا سنائی۔ اس کے بعد حننیاہ جھوٹا نبی جس نے یرمیاہ نبی کے خلاف جھوٹی نبوت کی۔ اسی طرح جن نبیوں کے نام نہیں لکھے گئے، جیسے یہوداہ سے مردِ خدا (1 سلاطین 13 باب)۔

کردار نگار نبی

میرے پسندیدہ نبی وہ ہیں جن کو خدا نے اس لئے بلایا کہ پیشگوئی اور نبوت کو کردار نگاری سے بیان کریں۔ ان کا طریقہ کچھ یوں تھا کہ خدا کے پیغام کو ڈرامائی انداز میں ادا کرتے۔ ان میں سے بعض نبی ایسے تھے جو الہام کو باضبط طور پر لکھتے اور بعض زبانی نبوت کو انجام دیتے۔ وقتاً فوقتاً خدا انہیں بولنے یا لکھنے سے منع کر کے فوراً ہی کسی کردار نگاری کے لئے حکم دے دیتا ہے۔

خدا اکثر اوقات لوگوں کی توجہ کو گرفت میں لانے کے لئے ڈرامہ کا استعمال کرتا ہے۔ مثلاً خدا نے یسعیاہ نبی سے تین سال براہنہ اور ننگے پاؤں چلنے کے لئے کہا (یسعیاہ 20:2-3)۔ جی ہاں! یسعیاہ ایک طعباً ظریف تھا۔ اس نے لوگوں کی توجہ کو حاصل کرنیکے لئے غیر رسمی طریقہ استعمال کیا۔ پیغام مصورانہ اور واضح تھا کہ توبہ کرلو ورنہ اسی طرح تمہاری ننگی پیٹھ پر کوڑے برسیں گے۔

یرمیاہ نبی کو بھی کہا گیا کہ بندھن اور جوئے بنا کر اپنی گردن پر ڈال۔ خدا نے نبی کی معرفت شاہِ یہوداہ صدقیاہ بن یوسیاہ کو یہ پیغام دیا کہ تو شاہِ بابل نبوکدنضر کے قبضہ میں جائے گا (یرمیاہ 27 باب)۔

حزقی ایل نبی کئی ایک کرداروں کی ادائیگی کے لئے بلایا گیا۔ ایک دفعہ اسے حکم دیا گیا کہ تو اپنا سامانِ سفر تیار کر جس طرح کہ کوئی مسافر اپنا سامان باندھ کر کسی دوسرے مکان میں منتقل ہوتا ہے اور یروشلیم کے چوگرد لوگوں کے سامنے چکر لگا کہ یہ لوگوں کے لے نشان ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا انہیں غیر ممالک میں جلا وطن کر دے گا (حزقی ایل 12 باب)۔ ایک اور موقع پر

خدا نے اسے حکم دیا کہ اے آدم زاد تو ایک کھر پہ لے اور اس پر شہرِ یروشلم کی تصویر کھینچ اور اس کا محاصرہ کر اور اس کے مقابل برج بنا اور اس کے سامنے دمدمہ باندھ اور اس کے گرد خیمہ کھڑے کر اور اس کی چاروں طرف منجنیق لگا۔ یہ اسرائیل کے لئے نشان ہے کہ اگر لوگوں نے اپنے گناہوں سے توبہ نہ کی تو شہر محصور ہو جائے گا (حزقی ایل 4 باب)۔

علامتی نبوت

نبوت کی چوتھی صورت علامتی نبوت ہے یا اکثر اوقات اسے علامتوں اور اشاروں میں نبوت بھی کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی نبوت کو سمجھنے کے لئے پرانے عہد نامہ کو سمجھنا بھی اشد ضروری ہے۔ یسوع کو پرانے عہد نامہ کے ہر ایک صحیفہ پر دیکھا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی یہ جانے کہ اسے (یسوع) اس طرح تلاش کیا جا سکتا ہے۔ وہ پرانے عہد نامہ کے صفحات پر علامتی صورتوں میں موجود ہے۔ ان صورتوں اور علامات کے باعث اس کی تلاش و تحقیق پرانے عہد نامہ کے زندہ جاوید ہونے کا سبب بن جاتا ہے۔ میں بذاتِ خود قائل ہو گیا ہوں کہ یہی وہ خاص قسم کی تعلیم ہے جو یسوع نے اپنے شاگردوں کو اپنے زندہ ہونے اور آسمان پر جانے اور درمیانی چالیس دنوں میں دی (لوقا 24:45)۔

نبوتی صورت کی تین اقسام ہیں۔

1) انفرادی زندگیاں

2) تواریخی واقعات

3) بے جان مقاصد

1) افراد بطور تماثیل یا صورتیں

پرانے عہد نامہ میں تقریباً تمام اہم شخصیات مسیح کی تمثیل یا صورتیں ہیں۔ ان کی زندگیوں میں کچھ واقعات کا ذکر پایا جاتا ہے جن کا تعلق آنے والے مسیح کی زندگی کے ساتھ ہے۔ مثال کے طور پر حضرت یوسف کو اس کے بھائیوں نے رد کیا۔ وہ اس حالت میں چھوڑ دیا گیا کہ گویا وہ مر چکا ہے۔ تاہم وہ اس گڑھے سے جس میں اس کو ڈال دیا گیا تھا جی اٹھا۔ اس نے غیر اقوام

سے دُلہن حاصل کی اور پھر اپنے بھائیوں کی قحط سے جان بچائی۔

اسی طرح یسوع کو اس کے بھائیوں (یہودیوں) نے رد کیا۔ اس نے موت اور جی اٹھنے کا تجربہ حاصل کیا اور اب غیر اقوام سے دُلہن تیار کر رہا ہے۔ اور جلد ہی وہ اپنے بھائیوں کو ان کے روحانی قحط سے بچانے کے لئے واپس آنے والا ہے۔

2) علامتی (تواریخی) واقعات

یسوع کے متعلق پیشگوئیاں عظیم تواریخی واقعات میں تشبیہی اشاروں میں کی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر اسرائیل کی سات عیدوں کو لے لیں۔ ''یسوع عیدِ فسح پر مصلوب ہوا، وہ ہماری بےخمیری روٹی بنا''۔ جب اس کا بدن عید کے دن زمین میں پڑا رہا، وہ پہلے پھلوں کی عید کے دن مردوں میں سے جی اٹھا، اور کلیسیا عیدِ پینتیکوست کے دن قائم ہوئی۔

تین عیدیں (نرسنگوں کی عید، عیدِ کفارہ اور عیدِ خیام) ایسی ہیں جو ابھی تک پوری نہیں ہوئیں۔ اس طرح ان واقعات کی طرح اشارہ کرتی ہیں جو واقعات ابھی رونما ہونے والے ہیں۔ نرسنگوں کی عید کی تکمیل، کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے، عیدِ کفارہ، مسیح کی آمدِ ثانی اور عیدِ خیام یسوع کی ہزار سالہ بادشاہی میں پوری ہوں گی۔

یہودی قوم کی تاریخ نبوت کی صورت، ٹائپ میں یسوع کی بنی اسرائیل کنعان میں پیدا ہوئے، مصر میں بھیجے گئے، بحیرہ قلزم (موسیٰ کا بپتسمہ) کو پار کر کے آئے، بیابان میں آزمائے گئے اور پھر وعدہ کی سرزمین میں داخل ہوئے۔

اسی طرح یسوع کنعان میں پیدا ہوا، مصر کو بھیجا گیا، عوامی سطح پر بپتسمہ کے وقت ابھرا، بیابان میں آزمایا گیا اور آسمان میں چلا گیا۔

3) مقاصد کی اہمیت

حتیٰ کہ بے جان مقاصد جس طرح خیمہ اجتماع اور سردار کاہن کا جبعہ یسوع کے نبوتی تمثیلیں اور ارشادات ہیں۔

عہد کے صندوق پر غور کریں۔ اس کے متعلق سب کچھ مسیح کے متعلق علامتی بیانات

ہیں۔صندوق کی لکڑی مسیح کی انسانیت کوظاہر کرتی ہے۔اس پر سونا منڈھا ہوا تھا جو مسیح کی الوہیت کو بیان کرتا ہے۔اس میں تین چیزیں رکھی ہوئیں تھیں۔

1) پتھر کی تختیاں

2) من سے بھرا ہوا مرتبان

3) ہارون کا پھلا پھولا عصا۔

پتھر کی تختیوں سے مراد مسیح کا دل الٰہی شریعت کا مرکز۔من سے مراد مسیح زندگی کی روٹی ہے۔اور پھلا پھولا عصا دراصل ایک پیشنگوئی تھی کہ مسیح مردوں میں سے جی اٹھے گا۔

صندوق کے سر پوش کو''رحم گاہ'' کہا جاتا تھا۔اس کے دونوں سروں پر ایک ایک سونے کا فرشتہ تھا۔دونوں فرشتہ ایک دوسرے کی طرف منہ کئے ہوئے تھے اور ان کے پروں نے رحم گاہ کو ڈھانکا ہوا تھا۔سردار کاہن سال میں ایک مرتبہ رحم گاہ پر خون چھڑکتا تھا اور وہاں خدا کے ساتھ ملاقات کرتا تھا کیونکہ وہاں خدا کا جلال فرشتوں کے اوپر ٹھہرا ہوا تھا۔

رحم گاہ اس حقیقت کو بیان کرتی تھی کہ مسیح کے کام کے وسیلہ سے خدا کا رحم شریعت ڈھناک لے گا یعنی مسیح کے کفارہ کے باعث شریعت پوری ہو جائے گی۔وہ خون مسیح کے بہائے جانے والے خون کا سایہ تھا کہ اس کا اپنا خون ہمارے گناہوں کے لئے بہایا جائے گا۔

یسوع نے عہد کے صندوق کی ہر ایک چیز کو نبوتی طور پر پورا کیا۔وہ (یسوع) جسم میں خدا تھا (یوحنا30:10)۔اس کے دل میں شریعت موجود تھی (متی17:5)۔اس نے زندگی کی روٹی ہونے کا اعلان کیا (یوحنا 6 باب)۔اس نے ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے صلیب پر خون بہایا اور جی اٹھا اور فضل سے شریعت کو پورا کر کے قدرت کے ساتھ مردوں میں سے جی اٹھا (رومیوں 3:21-26)۔

مریم جب قبر پر گئی اور اس نے یسوع کی لاش کو نہ پایا، تو اس نے عہد کے صندوق کی تکمیل کو دیکھا۔یوحنا 20:11-12 میں یوں لکھا ہے

''اس نے قبر کے اندر جھانکا تو دو فرشتوں کو ایک کو سرہانے

اور دوسرے کو پینتانے بیٹھے دیکھا جہاں یسوع
کی لاش پڑی تھی''۔

جو کچھ اس نے دیکھا، کیا آپ اسے سمجھتے ہیں؟۔ اس نے ''رحم گاہ'' کو جہاں خون چھڑکا گیا تھا، دو فرشتوں کو سرہانے اور پینتانے بیٹھے دیکھا۔ بالکل رحم گاہ کی طرح جس نے عہد کے صندوق کو ڈھانکا ہوا تھا۔

ایک نصیحت

امید ہے کہ یہ مختصر سا بیان اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے کہ نبوتی استعارے اور تصویر پرانے عہد نامہ کو زندہ جاوید ثابت کرتے ہیں اور نئے عہد نامہ کے واقعات کو کتنی گہری بسیرت سے روشناس کرواتے ہیں۔ میں آپ کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ آپ یسوع کی تلاش کے نظریہ کے تحت بائبل مقدس کا مطالعہ کریں۔ وہ پرانے عہد نامہ کے ہر ایک صحیفہ پر آپ کو منتظر ہے کہ آپ اسے ہر ایک اشارۂ تمثیل میں تلاش کر لیں۔

آپ اپنے مطالعہ کے وقت میں روح القدس کی رہنمائی کے لئے دعا کریں اور مکاشفہ 10:19 کو یاد رکھیں کہ ''یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے''۔

***

سوالات

1) یہودی تہواروں کا مطالعہ کریں (اگلے صفحہ پر چارٹ دیا گیا ہے)۔ ملاحظہ کریں کہ ہر ایک عید اپنے طور پر یعنی اپنی ذات میں ایک نبوت ہے۔ یہ پھر مسیح یسوع کی زندگی کی تصویر یا مستقبل میں کلیسیا کی تمثیل ہے۔

الف) وہ کون سی نبوتیں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں؟۔

____

____

ب) اور کون سی نبوتیں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں؟

____

____

2) یوناہ نبی کی چھوٹی سی کتاب کا مطالعہ کریں اور جواب دیں

الف) اس کتاب میں کون سی بات ایسی ہے جس میں یسوع مسیح کی خداوند کے ساتھ مطابقت پائی جاتی ہے؟

____

____

ب) اپنے جواب کی نئے عہد نامہ میں خداوند یسوع مسیح نے جو جواب دیا اس سے اپنے جواب کی تصدیق کریں؟

____

____

3) حزقی ایل 22:1-12 اور 25-31 پڑھیں۔ ان آیات میں یوناہ نبی کے لوگوں کا بھی یہوداہ اور یروشلیم کے لوگوں کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے۔ وہاں دیئے گئے گناہوں میں سے کون سے آج ہمارے معاشرے میں پائے جاتے ہیں؟

____

____

____

____

4) حزقی ایل 24:15-24 کو پڑھیں جہاں خدا حزقی ایل نبی کو ایک بہت ہی غیر ضروری کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تو اس سے کیا نتیجہ کیا اخذ کیا جاتا ہے؟

____

____

____

____

5) 1 سلاطین 22:1-28 پڑھیں۔ نوٹ کریں کہ زبانی کلام کرنے والے انبیاءِ کرام ان آیات میں کیا بیان کرتے ہیں؟

____

____

____

____

***

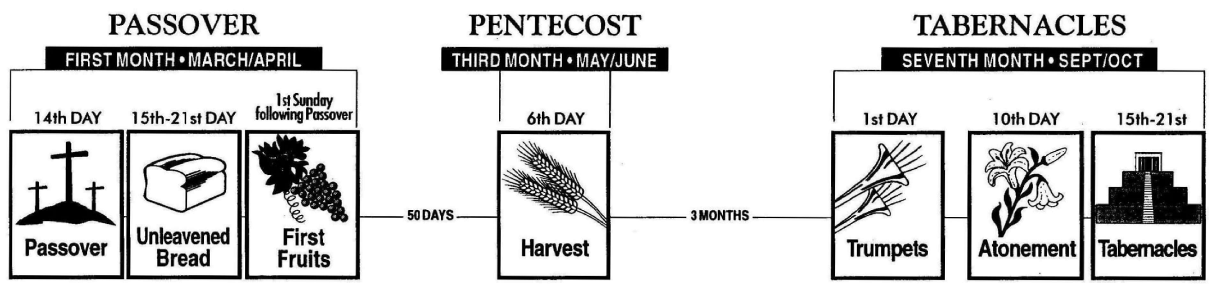

FEAST	CHRISTIAN EVENT	KEY CONCEPT
Passover	*Crucifixion of Jesus*	Justification
Unleavened Bread	*Burial of Jesus*	Sanctification
First Fruits	*Resurrection of Jesus*	Glorification
Harvest	*Descent of Holy Spirit*	Power
Interval of 3 Months	*Current Age of the Church*	Church Kingdom
Trumpets	*Gathering of the Church (?)*	Rapture
Day of Atonement	*Second Coming of Jesus (?)*	Jewish Remnant
Tabernacles	*Inauguration of the Millennium*	Earthly Kingdom

سبق نمبر 4

The Interpretation of Prophecy

نبوتِ بائبل کی تفسیر

حقیقت: ''نبوتِ بائبل کا مطلب یہ ہے کہ
ایک عام آدمی اسے سمجھے''۔

کلیدی آیت:

''مگر ہم نے نہ دنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خدا
کی طرف سے ہے تا کہ ان باتوں کو جانیں جو خدا نے
ہمیں عناعت کی ہیں۔ اور ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں
نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں۔
بلکہ ان الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں۔ اور روحانی
باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں''۔
(1 کرنتھیوں 2:12-13)

دو خیالی باتیں یا دو طرح کی تعلیمات

بہت سے لوگ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ نبوتِ بائبل مقدس عام آدمیوں کے لئے

نہیں ہیں۔ بلکہ یہ تو سیمنری سے اعلیٰ ڈگری حاصل کرنے کے لئے ہے۔

دیگر لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ نبوتِ بائبل میں جو کچھ لکھا ہے اس کا مطلب جو لکھا وہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے برعکس اس کے روحانی معنی ہوتے ہیں۔

سچائی

خدا ہمارے ساتھ رابطہ رکھنا چاہتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ رابطہ کس طرح رکھنا ہے۔ اب کسی بھی شخص کو نبوتِ بائبل کو سمجھنے کے لئے کسی کو کسی سیمنری سے گریجوئیٹ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

علمِ الٰہی کے ماہرین بائبل کی تفسیر کرنے کے لئے کچھ اصولوں کا ذکر کرتے ہیں اور ان ہی اصولوں کے مطابق تفسیر کرتے ہیں اور انجیلِ مقدس اور دیگر مقدس صحائف کی ان اصولوں کے مطابق تفسیر اور تشریح کرتے ہیں جو انہوں نے بنائے ہیں (ہرمنٹکس جو بہت سی مشکلات کا سبب بن جاتے ہیں)۔ ہرمن ایک یونانی لفظ کے مشتق ہے جس کے معنی ''دیوتاؤں کے پیغامبر''۔

اس بات کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ یہ صرف اور صرف خدائے قادرِ مطلق ہی ہر ایک صحیفہ کا مطلب بیان کرتا اور انسان کو سمجھاتا ہے اور وہ خدا ہماری تمام سمجھ سے بالاتر ہیں۔ اور اس نے پہلے ہی سب کچھ وقوع میں لانے کا ارادہ کر رکھا تھا۔ اس کا مطلب پھر یوں ہوا کہ خدا نے پہلے ہی سے یعنی ابتدا ہی سے مقرر کر رکھا تھا اس لئے وہ اپنے نبیوں کے وسیلہ سے انسانوں پر اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اس کا کیا سبب ہے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بائبل مقدس خدا کا لاخطا کلام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ اس کلامِ خدا کی غلط تفسیر کرتے ہیں کہ اپنا مقصد حاصل کریں تو چند اصول جن کا ذکر ذیل میں کیا گیا ہے ملاحظہ کریں۔

تفسیر کرنے کے اصول

1) اپنے رویہ کو درست رکھیں۔

پاک صحائف کو بچوں کے ایمان کی طرح قبول کرنا ہے۔ اس بات پر ایمان رکھنا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ جو کچھ وہ فرماتا ہے ہم اسے سمجھیں اور پھر جب خدا بات کرتا ہے تو ہمہ تن گوش ہو کر

ہمیں سننا ہے۔ جو کچھ خدا فرماتا ہے اس کے کچھ معنی ضرور ہوتے ہیں۔جس طرح ڈاکٹر ہینری موریس اپنی عظیم تفسیر میں مکاشفہ کے متعلق کہتا ہے The Revelation Record ۔ ڈاکٹر ہینری موریس کا کہنا ہے کہ مکاشفہ کو سمجھنا تو مشکل نہیں ہے، لیکن اس پر ایمان لانا مشکل ہے۔اگر اس پر یقین رکھتے ہیں تو پھر آپ اس سمجھیں گے بھی!۔

مثال کے طور پر مکاشفہ کا ساتواں باب یہ تعلیم دیتا ہے کہ ''مصیبت کے شروع میں خدا یہودیوں کی بڑی گروہ پر اپنے حلقہ بگوش پر مہر کردے گا''۔سیاق وسباق میں عیاں ہے کہ تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار 144,000 ہوگی جو ہر ایک میں سے بارہ بارہ ہزار چنے جائیں گے۔

اب اس کے علاوہ خدا اور کیا کر سکتا ہے کہ وہ انسانوں کو قائل کرے جبکہ اس کلامِ پاک میں صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار اس نے اپنی خدمت کے لئے چن رکھے ہیں جو بڑی مصیبت کے دوران منادی اور خدمت کو انجام دیں گے۔ پھر بھی سینکڑوں افراد اور مفسرین اس حصہِ کلام کو روحانی معنی اپنائے ہوئے ہیں۔اس حصہِ کلام کو روحانی معنی اپنائے ہوئے ہیں۔اس حصہِ کلام کو کلیسیا پر چسپاں کئے ہوئے ہیں۔اسی طرح خدا کے کلام کو ہاتھ میں لینا نا عاقبت اندیشی ہے۔

2) سیاق وسباق پر دھیان دیجئے۔

تمام پاک صحائف کی تفسیر کی ایک کلید یعنی چابی ہے جو پیشنگوئی اور نبوت کو سمجھنے کے غرض سے استعمال ہوسکتی ہے۔ یہ ایک ایسا اصول ہے جس کے تحت سیاق وسباق کے تحت الفاظ کے معنوں کو پختہ کیا جاتا ہے۔اگر آپ سادہ اصول سے تشریح کو اپناتے ہیں اور آپ اس سے مطمعئن ہیں تو پھر کسی دوسرے اصول کی تفسیر کی طرف دیکھنے سے آپ اپنے آپ سے بھی دور ہو جائیں گے۔

ابتدائی کلیسیا کی تاریخ میں یونانی فلسفہ کا رنگ نمایاں تھا۔بعض کلیسیائے آبا کے تمثیلوں کو لیتے تھے اور ان کے لفظوں کو روحانی رنگ دیتے تھے۔تاہم ہر ایک تمثیل کے پیچھے لغوی حقائق

ہوتے ہیں یا یوں کہیں کہ ان کے معنی ضرور ہوتے ہیں۔ یہی نتیجہ سب قسم کی خوبصورت تفسیروں کا ہوتا ہے۔

بائبل مقدس کسی قانونی قائدہ کے تحت نہیں لکھی گئی بلکہ لغوی معنی ہی صحیح معنوں پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ مسیح کی آمدِ اول کے متعلق کی گئی نبوتوں کو جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کے وہی معنی تھے جوان نبوتوں میں بیان کیا گیا تھا۔ پھر کوئی وجہ نہیں تھی کی مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے جو نبوتیں کی گئی ہیں ان میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کے وہی معنی ہیں جو کچھ ان میں کہا گیا ہے۔

اب جو کچھ مکاشفہ 20 باب میں کہا گیا ہے کہ خداوند یسوع زمین پر آنے والا ہے، اور وہ آ کر اس زمین پر ہزار سال حکومت کرے گا، تو جو کچھ مکاشفہ 20 باب میں لکھا گیا ہے، ہمیں اسے اسی طرح قبول کرنا ہے۔ یہ بات سچ ہے کہ یسوع اس زمین پر ہزار سالہ بادشاہی کرنے کے لئے آ رہا ہے۔

3) سیاق وسباق پر غور کریں۔

ہمیشہ سیاقِ عبارت پر دھیان دیں۔ عبارت کے اندر معنی چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایک عبارت میں تمثیلی معنی ہوں جبکہ عبارت کا دوسرا حصہ اپنے میں جو کچھ عبارت میں لکھا اس کے وہی معنی ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر زبور 50 ہی لے لیجئے۔ خداوند فرماتا ہے کہ ہزاروں پہاڑوں کے چوپائے میرے ہیں۔ تو لفظ تو تمثیلی ہے ''ہزاروں''۔ تاہم مکاشفہ 20 باب میں ایسا نہیں ہے۔ تو مذکورہ عبارت میں ہزار سال کا ذکر چھ مرتبہ آیا ہے۔ تو خداوند ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ''ہزار سال لغوی ہیں جس کا مطلب صرف اور صرف ہزار سال ہی ہے''۔

4) تفسیرِ کلامِ خدا بذریعہ کلامِ خدا

خدا کا کلام بذاتِ خود اپنی تفسیر بہتر طریقہ سے کرتا ہے۔ صحیح تفسیر ہمیشہ خدا کے کلام کے

ساتھ یعنی پورے کلامِ خدا کے ساتھ متفق ہوتی ہے۔

مکاشفہ کے 13 باب میں لکھا ہے کہ جعلی یعنی مخالفِ مسیح اپنی پوری کوشش کرے گا کہ یہودیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالے اور ان میں سے بہت سے لوگ عقاب کے پروں پر بیٹھ کر اڑ جائیں گے۔اس طرح وہ محفوظ رہیں گے۔

بعض لوگ اس کی یہ تفسیر کرتے ہیں کہ امریکہ ان کے لئے ائیر لفٹ مہیا کرے گا کیونکہ امریکہ کا نشان عقاب ہے۔لیکن یہ تو وہ اصطلاح ہے جو بنی اسرائیل کے لئے استعمال ہوئی جب وہ مصر سے نکل کر آئے تھے(خروج 4:19 اور استثنا 11:32)۔اس سب کچھ کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی حفاظت کے نیچے۔

5) مطابقت رکھنے والی عبارت

پیشنگوئی اور نبوت کو سمجھنے کی غرض سے ایک اور چابی بھی تمام صحائف پر لاگو ہوتی ہے۔ جس طرح کہ ہم نے پہلی کلید پر غور کیا اور مذکورہ کلید تمام صحائفِ پاک کی تفسیر پر پوری اترتی ہے۔ یہ کلید بھی ایسی ہی ہے اگر کسی خاص نقطہ کو سمجھنے کی خاطر تمام صحائفِ پاک کی تحقیق ہو کہ آیا یہ باتیں اسی طرح ہی ہیں۔

کسی ایسی تعلیم پر جو کسی ایک آیت پر مبنی ہو اڑ نہ جائیں کسی ایک عنوان کی حامل تمام آیات کو ڈھونڈ کر ان کو مقابلتاً جانچ کر ان کو یکجا کر لیں۔مواقف بنا لیں۔

آیئے ایک نبوتی مثال پر غور کریں۔2 پطرس 10:3 میں فرمان ہے کہ خداوند کی آمد کب ہوگی۔

''آسمان شور وغل سے برباد ہو جائیں گے
اور اجرامِ فلک حرارت کی شدت سے پگھل
جائیں گے اور زمین اور اس پر کے کام جل
جائیں گے''۔

اب سمجھنے کی بات یہ ہے کہ یہی ایک اکلوتی آیت خداوند کی آمدِ ثانی کے متعلق ہوتی تو پھر تو ہم اعتماد سے کہہ سکتے کہ جب خداوند یسوع المسیح واپس آئے گا تو یہ آسمان اور زمین جل جائیں گے۔

لیکن بائبل مقدس میں تو ایسی بہت سی آیاتِ مقدسہ موجود ہیں جو اس بات کو صاف بیان کرتی ہیں کہ زمین کے جل جانے سے پیشتر خداوند یسوع زمین پر آ کر ہزار برس بادشاہی کریں گے۔لہٰذا یہ امر ضروری ہو جاتا ہے کہ ایسی تمام آیاتِ مقدسہ کا 2 پطرس 3:10 کا اکٹھے مطالعہ کیا جائے، ان کا موازنہ کر کے صحیح نتیجہ تک پہنچا جائے۔

6) نبوتی خلا پر نظر کرنا

پچھلا نمونہ اس حقیقت کو ثابت کرتا ہے کہ نبوتِ بائبل میں اکثر ''خلا'' پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کو ''ٹیلی سکوپ'' کہا جاتا ہے۔ یہ اس وقت وقوع میں آتا ہے جب کوئی نبی واقعات کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ سطحِ زمین پر کھڑا ہوا کوئی ایک پہاڑیوں اور چوٹیوں کو دیکھتا ہے۔لیکن اس کی وہ وادیاں جو ان پہاڑیوں کے درمیان پائی جاتی ہیں نہیں دیکھ سکتا۔اور اس کی نظر سے اوجھل رہتی ہیں۔

ایسا نبی مستقبل دیکھتا ہے اور اس کی نظر میں نبوت کا ایک سلسلہ آتا ہے اور وہ اسے اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح وہ بیان کیا گیا (اس بات کو اگلے صفحہ پر ظاہر کیا گیا ہے)۔

زکریاہ 9:9 میں ایک ایسی نبوت کا بیان ہے جو دو آیات پر مبنی ہے لیکن وقت کے لحاظ سے بہت طویل عرصہ پایا جاتا ہے۔آیت نمبر 9 میں بتایا گیا ہے کہ مسیح ''حلیم بن کر آئے گا۔یعنی لکھا ہے کہ اے دخترِ صیون ۔۔۔ دیکھ تیرا بادشاہ حلیم ہے اور گدھے پر بلکہ جوان گدھے پر سوار ہے''۔اور 10 آیت کا پہلا حصہ یوں بیان کرتا ہے کہ ''یہودی لوگوں کو الگ کر دیا جائے گا''۔10 آیت کا دوسرا حصہ یہ بیان کرتا ہے کہ ''مسیحا قوموں پر حکومت کرے گا''۔

لیکن تین واقعات کا ذکر یوں ہے کہ پہلا منظر بنی اسرائیل کا الگ کرنا یا چھوڑ دیا جانا اور

پھر مسیح کا سب قوموں پر حکومت کرنا، پڑھنے میں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے یہ فوری ہی میں آ گیا۔لیکن یہ واقعہ یعنی مسیح کا قوموں پر سلطنت کرنے کا واقعہ 2000 سال کے بعد وقوع میں آئے گا۔

7: تکمیل شدہ نبوت کی بابت آپ کو جاننا

وہ اپنی ذات میں تمثیلی طور پر پوری ہوئی ہے۔اس لحاظ سے یہودی لوگ ضرور یہ جانتے ہوں گے کہ انطیاکس اپی فس سوریانی لیڈر جس کے متعلق دانی ایل کی پیشنگوئی تھی۔ وہ یہودیوں پر ظلم اور تشدد کرے گا۔ وہ پوری ہو چکی ہے لیکن انطیاکس نے دوسو سال بعد خداوند یسوع مسیح دانی ایل نبی کی انہی پیشنگوئیوں کے متعلق اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ پیشنگوئیاں ہنوز پوری ہونے والی ہیں۔انطیاکس تو مخالفِ مسیح کی ایک مثال یا تصویر ہی تھا۔

8: یکتائی یعنی ایک کی تفسیر پر کوئی تعلیم قائم نہ کریں

کسی ایسی تعلیم پر جو ایک آیت پر مبنی ہو نہ اڑ جائیں جسی ایک عنوان کی حامل تمام آیات کو تلاش کر کے ان کو مقابلتاً جانچ کر ان کو یک جا کریں گے تو پھر آپ کسی بدعت کا آغاز کریں گے۔اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ

> **''اور پہلے یہ جان لو کہ کتاب کی کسی نبوت کی بات**
> **کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں کیونکہ**
> **نبوت کی کوئی بھی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں**
> **ہوئی کیونکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے**
> **بولتے تھے''۔**
>
> **2 پطرس 1:20-21**

ایک چیلنج

نبوتِ بائبل میں مہارت اور کمال حاصل کرنے کے لئے سنجیدہ اور خصوصی وقت کو وقف کرنا پڑے گا۔ اور پھر مکمل بائبل یعنی کلامِ خدا کا مطالعہ بھی کرنا ہوگا۔ پرانے اور نئے عہد نامہ میں مہارت حاصل کرنا ہوگی لیکن جب آپ اس کام میں اچھی طرح سے اپنے وقت کو بڑی سنجیدگی سے صرف کریں گے تو آپ کو تین نتائج حاصل ہوں گے۔

☆ تکمیل شدہ نبوتیں جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے۔

☆ مسیح کی بابت تکمیل شدہ پیشنگوئیاں مثبت ہیں کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔

☆ وہ پیشنگوئیاں جن کی ابھی تک تکمیل نہیں ہوئیں، وہ بھی پوری ہوں گی اور مستقبل کی امید ہے اور امید دلاتی ہے۔

***

مقولہ جات • Quotations

آخرت کے متعلق آدمیوں کی ایک جماعت پیدا ہوگی جو اپنی توجہ نبوتوں پر مرکوز کرے گی اور اپنی لفظی اور متن کے مطابق لکھی گئی تفسیر پر زور دے گی۔ جب کہ لوگ اس جماعت کی ہر روز مخالفت کریں گے۔ سر آئزک نیوٹن *Sir Issac Newton* (1727-1643)۔

سوالات

1) جب خداوند یسوع نے ناصرت کے عبادت خانہ میں یسعیاہ 61:1-2 کی تلاوت کرنا شروع کی تو وہ 2 آیت کے وسط میں رک گیا۔ کیوں؟

____

____

____

____

2) زکریاہ 14:1-9 اس پیراگراف میں جو کچھ لکھا ہے اس کے وہی معنی ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ہیں؟

____

____

____

____

3) یسعیاہ 2:1-4 آیت کو پڑھیں تو آپ ان آیات کے متعلق کیا سمجھتے ہیں؟

____

____

____

____

4) میکاہ 5:2 میں یسوع کی پہلی آمد کی بابت پیشنگوئی کی گئی ہے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے یسوع کی زندگی میں اسی طرح پورا ہو گیا ہے۔ تو پھر خداوند کی بابت ہزار سالہ حکومت کرنے کی پیشنگوئی جو میکاہ 4:1-4 میں کی گئی کیوں کر پوری نہ ہو گی؟ وضاحت کریں۔

____

____

____

____

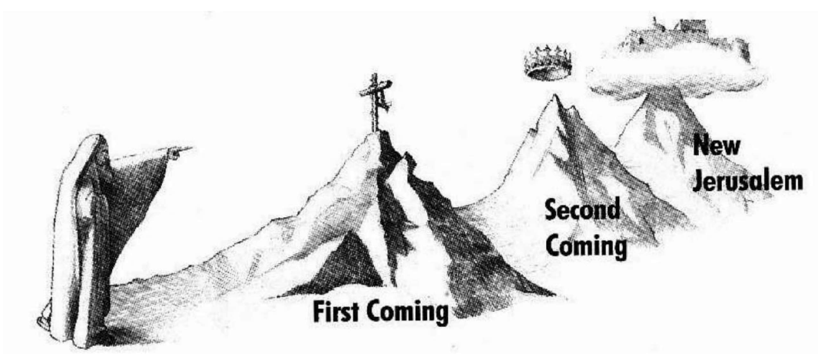

نبی ان حالات کا مشاہدہ کر رہا ہے جو اس پہاڑ کی چوٹیوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ تاہم پہاڑوں کے درمیان وادیاں اسی نظریہ سے اوجھل رہتی ہیں کہ یہ نبوتی خلا ہے۔

***

سبق نمبر 5

End Time Viewpoints

آخیر زمانہ کے منظر نامے

حقیقت: چار بڑے طریقہ ہیں جن سے
نبوتِ بائبل کی تفسیر کی جاتی ہے۔

کلیدی آیت:

''پھر میں نے تخت دیکھے اور لوگ ان پر بیٹھ گئے
اور عدالت ان کے سپرد کی گئی اور ان کی روحوں کو
بھی دیکھا جن کے سر یسوع کی گواہی دینے اور خدا
کے کلام کے سبب کاٹے گئے تھے اور جنہوں نے نہ
اس حیوان کی پرستش کی تھی نہ اس کے بت کی اور نہ
اس کی چھاپ اپنے ماتھے اور ہاتھوں پر لی تھی وہ زندہ
ہوکر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے''۔
(مکاشفہ 4:20)

اوپر بیان کی گئی آیت مقدسہ بائبل میں بہت تضاد کی حامل ہے۔ مذکورہ بالا آیتِ

مقدسہ کی تفسیر چار طریقوں سے کی گئی ہے۔

فرق کیوں؟

ہمیں اس طریقہ کو جو اس آیت کی تفسیر کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کی وضاحت کرنا پڑے گی۔ اگر آپ اس آیت کی تفسیر کے لئے اصول سادہ کو استعمال کرتے ہیں تو پھر آپ اس کے ساتھ اس آیت کی تفسیر کو انجام دیں گے جو پری ملینی ازم کہلاتا ہے۔ جیسے ہزار سالہ حکومت سے پہلے۔ لیکن اگر آپ کی یہ خواہش ہے کہ آپ مذکورہ آیت کی علامتی انداز میں تفسیر کریں اور آیت کو روحانی معنی اپنانے پر تل جائیں تو پھر ان دو میں سے ایک طریقہ پر اس آیت کی تفسیر کو انجام تک پہنچائیں گے۔

آئیں ہم ان چار طریقوں پر جنہوں نے تواریخی طور پر ترقی پائی غور کریں۔

تواریخی نظریہ

یہ نظریہ ابتدائی کلیسیا نے 400 سال تک اپنائے رکھا اور ان دنوں میں اس نظریہ سے کسی کو بھی کوئی اعتراض نہ تھا حتیٰ کہ ان کو بھی جو اس وقت مختلف نظریات کے حامل ہیں۔ لہٰذا آبائے کلیسیا اس نظریہ کو مانتے رہیں کہ خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی ہزار سالہ بادشاہی سے پہلے اس نظریہ کا ڈایا گرام ملاحظہ ہو۔ بائبل مقدس میں جو کچھ آخیر زمانہ کے متعلق ہونے والا ہے، اس نظریہ کی بنیاد بائبل کی لغوی تفسیر ہے۔ اس کی خصوصیات میں ایک بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ ''بڑی مصیبت کے زمانہ کے اختتام پر کلیسیا آسمان پر اٹھائی جائے گی۔ اس وقت کلیسیا آسمان پر اٹھائی جائے گی جب خدا اپنا غضب زمین پر انڈیلے گا۔ تو اس وقت بڑی مصیبت کے خاتمہ پر ظاہر ہوگا۔ تو اس وقت زندہ اور مسیح میں سوئے مقدسین خداوند یسوع کے ساتھ آسمان میں ملاپ کریں گے۔ اور اسی وقت یسوع کے ساتھ فوراً واپس آ کر اس کے ساتھ ہزار سال تک یروشلیم سے بادشاہی کریں گے۔ ہزار سالہ بادشاہی کے اختتام پر موجودہ زمین آگ سے پگھل کر نئی اور کامل زمین بن جائے گی اور مقدسین نئی زمین پر ابد تک خدا کے ساتھ سکونت کریں گے۔

یہ نظریہ لغوی اور سادہ اصولِ تفسیر کے نام سے موسوم ہے جو کچھ بائبل مقدس خداوند

یسوع کی زمین پر بادشاہی کے لئے فرماتی ہے۔

اے ملینی ازم

اس نظریہ اور عقیدہ کا خالق مقدس آگسطین کو مانا جاتا ہے۔اس نے 400ء میں غالبًا اس نظریہ کو متارف کروایا جسے آبادکلیسیا میں بڑی اہمیت حاصل ہے کہ اس نے علمِ الٰہی کی کئی ایک تعلیمات کو ایجاد کیا۔آخرکار رومن کاتھولک کلیسیا نے اسے اپنا لیا۔ڈایا گرام کو اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

یہ اصطلاح گمراہ کن ہے۔تاہم اس نظریہ کے حامیوں کی اکثریت ہزار سالہ بادشاہی پر ایمان رکھتی ہے لیکن ظاہری بادشاہی پر نہیں۔وہ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ کلیسیا پر مسیح کی موجودہ روحانی حکومت ہی اس کی ہزار سالہ بادشاہی ہے۔اور اس کی آمدِ ثانی تک جاری رہے گی کیونکہ وہ ان تمام اشاروں، اصطلاحوں کو روحانی اور مجازی رنگ میں بیان کرتے ہیں۔اس طرح وہ ہزار سالہ بادشاہی کو علامتی، تمثیلی اور مجازی زمانہ قرار دیتے ہیں۔

اس نظریہ کا ایک پہلو اس کی سادگی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو متوجہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کلیسیائی زمانہ کلیسیائی صعود (یعنی اس کا آسمان پر اٹھائے جانے کے نتیجہ کے طور پر) کے وقت قہقہہ انگیز تمثیل ہوگی۔کوئی مصیبت کا دور نہیں ہوگا اور نہ ہی زمین پر مسیح کی ہزار سالہ بادشاہت اور نہ ہی نئی زمین پر کوئی ابدیت ہوگی۔اگسطین ہر ایک واقعات کو مجازی رنگ دیتا ہے۔ان سب چیزوں کو علامتی اور تمثیلی بیانات ہی گردانتا ہے۔وہ خدا کی بادشاہی کو کلیسیا اور کلیسیائی زمانہ کو ہزار سالہ بادشاہی اور نئی زمین کو آسمان کے لئے تمثیلی اور مجازی نام بیان کرتا ہے۔

اگسطین کے زمانہِ آخیر کے واقعات و حالات کے نظریہ کو کونسل آف افسس نے 431ء میں قبول کرلیا جو کاتھولک عقیدہ میں آج تک موجود ہے۔اور دورِ حاظر کے عموماً پروٹسٹنٹ فرقوں کے درمیان بھی اس نظریہ کو پذیرآرائی حاصل ہے۔دوسرے الفاظ میں اس نظریہ کو موجودہ دور کے نام نہاد مسیحیوں کی اکثریت نے اپنایا ہوا ہے۔

Figure 1: Historic Premil ennia ism

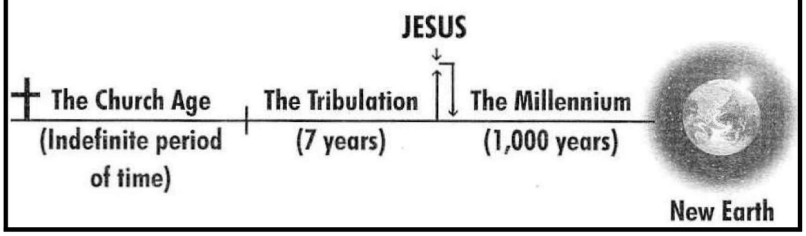

Figure 2: Amillennialism

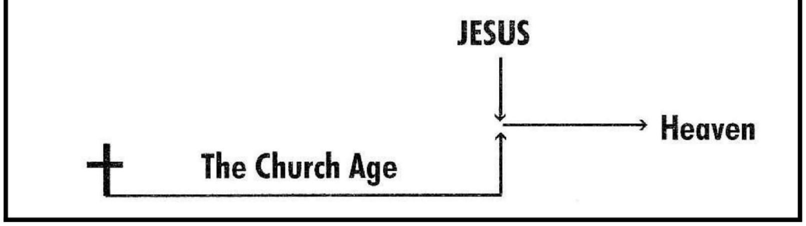

Figure 3: Postmi lennialism

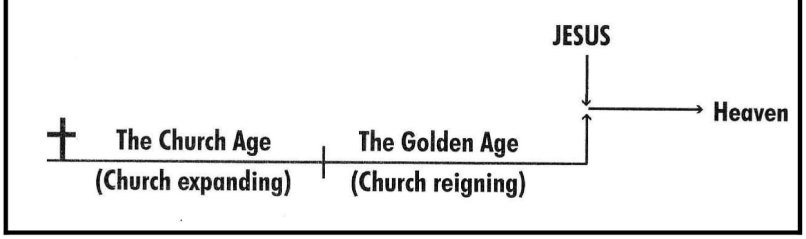

Figure 4: Modern Premillennialism

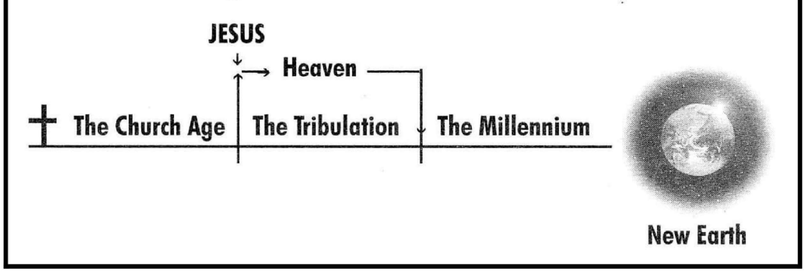

آمدِ ثانی ہزار سالہ بادشاہی کے بعد

تیسرا نظریہ جو آخیر زمانہ کے واقعات و حالات کے لئے پایا جاتا ہے وہ آمدِ ثانی ہزار سالہ بادشاہی کے بعد *Post Millennialism* کہلاتا ہے۔ یہ نظریہ سترھویں صدی کے وسط میں اصلاحِ کلیسیا کے بعد ہوا کیونکہ اصلاحِ کلیسیا کا اثر نبوتِ بائبل پر بہت تھوڑا ہوا۔ اس لئے کہ اصلاحِ کلیسیا کے رہنماؤں کا زور اختیارِ بائبل ''راست باز ایمان کے وسیلہ سے جیتا رہے گا پر ہی رہا۔ اپنے مخالفین کو ان سچائیوں سے متعلقہ سوالات کے جوابات دینے میں مصروف رہیں۔ اس نظریہ کو خاکہ نمبر 18.3 میں واضح کیا گیا ہے۔

یہ نظریہ عقلیت پسندوں لوگوں کی اختراع ہے۔ یہ نظریہ 16 صدی کے وسط میں پروان چڑھا۔ جسے ایک یونی ٹرین خادم ڈائینیل وٹبی *Daniel Whitby* نے انجام دیا۔ اس نظریہ کے تحت لوگ یہ جانتے ہیں کہ خدا کی بادشاہی اس کلیسیائے زمانہ میں کلام کی منادی سے تکمیل کو پہنچے گی۔ کلیسیا کے بشارتی کام میں سوسائٹی کو مسیحی بنانا شامل ہے۔ چونکہ یہ نظریہ اس سنہری زمانہ کے بعد ہی مسیح کی آمدِ ثانی کا دعویٰ ہے، اس لئے اسے پوسٹ ملینی ازم کہتے ہیں۔

متذکرہ نظریہ پوسٹ ملینی ازم پروٹسٹنٹ دنیا میں پھیل گیا۔ جس کی دو وجوحات ہیں۔ پہلی وجہ نے پروٹسٹنٹ لوگوں کو کاتھولک لوگوں سے مختلف ہونے کا موقع فراہم کیا اور سب سے اہم اور معتبر بات یہ ہوئی کہ یہی نظریہ عقلیت پسند لوگوں کے علمِ الٰہی کا بیان نئے علم کے طور پر ابھرا اور دورِ جدید پر چھا گیا۔ اس ایک فلسفے نے بڑی دلیری سے یہ دعویٰ کیا کہ انسانیت آسمان کی بادشاہی کو زمین پر قائم کرنے والی ہے۔ اس نظریہ کے تحت جب تمام روئے زمین پر کلیسیا بادشاہت کرے گی تو اس نظریہ کے تحت کلیسیا زمانہ آہستہ آہستہ سنہری زمانہ میں تبدیل ہوتا جائے گا اور یہ کام قوموں کے مسیحی ہو جانے پر پایا تکمیل تک پہنچے گا۔

اس بات کا حوصلہ اس نظریہ کو یوں ملتا ہے کہ اس کے باعث 18 اور 19 صدی کے مشنری صاحبان کی کوششوں کو بڑی جلا حاصل ہوئی۔ مشنری صاحبان نے مسیح کی آمدِ ثانی کے اندر انجیل کی منادی کرنے کی رویا کو گرفت میں لیا اور دنیا کے اندر انجیل کی منادی کو تیز ترین کر دیا۔

اچانک موت

1900 کے لگ بھگ قریباً تمام پروٹسٹنٹ فرقوں کا پوسٹ ملینی ام کی تعلیم ونظریہ کو قبول کرلیا۔تاہم انہوں نے اس نظریہ کو جلدی ہی خیر باد بھی کہہ دیا۔

اس نظریہ کا رات ورات خاتمہ ہو گیا۔اس کے خاتمہ کی وجہ پہلی عالمگیر جنگِ عظیم ٹھہری۔ کیونکہ اس جنگ سے متذکرہ نظریہ کے چند بنیادی تعلیمات میں ترقی کا فطری ہونا ایک مفروضہ اور شیخی ثابت ہوا کیونکہ یہ بات اس نظریہ کے اندر ایک اٹل نقص تھا۔جو اقلیت پسندی کی تعلیم انسانیت کے ساتھ اس کی ناکامی کا باعث ٹھہری۔ان کی رویا یہ تھی کہ انسانیت کی رہائی اور کاملیت جسے جنگ کی تباہ کاریوں نے غلط ثابت کر کے عقلیت پسندی کی عمارت کو دھڑم سے گرا دیا۔

پوسٹ ملینی ازم کے اندر ایک اور اٹل نقص بائبل مقدس کی تسلسل انگیز بنیاد کی کمی تھا۔ کسی بھی نظریہ کے وسعت کی خاطر بعض نبوتوں اور پیشنگوئیوں کو ہزار سالہ بادشاہت کے متعلقہ ہو(لغوی معنوں کے تحت اپنانا ہوگا)۔جب کہ اسی دم بعض پیشنگوئیوں نبوتوں کو مجازی رنگ دینا ہو گا۔

علاوہ ازیں ان پیشنگوئیوں کو نظر انداز کیا گیا جن میں خداوند کی واپسی کے وقت سوسائٹی کی حالت بہتر ہونے کی نسبت بد سے بدترین ہوتی چلی جائے گی (متی 24-4:24 اور تیمتھیس 3:1-5)۔

اس نظریہ کے اچانک خاتمہ سے پروٹسٹنٹ عوام کے اندر نبوتی خلا پیدا ہو گیا۔چونکہ یہ نظریہ تمام باتوں کو مجازی رنگ میں دیکھتا تھا۔اس کے غائب ہونے پر پروٹسٹنٹ لوگوں کی غالباً اکثریت نے پھر سے اے ملینی ازم کی طرف رخ کیا جس سے 17 صدی میں دست بردار ہو گئے تھے۔

بہرکیف اس منظر نامہ پر امریکہ کے اندر ایک دیگر نظریہ نبوت کو متارف کروایا گیا اور پروٹسٹنٹ گروپوں کے اندر بعض بہت ہی بنیاد پرست گروپوں نے اس نظریہ کو قبول کر لیا۔اس نظریہ کو تکنیکی انداز میں ڈسپنسیشنل پری ملینی ازم

Dispensational Pre Millennillennialism ادواریت ہزار سالہ بادشاہی سے پیشتر مسیح کی'' آمدِ ثانی''۔ کیونکہ اس نظریہ کا تعلق ایک ایسے گروپ کے ساتھ تھا جو بنیادی طور پر ادواریت کا حامل ڈسپینسیشنل اسٹ کے نام کا حامل تھا۔ میں اسے نظریہ جدید کہتا ہوں یعنی ماڈرن پری ملینی ال کہتا ہوں۔

ماڈرن پری ملینی ازم

اس نظریہ کو انگلینڈ کے اندر پلائی ماؤتھ برادران نے اٹھارویں صدی کے اوائل میں متعارف کرایا اور اسے بڑے شفاف انداز میں پیش کیا۔

یہ نظریہ آخیر زمانہ کے واقعات و حالات دراصل تواریخی نظریہ پری ملینی ام کی تجدید ہے۔ جس میں فرق صرف یہ ہے کہ اس نظریہ کو صعودِ کلیسیا کو مصیبت سے پہلے آسمان پر اٹھائے جانے کی حمایت حاصل ہے۔ پلائی ماؤتھ برادران یسوع کی آمدِ ثانی کے متعلق دو مستقل واقعات دیتے ہیں۔

پہلا کہ اس کی آمد کے لئے کلیسیا کے لئے اور دوسرا واقعہ اس کی آمد کلیسیا کے ساتھ۔ ان کا یہ عقیدہ کلیسیا کا مصیبت سے پہلے آسمان پر اٹھالیا جانا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس نظریہ پر یہ کہہ کر حملہ کیا گیا کہ ''حقیقی اور سچا ہونے کے لئے بہت نیا''۔ تاہم اس کے مددگار اور وکالت کنندگان نے جلدی سے اس کی سپورٹ کی غرض سے کلامِ مقدس کے دو حوالجات کو بطور ثبوت و شواہد کے پیش کیا کہ بائبل مقدس کی پیشنگوئی و نبوت پر دھیان کرتے ہوئے ''ترقی و تجلی'' کا اصول سکھاتی ہے۔ یرمیاہ 24:30 اور دانی ایل 4:12۔

اس سے ان کا جو مطلب تھا وہ یہ تھا کہ دراصل جن باتوں کا بائبل مقدس میں آخیر زمانہ کے لئے اشارہ پایا جاتا ہے اور جوں جوں وقت قریب آئے گا اس کی تکمیل کے لئے نبوت کی خود بخود سمجھ آتی جائے گی۔

موازنہ

آخیر زمانہ کی بابت متذکرہ چاروں نظریات پر غور کرتے ہوئے بعض خصوصی امتیاز

ہمارے سامنے موجود ہیں۔ تاہم ان کی مماثلت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جو ان چاروں نظریات میں پائے جاتے ہیں۔

☆ سب ہی اس بات پر متفق ہیں کہ مقدسوں کے ساتھ واپس آ رہا ہے۔

☆ سب ہی متفق ہیں کہ خلاصی پائے ہوئے خدا کی حضوری میں ابدالآباد سکونت کریں گے۔

ان دونوں باتوں میں اتفاق ان بہت سے تضادات سے جو ان میں پائے جاتے ہیں کہیں بڑھ کر اہم ہے۔ پھر بھی تضادات کا معاملہ بھی بہت اہم ہوتے ہوئے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اے ملینی ازم اور پوسٹ ملینی ازم دونوں اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ یسوع کبھی اپنے مقدسوں کے ساتھ اپنے جلال میں قوموں کے سامنے ظاہر ہو کر سلامتی، انصاف اور راست بازی میں عالمگیر سلطنت کرے اور جلد آمد کا بھی انکار کرتے ہیں۔ اور نظریہ پوسٹ ملینی ال کے حامی مانتے ہیں کہ جب تک کلیسیا ہزار برس تک ساری دنیا پر حکومت نہ کرے اس وقت تک یسوع واپس نہیں آ سکتا۔

اختلافات کے خاتمہ کے لئے کلیدی بات پاک صحائف تک رسائی ہے۔ اگر آپ پاک صحائف کے روحانی اور علامتی طرز بیان سمجھ کر مجازی رنگ دیں گے تو پھر آپ ہزار سالہ بادشاہی کے انکاری اور کلیسیا کا ساری دنیا پر ہزار سال تک بادشاہی کرنے کے حامیوں میں ہوں گے۔ اگر آپ پاک صحائف کی سادہ تعلیم کو ان کے سیاق و سباق کے ساتھ قبول کریں گے تو آپ ''مسیح کی آمدِ ثانی'' کو ہزار سالہ بادشاہی سے پیشتر ہی کے نظریہ کو قبول کریں گے۔

***

سوالات

1) نئے عہد نامہ میں کئی ایک ایسے حوالہ جات اور پیراگراف ہیں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کی آمد کے لئے تیار رہنا اور نشان کو دیکھتے رہنا بھی ہے (لوقا 12:40، ططس 2:11-13، یعقوب 5:8-9 اور 1 پطرس 4:7)۔اس بات کے یہ معنی ہیں کہ یہ واقعہ کسی بھی وقت رونما ہوسکتا ہے۔پچھلے صفحہ پر دیئے گئے چارٹ کا مطالعہ کریں جس میں دونظریات بیان کرتے ہیں کہ خداوند کسی بھی وقت آسکتا ہے۔

____

____

____

____

2) مکاشفہ کی کتاب کے پہلے چودہ ابواب بڑی مصیبت کے حالات بیان کرنے کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔اے ملینی ام نظریہ میں بڑی مصیبت کہاں ہے؟۔آگسطین نے اسے روحانی اپنا کر کہا ہے کہ یہ آزمائشوں کے متعلق کہا گیا ہے اور ہم اسی زندگی میں مصیبت اٹھاتے ہیں اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

____

____

____

____

3) مکاشفہ 2:1-3 میں بتایا گیا ہے کہ ہزار سالہ بادشاہی میں شیطان کو باندھ دیا جائے گا کہ وہ

پھر قوموں کو گمراہ نہ کر سکے گا۔ آگسطین کا کہنا ہے کہ یہ واقع تو صلیب پر پورا ہو چکا ہے۔ کیا آپ کا ایمان ہے کہ شیطان آج کل بندھا ہوا ہے؟ کہ وہ آب قوموں کو گمراہ نہیں کر رہا؟

4) مکاشفہ کے بیسویں باب میں چھ دفعہ ذکر آیا ہے کہ ہزار سال تک خداوند یسوع اس زمین پر حکومت کریں گے۔ آگسطین کے پیروکار یہ مانتے ہیں کہ 1000ء میں خداوند حالانکہ نہیں پھر وہ اس بات کو روحانی معنی پہناتے ہیں کہ ''ہزار سال'' کے معنی لامحدود موت۔ آپ اس کے متعلق کیسے سوچتے ہیں؟

5) مقدس بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ مکاشفہ 21 باب میں ہزار سالہ بادشاہی کے بعد مخلصی پائے ہائے مقدسین ابد تک زندہ رہیں گے اور وہ خدا کے ساتھ رہیں گے اور خدا نئی زمین پر ان کے ساتھ رہے گا۔ آگسطین اسے روحانی معنی اپنا کر نئی زمین کو آسمان کہتا ہے۔ تو کیا مخلصی یافتہ آسمان میں یا نئی زمین پر زندگی بسر کریں گے؟

6) پلائی ماؤتھ بردرن نے کیا فیصلہ کیا کہ کلیسیا بڑی مصیبت کے شروع ہونے سے پیشتر آسمان پر اٹھالی جائے گی کہ ریپچر کا مرحلہ بڑی مصیبت سے پہلے ہوگا؟

***

سبق نمبر 6

Old Testament Prophecy

پرانے عہد نامہ کی نبوت

حقیقت: ''نئے عہد نامہ کو سمجھنے کے لئے پرانے عہد نامہ کو سمجھنا نہایت ضروری امر ہے اور نبوتِ بائبل کے نبوتی پیغام کا فہم وادراک ہونا بھی ضروری ہے''۔

کلیدی آیت:

''اور ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے
تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راست بازی میں
تربیت حاصل کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے''۔
(2 تیمتھیس 16:3)

ایک مشکل مسٔلہ

آج کل منادوں کے لئے صرف نیا عہد نامہ اپنے پیغام کو مرکوز رکھنا ایک عام بات ہے۔ جبکہ وہ مشکل ہی سے پرانے عہد نامہ کو بطور سند پیش کرتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ بات منادوں کے لئے پیشِ نظر رہتی ہے کہ ''ہمارے لئے تو نیا عہد نامہ ہی ہے بس۔ ہم تو یسوع کی منادی کرتے ہیں، اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتے''۔

متذکرہ بالا آیت ہر ایک صحیفہ فائدہ مند ہے۔ جیسا کہ یہ ایک حقیقت ہے جو پولس نے اس آیتِ مقدسہ سے پہلے لکھی آیت میں یہ کہا ہے۔ اور'' تو بچپن ہی سے ان پاک نوشتوں سے واقف ہے جو تجھے مسیح یسوع پر ایمان لانے سے نجات حاصل کرنے کے لئے دانائی بخش سکتے ہیں''۔ موجودہ دور کا ان آیات کو پڑھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ تیمتھیس کے پاس کوئی نئے عہد نامہ کی نقل (کاپی) ہوگی۔ تاہم پولس رسول نے جب تیمتھیس کو لکھا تو اس وقت تو نیا عہد نامہ ابھی وجود میں نہیں آیا تھا۔

علاوہ ازیں پولس رسول تیمتھیس کو یہ بھی نصیحت کرتا ہے کہ'' جب تک میں نہ آؤں پڑھنے اور نصیحت کرنے اور تعلیم دینے کی طرف متوجہ رہ'' (1 تیمتھیس 13:4)۔ اس آیتِ مقدسہ میں پولس رسول پھر سے اپنے شاگرد کو نصیحت کرتا ہے اور اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس کو پڑھنے کے لئے جسے ہم پرانے عہد نامہ کہتے ہیں۔

پرانے عہد نامہ کی اہمیت

یہ روحانی بیماری اور مرض آجکل کلیسیا میں عام پائی جاتی ہے کہ پرانے عہد نامہ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ میں تو اسے ایک مرض ہی کہتا ہوں جو متعدی اور کلیسیا میں پھیلتی ہوئی جا رہی ہے۔ کلیسیا آج کل ایک ایسی مشکل میں گرفتار ہے اور وہ مشکل یہ ہے کہ نئے عہد نامہ اور پرانے عہد نامہ کو سمجھے بغیر سمجھا ہی نہیں جا سکتا۔

مثال کے طور پر پولس کی معرفت یسوع جی اٹھنے والوں میں پہلا پھل کہا گیا (1 کرنتھیوں 20:15)۔ تو اس بات کو پرانے عہد نامہ کو جانے بغیر سمجھا نہیں جا سکتا۔ پرانے عہد نامہ میں قربانیوں کا ایک سسٹم ہے۔ جس کو سمجھے بغیر پہلے کو سمجھنا ناممکن ہے۔

اسی طرح عبرانیوں کی کتاب میں یسوع کو ہمارا'' سردار کاہن'' کہا گیا ہے جس کا ہم اقرار کرتے ہیں کہ یسوع ہمارا سردار کاہن ہے (عبرانیوں 1:3)۔ اسے خدا کی طرف سے ملکِ صدق کے طور پر'' سردار کاہن'' کا خطاب ملا (عبرانیوں 10:5)۔ یہ اصطلاحیں ابرہام اور ملکِ صدق کو پرانے عہد نامہ کو پڑھے بغیر کچھ بھی معنی نہیں رکھتیں۔ اور پھر جس طرح عبرانی پاک

صحائف سردار کاہن کا کردار ہے، پرانے عہد نامہ کو پڑھے اور جانے بغیر کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔

تو پرانے عہد نامہ کے علم کو جاننے کے بغیر کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ لہٰذا نئے عہد نامہ کو جاننے کی غرض سے پرانے عہد نامہ کے متعلق جاننا بہت ضروری ہے۔ دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابیں ایسی ہیں جیسے ایک ہاتھ دستانہ کے اندر ہو۔ کوئی شخص بھی ایک کو پڑھے اور سمجھے بغیر نہ تو دانی ایل کی کتاب کو اور نہ ہی مکاشفہ کی کتاب کو سمجھ سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کتابوں کو پڑھے بغیر کسی ایک کی سمجھ نہیں آ سکتی۔ دونوں کو ہی پڑھنا ہوگا۔

مکاشفہ کی کتاب 300 سے زیادہ حوالہ جات پرانے عہد نامہ سے پیش کرتی ہے۔ تو کوئی ایک ورک بھی بغیر پرانے عہد نامہ کو پڑھے یا جانے بغیر سمجھ نہیں آ سکتا۔ کوئی شخص جب تک پرانے عہد نامہ کو نہیں جانتا تو اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ سکتی کہ مکاشفہ کی کتاب کس طرح پرانے عہد نامہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ کتاب مکاشفہ کے مضمون پر دھیان دیں جو مکاشفہ کا موضوع یا مضمونِ مکاشفہ 1:7 میں پایا جاتا ہے۔

''دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے۔
اور ہر ایک آنکھ اسے دیکھے گی۔ اور جنہوں نے
اسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے۔ اور زمین پر
کے سب قبیلے اس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے۔
آمین!''

یہ پرانے عہد نامہ کے دو حوالوں سے لی گئی ہے۔ پہلی پیشنگوئی دانی ایل 7:13 میں پائی جاتی ہے۔ اس سے لی گئی ہے اور دوسری نبوت زکریاہ 12:10 میں موجود ہے۔ تو اگر کوئی دانی ایل اور زکریاہ کی کتابوں سے واقف ہی نہیں تو وہ کس طرح سمجھے گا کہ یہ کیا لکھا ہوا ہے۔

پرانے عہد نامہ میں خوشخبری

جب پولس رسول تیمتھیس کو لکھتا تھا، یسوع پر ایمان لانے کے تیرے لئے تسلی بخش ہیں یعنی تجھے دانائی بخش سکتی ہے۔ تو نیا عہد نامہ تو اس وقت وجود میں نہیں آیا تھا۔

جب عیدِ پینتیکوست پر پطرس رسول نے خوشخبری کا اولین پیغام دیا تو وہ پرانے عہد نامہ کے حوالہ جات سے بھرا پڑا تھا (اعمال2:14-36)۔ پیغام شروع سے لے کرآخر تک پیشنگوئیوں سے بھرا پڑا تھا جو پرانے عہد نامہ میں موجود ہیں اور پرانے عہد نامہ کی نبوتوں کو اس لئے بیان کیا گیا کہ سب نبوتیں پرانے عہد نامہ میں موجود ہیں اور پطرس رسول نے کھلے عام یہ بیان کیا کہ یہ پیشنگوئیاں جن کا میں نے ذکر کیا ہے وہ سب پرانے عہد نامہ میں لکھی ہوئیں ہیں۔ فلپس جو ایک مبشر کی خدمت انجام دے رہا تھا، اس نے حبشی خوجہ کو یرشلیم میں عبادت کی کی غرض سے آیا تھا۔ کیونکہ وہ راسخ العقاد یہودی تھا اور جب وہ اپنے واپس افریقہ میں جارہا تھا تو اس نے بھی پطرس رسول کی طرح پرانے عہد نامہ کی پیشِ خبر حبشی خوجہ پر ظاہر کیا۔ یہ مسیح یسوع میں پوری ہوچکی ہیں (اعمال8:26-39)۔ فلپس کو پتہ چلا کہ حبشی خوجہ پرانے عہد نامہ کی تلاوت کررہا تھا اور وہ یسعیاہ کی کتاب کے اس حوالہ کی تلاوت کررہا تھا جو خداوند یسوع مسیح کی بابت پیشنگوئی تھی کہ وہ ''دکھ اٹھانے والا برّہ ہے'' (یسعیاہ53:1-9)۔

فلپس نے حبشی خوجہ پر اس پیراگراف کے معنی ظاہر کئے تو حبشی خوجہ یسوع پر ایمان لے آیا اور اس نے ایمان لاکر بپتسمہ بھی پالیا اور خوشی مناتا ہوا اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگیا کہ میں نے مسیح کو پالیا ہے۔

پرانے عہد نامہ میں پیشنگوئیوں کا حصہ

پرانے عہد نامہ میں قریباً300 پیشنگوئیاں پائی جاتی ہیں ۔ وہ سب پیشنگوئیاں مسیح کی آمدِ اول کے لئے کی گئیں تھیں۔ لیکن ان میں سے کئی دہرائی بھی گئیں تھیں ۔ جب ان کو الگ لیا گیا تو 109 خالص پیشنگوئیاں مسیح کی آمدِ اول کے متعلق تھیں۔ اور وہ سب کی سب خداوند یسوع مسیح کی زندگی میں پوری ہوگئیں تھیں۔ تو عبرانی صحائف خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق اور بھی بہت سی نبوتیں اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں ۔ وہ سب پیدائش کی کتاب سے شروع ہوکر ملاکی کی کتاب میں یعنی اب سب 39 کتابوں میں بکھری پڑے ہیں۔ اور انبیاء اکبر اور انبیاء اصغر کی سب کتابوں میں مسیح کی آمدِ ثانی کی بابت نبوتیں موجود ہیں ۔ دیکھیں زبور 22 میں خداوند تصلیب کی

بابت پیشنگوئی کی گئی ہے اور یہ پیشنگوئی بڑی تفصیل سے بیان کی گئیں ہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ مسیح کی پیدائش سے 1000 سال پہلے یہ نبوت کی گئی تھی۔

حتیٰ کہ توریخی کتابوں میں بھی مسیح کی پیدائش کے متعلق پیشنگوئی (پیدائش 15:3) میں پہلی پیشنگوئی مسیح کی پیدائش کے متعلق موجود ہے اور اس میں یوں لکھا ہے کہ مسیح ایک کنواری کے بطنِ پاک سے پیدا ہوگا۔ اور پھر استثنا 31 باب میں نبوت کی گئی ہے کہ اہلِ یہوداہ خدا کی نافرمانی کریں گے۔ تو اپنی نافرمانی کے باعث ساری دنیا میں تتر بتر ہو جائیں گے۔ اور جہاں بھی وہ جائیں گے وہ ضرور ہی ستائے جائیں گے۔

مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق پرانے عہد نامہ میں پیشنگوئیاں

پرانے عہد نامہ میں مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق پیشنگوئیاں موجود ہیں کہ خداوند یسوع مسیح واپس آ کر دنیا میں اپنی بادشاہی قائم کرے گا۔ جس طرح ہم نے پہلے ہی دیکھ لیا ہے کہ زکریاہ 14 باب میں پیشنگوئی موجود ہے کہ خداوند یسوع مسیح کوہِ زیتون پر اترے گا جہاں سے وہ آسمان پر گیا تھا۔ پھر وہ ساری زمین کا بادشاہ ہوگا۔ زکریاہ 14:9۔

یسعیاہ نبی بھی یہی بیان کرتا ہے۔ یسعیاہ نبی نے بھی حوالہ دیا ہے کہ خداوند کوہِ زیتون پر اترے گا جو کہ یروشلیم کا ایک متبادل نام ہے۔ کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا ہے کہ

''جس طرح شیرِ ببر۔۔۔ اسی طرح رب الافواج
کوہِ صیون اور اس کے ٹیلے پر لڑنے کو اترے گا''۔

''منڈلاتے ہوئے پرندہ کی طرح
رب الافواج یروشلیم کی حمایت کرے گا
وہ حمایت کرے گا اور رہائی بخشے گا۔
رحم کرے گا اور بچالے گا''
(یسعیاہ 31:4-5)۔

یسعیاہ اور یرمیاہ نبی دونوں ہی خداوند کی واپسی اور اس کے غضب کی یوں عکاسی کرتے

ہیں۔ آسمان پر سے گرجے گا (یرمیاہ25:30-31)۔ اسی طرح یسعیاہ نبی خداوند کی بات کو یوں فرماتا ہے کہ

''دیکھو خداوند دور سے چلا آتا ہے
اس کا غضب بھڑکا اور دھوئیں کا
بادل اٹھا اور اس کے لب قہر آلودہ اور
اس کی زبان بھسم کرنے والی آگ''۔
اس کا دم ندی کے سیلاب کی مانند ہے
جو گردن تک پہنچ جائے۔ وہ قوموں کو
ہلاکت کے چھاج میں پھٹکے گا اور لوگوں
کے جبڑوں میں لگام ڈالے گا تاکہ ان کو
گمراہ کرے''۔
(یسعیاہ30:27-28)۔

صفنیاہ نبی بھی یوں فرماتا ہے کہ

''خداوند کا دن قہر کا دن ہے
رنج و دکھ کا دن ہے''۔
(صفنیاہ1:14-18)

ہزار سالہ بادشاہی پرانے عہد نامہ میں

جب مسیحا خدا کے دشمنوں پر اپنا غضب انڈیل چکے گا تو پھر وہ ساری زمین پر اپنی بادشاہی کو قائم کرے گا اور تب وہ اپنا جلال ظاہر کرنا شروع کرے گا۔ یسعیاہ24:23 میں یوں بیان کیا گیا ہے

جب رب الافواج کوہِ صیون پر اور یروشلیم میں اپنے بزرگ بندوں کے سامنے حشمت کے ساتھ

سلطنت کرے گا، تو چاند منتظر اور سورج شرمندہ ہوگا''۔

خداوند کی ہزار سالہ بادشاہی کے کئی ایک منظر اور حالات و واقعات یسعیاہ نبی کی کتاب میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

مکاشفہ کی کتاب ''بڑی مصیبت'' کا مفصل حال کو بیان کرتی ہے۔ یہ یسعیاہ نبی کی کتاب ہے جو ہزار سالہ بادشاہی کی تفسیر کو بیان کرتی ہے۔ تاہم مکاشفہ کی کتاب میں ہزار سالہ بادشاہی کو ایک نئے انداز سے پیش کیا گیا ہے۔ اور مکاشفہ کا 20:2-7 میں ہزار سالہ بادشاہی کے اختتام کا ذکر کیا گیا ہے۔

بنیادی سچائی

پرانے عہد نامہ کو خدا کے کاموں اور مقاصد کو سمجھنے کے لئے خاکہ مہیا کرتا ہے کہ خدا تاریخِ عالم پر گرفت رکھتا ہے اور پھر یہ ہماری بہت ہی اہم سوالات کا جواب بھی مہیا کرتا ہے۔

☆ کائنات کہاں سے وجود میں آئی؟

☆ زندگی کا مقصد کیا ہے؟

☆ دنیا میں دکھ، مصائب، درد اور موت کیوں ہے؟

☆ تو کیوں ''انسانیت کو ایک نجات دہندے کی ضرورت ہے''؟

اس کے متعلق خداوند یسوع کا رویہ

خداوند یسوع کے دل میں عبرانی صحائف کی بڑی آرزو تھی۔ اس نے اپنی آزمائش کے لئے خدا کے کلام کا استعمال کیا (متی 4:1-11)۔ خداوند یسوع نے پہاڑی وعظ کو مسیحی زندگی کو بسر کرنے کے لئے گائیڈ لائن عطا کی (متی 5 باب)۔ یسوع نے اپنے آخری وعظ میں ''دانی ایل نبی'' کی کتاب کا حوالہ دیا (متی 24:15)۔ اس نے یوناہ نبی کی کتاب کا حوالہ دیا، جب اس نے اپنی موت، دفن اور جی اٹھنے کا ذکر کیا (متی 12:40)۔ اور اپنے آسمان پر اٹھائے جانے کی بابت خداوند یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ جتنی باتیں میری بابت موسیٰ کو توریت اور نبیوں کے صحیفوں میں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں (لوقا 24:44)۔

ایک المیہ

پرانے عہد نامہ کی موجودہ دور کی تاریخ میں ان علمِ الٰہیات کے ماہرین نے زیادہ تر توہین آمیز سلوک اس لئے کیا ہے کہ وہ پرانے عہد نامہ کو سائنس کے ساتھ ہم آہنگ کرنا چاہتے ہیں یعنی ''ارتقا کے مسلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں''۔اس طرح انہوں نے پیدائش کے چند ابواب کو روحانی رنگ چڑھا کر یوں بیان کرنا شروع کر دیا ہے کہ پیدائش کے پہلے چند ابواب کے کچھ معنی نہیں ہیں۔

اس کا کہنا کچھ یوں ہے کہ پیدائش کے پہلے چھ دن چھ ارب سال ہیں۔اور آدم اور حوا کچھ دیومالائی کہانی سے تعلق رکھتے ہیں نہ کہ حقیقت میں انسان تھے۔اسی طرح عالمگیر طوفانوں کو بھی کہتے ہیں کہ یہ ایک علاقائی طوفان تھا نہ کہ عالمگیر بلکہ مشرقِ وسطیٰ کا ایک چھوٹا سا ایک علاقہ کے ساتھ اس کا تعلق تھا۔

اس طرح کی تمام کوششوں کا مطلب یہ ہے کہ پاک صحائف کی حیثیت کو کم کرنا ہے۔ اس کے نتیجہ میں بہت سے لوگ پرانے عہد نامہ کے پاک صحائف کو الف لیلوی کہانیوں سے تشبیہہ دے کر ان کو نظر انداز کرتے ہیں۔

اس سے بہت ہی سنجیدہ معاملہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر جو کچھ بائبل مقدس کی ابتدا میں لکھا ہے اس کو نہیں مانتے تو پھر جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر کس طرح ایمان لا سکتے ہیں؟۔اگر خداوند نے کائنات کو چھ حقیقی اور لغوی دنوں میں پیدا نہیں کیا۔حالانکہ بائبل مقدس اسے درستی سے سکھاتی ہے۔تو پھر ہم کس طرح اس بات پر ایمان لا سکتے ہیں کہ خداوند یسوع تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھا اور پھر وہ ایک دن اسی زمین پر بادشاہی کرنے کے لئے واپس آئے؟۔

یہ تو کوئی حادثہ نہیں ہے کہ جو لوگ بائبل مقدس کے آغاز کو روحانی معنی پہناتے ہیں، وہی لوگ بائبل کے اختتام کو بھی روحانی معنی پہناتے ہیں کہ خداوند یسوع پھر کبھی اس دنیا میں نہیں آئے گا۔

ایک عذر اور ایک دلیل

ہمیں پاک صحائف کے متعلق اپنے نظریات پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ پرانے اور نئے عہد ناموں پر تو ہمیں صحائفِ پاک کے ساتھ کھیل کھیلنا بند کرنا چاہیےاور ان کے ساتھ سائنس کا موازنہ کرتے وقت یہ یاد رکھنا ہے کہ ہم اپنی خواہشات کے مطابق پاک صحائف کے مطلب نہیں نکال سکتے۔

تو آپ ذرا زبور 119 کو لیجئے۔ یہ زبور سب سے طویل زیور ہے۔ اس زبور میں 176 آیات ہیں۔ اور لبِ لباب آیت 105 میں پایا جاتا ہے۔ ''تیرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ اور میری راہ کے لئے روشنی ہے''۔ اس کے مطابق اس زبور کی سب آیات خدا کے کلام یعنی ہر ایک آیت خدا کے کلام کو ثابت کرتی ہے۔ چاہے ایک طریقہ یا پھر کسی دوسرے طریقہ سے۔

''تیرے کلام کا خلاصہ سچائی ہے۔
تیرے صداقت کے کل احکام ابدی ہیں''۔
زبور 160:119

مقولہ جات • Quotations

''نبوتِ بائبل انکشاف (ظاہر) کرنے اور ثابت کرنے کی خاطر دی گئی ہے۔ کسی معمہ اور پردے کے لئے نہیں دی گئی'' *Paul Leo Tan, The Interpretation of Prophecy (Assurance Publishers, 1974)*۔

''میں جانتا ہوں کہ خدا کو معلوم ہے کہ انسانوں کے ساتھ کس طرح رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ میرا یہ بھی ایمان ہے کہ جو کچھ خدا فرماتا ہے، اس کے معنی وہی ہیں جو کچھ اس نے فرمایا ہے۔ میں یہ نہیں مانتا کہ کسی بھی شخص کو درس گاہ سے کی فلسفہ کی ڈگری حاصل کرکے نبوتِ بائبل کو سمجھنا پڑے گا۔ ہرگز نہیں!۔ اس کی نجات ایک فرمانبردار دل اور خدا کے پاک روح کا انسانی دل میں بسیرے کی ضرورت ہے (1 کرنتھیوں 2:10-16)۔

ڈیوڈ آر۔ ریگن۔ مصنف ''خدا کا منصوبہ پشتوں کے لئے نبوتِ بائبل کا خاکہ''۔

سوالات

1) پرانے عہد نامہ کی کون سی کتاب آپ بہت پسند کرتے ہیں؟ اور کیوں؟۔

2) پرانے عہد نامہ کی وہ کون سی کتاب ہے جو آپ کو کم سے کم پسند ہے؟ اور کیوں؟۔

3) یسعیاہ نبی کی کتاب 11:4-9 آیت کو پڑھیں۔ آپ اس پیراگراف کے مطابق کیا سمجھتے ہیں؟۔

4) یسعیاہ 11:10-12 کو پڑھیئے ۔اس پیراگراف کے مطابق آپ کیا سمجھتے ہیں؟

5) یسعیاہ 59:15-19 کو پڑھیں ۔کیا مسیح کی پہلی اور دوسری دونوں آمدوں کا ذکر موجود ہے؟۔

6) زبور 47 اور 48 میں نبوت کس طرح پوری اتری ہے؟۔

7) حزقی ایل 37:1-12 بہت سے علمِ الٰہیات کے ماہرین سمجھتے ہیں کہ یہ آیت کلیسیا کے لئے ہے۔کیا آپ سمجھتے ہیں اور کیوں؟۔

8) زکریاہ 9-1:14 کو پڑھیں۔اس پیراگراف کے مطابق آپ کیا سمجھتے ہیں؟۔

***

یسوع مسیح پرانے عہد نامہ میں

پیدائش	عورت کی نسل جو ایک دن سانپ کا سر کچلے گی۔
خروج	فسح کا برہ جو ہمارے گناہوں کے بدلے قربان ہوا۔
احبار	خدا کے تخت کے سامنے ہمارا سردار کاہن۔
گنتی	ہمارا آسمانی رہنما۔
استثنا	موسیٰ نے نبوت کی کہ ایک عظیم نبی آئے گا۔
یشوع	ہماری نجات کا سردار (کپتان)۔
قضاۃ	ہمارا منصف اور شریعت دینے والا۔
روت	ہمارا قرابتی اور چھڑانے والا۔
1 اور 2 سموئیل	ہمارا قابل بھروسہ نبی۔
1 اور 2 سلاطین	ہمارا راستباز حکمران۔
1 اور 2 تواریخ	ہمارا راستباز حکمران۔
عزرا	ہمارا عظیم استاد۔
نحمیاہ	ہمارا بحال کرنے والا۔
ایوب	ہمارا مخلصی دینے والا۔
مزامیر (زبور)	ہمارا چرواہا ہے۔
امثال	ہماری حکمت و دانائی۔
واعظ	ہمارا آخری اور قطعی منصف۔
غزل الغزلات	ہمارا پیارا دلہا۔
یسعیاہ	ہمارا دکھ اٹھانے والا خادم۔
یرمیاہ	ہمارا ترس کھانے والا خادم۔

نوحہ	ہمارا مشیر۔
حزقی ایل	قوموں کا خداوند۔
دانی ایل	آدم زاد۔
ہوسیع	وفادار شوہر۔
یوئیل	روح القدس سے بپتسمہ دینے والا۔
عاموس	عدالت کا خداوند۔
عبدیاہ	آنے والا بادشاہ۔
یوناہ	معاف کرنے والا۔
میکاہ	راستبازی کا خداوند۔
ناحوم	بدلہ لینے والا۔
حبقوق	رکھوالا۔
صفنیاہ	غضب کا خداوند۔
حجی	لشکروں کا خداوند۔
زکریاہ	حلیم بادشاہ۔
ملاکی	ابنِ راستبازی۔

***

سبق نمبر 7

Messianic Prophecy

مسیح کے بارے نبوت

حقیقت: ''پرانے عہدنامہ میں ایک سونو خصوصی نبوتیں موجود ہیں اور یہ سب نبوتیں خداوند یسوع کی پہلی آمد کے بارے میں کی گئی ہیں۔

کلیدی آیت:

''لیکن اے بیت الحم افراتاہ اگرچہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور اسرائیل کا حاکم ہوگا اور اس کا مصدر زمانہ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے''۔

(میکاہ 2:5)

مسیح کے بارے پیشنگوئیوں کی تعداد

اکثر علماء دین اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ تین سو کے لگ بھگ پرانے عہدنامہ میں ایسی پیشنگوئیاں ہیں جو مسیح کی پہلی آمد کے متعلق لکھی گئیں۔ تاہم یہ تین سو پیشنگوئیاں مختلف نہیں

ہیں۔ بہت سی پیشنگوئیاں جس طرح کے ''مسیح ابرہام'' کی نسل سے پیدا ہوگا۔ اس پیشنگوئی کو کئی بار دہرایا گیا ہے۔

ان پیشنگوئیوں کو جو دہرائی گئی ہیں، ان کے علاوہ صرف 109 پیشنگوئیاں باقی رہ جاتی ہیں جو مسیح کی آمدِ اول کے متعلق کی گئی ہیں۔

تو نئے عہد نامہ میں بھی مسیح کی آمدِ اول کی بابت پیشنگوئیاں جو اناجیلِ اربعہ میں موجود ہیں، ان کا ذکر سبق 11 میں اچھی طرح کیا گیا ہے۔

پرانے عہد نامہ میں کی گئی نبوتیں

ایک ایسی آؤٹ لائن مہیا کی گئی جو پرانے عہد نامہ میں کی گئی پیشنگوئیوں کو بڑی اچھی طرح بیان کرتی ہے جو مسیح کی آمدِ اول کے لئے کی گئی ہے۔ ان پیشنگوئیوں کو اس طرح درجہ بندی کر دی گئی جو ہمارے خداوند کی زندگی تاریخ کے ساتھ منسلک ہیں ہر ایک معاملہ میں پرانے عہد نامہ کے برے ذریعہ سے ان کو پڑھا جاتا ہے۔ اور پھر اس کو نئے عہد نامہ میں پیشنگوئی کے پورے ہوتے واقعات کو پیش کیا جاتا ہے کہ یوں خداوند کی زندگی میں سب کی گئی پیشنگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔

یہ بڑی دلچسپی کی بات ہے کہ مسیح کی موت کے بارے جو بھی پیشنگوئیاں کی گئی تھیں وہ سب کی سب 24 گھنٹوں کے اندر اندر پوری ہوگئیں۔

مسیح کا نسب نامہ

☆ بطور انسان۔سم کی نسل سے (پیدائش 26:9 ، لوقا 36:3)۔
☆ ابرہام کے وسیلہ سے (پیدائش 3:12 ، متی 1:1)۔
☆ ابرہام کے بیٹے اضحاق سے (پیدائش 21:17 ، لوقا 3:33-34)۔
☆ یسّی کے خاندان سے (یسعیاہ 1:11 ، متی 6:1)۔
☆ داؤد کے گھرانے سے (یرمیاہ 5:23 ، لوقا 3:31-32)۔

مسیح کی پیدائش اور بچپن

☆ اس کی جائے پیدائش (میکاہ2:5 ، متی1:2)۔

☆ مسیح کی پیدائش پر ظاہر ہوگا (گنتی17:24 ، متی2:2)۔

☆ مسیح کنواری سے پیدا ہوگا (یسعیاہ14:7 ، لوقا1:34-35)۔

☆ مسیح کی پیدائش پر اسے تحائف دیئے گئے (زبور72:10-11 ، متی2:1-11)۔

☆ بیت الحم میں بچوں کا قتلِ عام (یرمیاہ31:15 ، متی2:16)۔

☆ مصر میں عارضی قیام (ہوسیع11:1 ، متی2:14-15)۔

مسیح کی زندگی اور خدمت

☆ پیدائش ہی سے معمور مسح کیا گیا(یسعیاہ11:1-2 ، لوقا2:46-47)۔

☆ ایک نبی نے مسیح کی خدمت کو آگے بڑھانے کا کام کیا تا کہ اس کے راستوں کو ہموار کرے (یسعیاہ40:3 ، متی3:1-3)

☆ شیطان کے ساتھ جنگ (پیدائش3:15 ، متی4:1)۔

☆ خدمت کا مرکز غیر اقوام (یسعیاہ9:1 ، متی4:13)۔

☆ موعوہ نبی (استثنا15:15-18 ، متی21:11)۔

☆ معجزات کرنے والا (یسعیاہ11:2 ، یوحنا3:2)۔

☆ حلیم اور دل کا فروتن (زکریاہ9:9 ، فلپیوں2:8)۔

☆ غریبوں کو انجیل کی خوشخبری سنانے والا (یسعیاہ61:1 ، متی11:4-5)۔

☆ بیماروں کو شفا دینا (یسعیاہ53:4-5 ، متی8:16-17)۔

☆ یہودیوں کا مسیح کو رد کرنا (زبور69:7-8 ، یوحنا1:11)۔

☆ غیر اقوام کا مسیح کو قبول کرنا (ہوسیع2:23 ، اعمال28:28)۔

مسیح کی ذاتِ فطرت

☆ اس کا مقصد قدیم الایام سے ہے (میکاہ 2:5 ، یوحنا 1:1-14)۔

☆ اس کی ذات الٰہی ذات تھی (یسعیاہ 6:9 ، یوحنا 30:10)۔

☆ اس کی ذات انسانی تھی (زبور 5:8 ، یوحنا 14:1)۔

☆ مسیح ابنِ خدا تھا (زبور 7:2 ، متی 17:3)۔

☆ مسیح قربانی کا برہ (یسعیاہ 7:53 ، یوحنا 29:1)۔

☆ مسیح گناہوں کو اٹھالے جاتا ہے (یسعیاہ 53:4-6 ، 1 پطرس 24:2)۔

مسیح کی موت

☆ گدھے پر سوار ہوکر یروشلیم میں داخل ہونا (زکریاہ 9:9 ، یوحنا 12:12-15)۔

☆ یسوع کے ایک دوست نے دھوکہ سے گرفتار کروا دیا (زبور 41 : 9 ، متی 26:20-21)۔

☆ چاندی کے تیس سکوں کے بدلے بیچا گیا (زکریاہ 12:11 ، متی 26:14-15)۔

☆ اس کے شاگرد اس کو چھوڑ گئے (زکریاہ 7:13 ، متی 26:55-56)۔

☆ اس کی رسوائی کی گئی (یسعیاہ 6:50 ، متی 26:27)۔

☆ صلیب پر موا (زبور 16:22 ، لوقا 33:23)۔

☆ دوپہر کے وقت اندھیرا چھا گیا (عاموس 9:8 ، متی 45:27)۔

☆ فتح کی پکار (زبور 31:22 ، یوحنا 30:19)۔

☆ امیر آدمی کی قبر میں دفن ہوا (یسعیاہ 9:53 ، متی 27:57-60)۔

مسیح کا مردوں میں سے جی اٹھنا اور آسمان پر چڑھ جانا

☆ مسیح کا مردوں میں سے جی اٹھنا (زبور 10:16 ، مرقس 6:16)۔

☆ مسیح کا آسمان پر چڑھ جانا (زبور 18:68 ، اعمال 9:1)۔

☆ مسیح یسوع آسمان پر اٹھایا گیااور خدا کی دہنی طرف جا بیٹھا (زبور110:1 ، مرقس 19:16)۔

حیران کن اور تعجب خیز تکمیل

یہ تو صرف 109 میں سے 41 نبوتیں ہیں جو حیران کن اور تعجب خیز طریقہ پر مسیح یسوع کی زندگی میں پوری ہوگئی ہیں۔

یقیناً خداوند یسوع کی زندگی میں 1950 میں ایک پروفیسر جو حساب اور علمِ فلکیات کا ماہر تھا، اس کا نام پیٹر سٹونر *Peter Stoner* تھا۔

سٹونر نے مسیح کی بابت آٹھ پیشنگوئیوں کو چنا جو بڑی مشہور پیشنگوئیاں مسیح کی بابت کی گئی تھیں۔اس نے گنتی کے حساب سے طاق اعداد کو اکٹھا کیا جو کسی شخص کی زندگی میں دس پر تقسیم ہوں۔

مسیح یسوع کی زندگی میں تمام نبوتوں کا پورا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ جو کچھ خداوند یسوع کے اپنے لئے کہا گیا وہ یقیناً صحیح کہا گیا یعنی یہ کہ مسیح یسوع جسم میں خدا تھا۔

''اس میں کلام نہیں کہ دین داری کا
بھید بڑا ہے یعنی خدا جسم میں ظاہر ہوا''
(1 تیمتھیس 16:3)

عظیم مسیحا - مختلف پیراگراف

پرانے عہد نامہ کا جو سب سے عظیم حصہ پایا جاتا ہے وہ یسعیاہ 53 باب ہے۔اس میں لکھا گیا ہے کہ مسیح مردِ غمناک اور رنج کا آشنا اور وہ ستایا گیا تو بھی اس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا، جس طرح برّہ، جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں۔حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے باعث گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔وہ ہمارے لئے خطا کی قربانی کے طور پر

قربان ہوا۔ وہ شریروں کے ساتھ موا، لیکن وہ ایک دانشمند آدمی کی قبر میں دفن ہوا۔ وہ اپنی موت کے باوجود بھی زندہ رہے گا۔ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ لیکن جب اس کی جان گناہ کی قربانی ہونے کے لئے گزرانی جائے گی، تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔

تو خلاصہ یہ ہے کہ اس نے اپنی جان موت کے لئے انڈیل دی۔ وہ خطا کاروں کے ساتھ شمار کیا گیا۔ تو بھی اس نے بہتوں کے گناہ اٹھا لئے اور اس نے خطا کاروں کی شفاعت کی۔ یعنی یہودیوں اور غیر اقوام کی شفاعت کی۔

***

سوالات

1) یہودی ربیوں (یہودی علماء) کا یہ کہنا ہے کہ یسعیاہ 53 باب قوم اسرائیل کا بیان کرتا ہے۔ اس حوالہ یعنی یسعیاہ 53 باب کو پھر سے پڑھیں اور بتائیں کہ آپ اس کے متعلق کیا سمجھتے ہیں؟۔

____

____

____

____

2) آپ کا پیٹر سٹونر کی بابت کیا خیال ہے؟ کیا آپ اس سے متفق ہیں؟

____

____

____

____

3) زبور 22 کو شروع سے پڑھیں۔اس زبور میں مسیح کی صلیبی موت کا ذکر ہے۔کیا آپ بتائیں گے کہ مسیح کی موت یعنی صلیبی موت کے متعلق اس زبور میں پائی جاتی ہے؟

____

____

____

____

4) بعض کا خیال ہے کہ یسوع نے اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے چند نبوتوں کو پورا کیا جیسے متی 7:21 اگر وہ صرف انسان ہی تھا تو کیا پھر وہ سب پیشنگوئیوں کو اپنے مقصد کے لئے پورا کر سکتا تھا؟۔اس نے اپنی جائے پیدائش کے متعلق کی گئی پیشنگوئی کو کس طرح پورا کیا؟۔

5) سب سے پہلی پیشنگوئی جو مسیح کے متعلق کی گئی وہ پیدائش 15:3 میں کی گئی ہے۔اس کا سمجھنا آسان نہیں ہے، کیونکہ یہ مثالی اور استعاری زبان میں کی گئی ہے لیکن آپ اس پیشنگوئی کو کس طرح سمجھتے ہیں؟۔

***

سبق نمبر 8

Two Cornerstone Prophecies

پیشنگوئی دو کونے کے سرے کے پتھر

حقیقت: ''حضرت دانی ایل کی کتاب میں
دو پیشنگوئیوں کا ذکر ہے جو دانی ایل کے وقت سے شروع
ہو کر مسیح کی آمدِ ثانی تک کے حالات پر سے پردہ اٹھاتی ہے''۔

کلیدی آیت:

''اور اس نے مجھ سے کہا اے دانی ایل عزیز مرد
جو باتیں میں تجھ سے کہتا ہوں سمجھ لے اور سیدھا کھڑا
ہو جا کیونکہ اب میں تیرے پاس بھیجا گیا ہوں اور جب
اس نے مجھ سے یہ بات کہی تو میں کانپتا ہوا کھڑا ہو گیا۔
(دانی ایل 11:10)

ایک عزیز مرد

عبرانی پاک صحائف میں حضرت دانی ایل کو عزت دے کر پکارا گیا ہے اور اسی حضرت نوح اور حضرت ایوب کے ساتھ حزقی ایل 14:14۔ تو جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے وہی حزقی ایل

کی کتاب میں بھی کہا گیا ہے۔

یہ وہ آدمی ہے جسے خدا نے خصوصاً دو پیشنگوئیاں دیں جن کا اندراج پرانے عہد نامہ میں موجود ہے۔'' ایک نبوت بادشاہوں کے لئے'' جو حضرت دانی ایل نے اپنی کتاب کے 2:31-35 میں رقم کی ہے۔ دوسری نبوت عموماً 70 ہفتوں یعنی 7 X 70=490 سال اسے آپ دانی ایل 9:24-27۔

یہ نبوتیں نبیاد ہیں۔ دانی ایل کے وقت سے لے کر خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی تک کے حالات پر پردہ اٹھاتے ہیں اور ستر ہفتوں 7 X 70 = 490 خداوند کی پہلی آمد کی بھی خبر دیتے ہوئے ان حالات سے بھی پردہ اٹھاتے ہیں۔ دانی ایل کے وقت سے لے کر مسیح کی پہلی آمد تک کیونکہ تقریباً سب علماء بائبل ان پیشنگوئیوں پر اتفاق کرتے ہیں۔

سلطنتوں کے بارے نبوت

یہودیوں کی اسیری کے اولین ایام 603 ق م میں نبوکدنضر بادشاہ نے ایک خواب دیکھا جس سے اس کا دل نہایت گھبرا گیا (دانی ایل 2:1-16)۔ دانی ایل یہودی اسیروں میں سے ایک تھا۔ اسے اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ بابل کے رہنما اس کی تعبیر کی صلاحیت سے واقف ہیں اور پھر اسے ہیبت ناک خواب کی تعبیر کے لئے طلب کیا گیا جو خدا نے نبوکدنضر بادشاہ کو دکھایا تھا۔

بابل کے بادشاہ نے جو خواب دیکھا تھا اس کے لئے اس نے ایک عجیب اور غیر معمولی بات کا مطالبہ کیا۔ بادشاہ نے اپنے دربار کے نجومیوں، فالگیروں اور ساحروں سے یہ مطالبہ کیا کہ اسے وہ خواب جو اس نے رات کو دیکھا بتائیں اور اس خواب کی تعبیر بھی بیان کریں اور حکم دیا کہ اگر وہ یہ کام نہ کر سکے تو ان کو تہ تیغ کر دیا جائے گا۔ جب یہ بات دانی ایل نبی تک پہنچی تو اس نے بادشاہ کو پیغام بھجوایا کہ بابل کے نجومیوں، حکمیوں اور دانشوروں کو قتل نہ کیا جائے۔ میں دانی ایل بادشاہ کو اس کا خواب اور اس کی تعبیر بتاؤں گا (دانی ایل 2:14-16)۔

جب بادشاہ نبوکدنضر دانی ایل کو ایک موقع دینے کو رضامند ہو گیا تو یہ نوجوان (دانی ایل

نبی) اور اس کے ساتھی اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز ہو گئے اور انہوں نے بڑی رقت آمیزی کے ساتھ خدا ذوالجلال کے آگے دعا کی اور کہا ''اے ہمارے خدا یہ بھید ہم پر کھول دے'' (دانی ایل 2:18-17) تا کہ یہ قوم جان لے کہ تو ہی کائنات کا خدا ہے۔ خدا نے ان کی دعا کو سنا اور فوراً ہی اس بھید کو دانی ایل نبی پر رات کو ایک رویہ میں کھول دیا (دانی ایل 2:19)۔

جب دانی ایل نبی کو نبوکدنضر بادشاہ کے حضور لایا گیا تو اس نے (دانی ایل نبی) خواب کی تفصیلات کو بیان کرنا شروع کر دیا کہ بادشاہ نے خواب میں ایک بہت بڑی انسانی مورت کو دیکھا جو دھاتوں کے تسلسل سے بنائی گئی تھی۔ جسکا سر خالص سونے کا تھا، سینا اور بازو چاندی کے اور اس کی رانیں پیتل کی اور ٹانگیں لوہے کی تھیں۔ وہ مورت ایک میدان میں ایک خطرناک بنیاد پر کھڑی تھی۔ مورت کے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے۔ جب کہ نبوکدنضر بادشاہ اسے حیرانی سے دیکھ رہا تھا، تو ایک پتھر ہاتھ لگائے بغیر ہی کاٹا گیا اور اس مورت کے پاؤں پر لگا اور اس مورت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور وہ پتھر جس نے اس مورت کو توڑا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور تمام دنیا پر پھیل گیا (دانی ایل 2:31-35)۔ دانی ایل نبی نے اس بات کا بیان کیا کہ رویا کا تعلق زمانہ، بھید بلکہ آخیر زمانہ کے بھید کے ساتھ ہے (دانی ایل 2:28)۔ اس نے اس بات کا بھی یقین کیا کہ سونے کے سر سے بابل کی سلطنت مراد ہے۔ اس کے بعد ایک اور سلطنت برپا ہو گی جسے چاندی سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ ایک اور بادشاہی جسے پیتل کی رانوں کی مثال دی گئی ہے، وہ اس پہلی سلطنت کو ختم کر دے گا۔ آخری بادشاہی کو لوہے کی ٹانگوں سے تشبیہہ دی گئی ہے (دانی ایل 2:36-40)۔ اس کے بعد دانی ایل نبی پر یہ بھی ظاہر کیا کہ چاندی کی سلطنت سے مراد مادی اور فارسی سلطنت ہے جسے بعد میں یونان کے اسکندرِ اعظم نے منظر سے ہٹا دیا (دانی ایل 8:1-8 اور 8:20-21)۔ لوہے کی ٹانگوں نے جس بادشاہی کی نمائندگی کی اسے کبھی بھی پہچانا نہیں گیا۔ تاہم تواریخی صفحات اور واقعات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوہے جیسی مضبوط سلطنت رومی سلطنت ہی تھی۔ یہ آخر کار مشرقی اور مغربی دو حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی۔

لوہے اور مٹی سے بنے ہوئے پاؤں کے متعلق نبی نے یہ کہا کہ سلطنتِ انسانیت (بنی

نوح انسان) کی آخری سلطنت ہوگی۔ جو کچھ قوی ہوگی اور کچھ کمزور ہوگی۔ پھر دانی ایل نبی نے یہ بھی کہا کہ نبی نوح انسان کی یہ آخری سلطنت اچانک تباہ و برباد کردی جائے گی۔ اسے بالکل مٹا دیا جائے گا۔

''پھر آسمان کا خدا ایک ایسی سلطنت کو قائم کرے گا جو کبھی بھی ختم نہ ہوگی اور اس کی یہ حکومت کسی دوسری حکومت کے حوالہ نہ کی جائے گی بلکہ وہ ان تمام مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست و نابود کردے گی اور ابد تک قائم و دائم رہے گے'' (دانی ایل 2:44-45)۔

اس کے پچاس سال بعد اسی رویہ کے نتیجہ میں خدا نے دانی ایل کو ایک اور رویہ دکھائی۔ تاہم اب اس نے ایک سونے کی مورت کی بجائے دنیا کو اجاڑنے والے حیوانوں کو دیکھتا ہے۔ اس کو ظاہر کرتا ہے کہ خدا کس طرح انسان کے منصبوں کو تہس نہس کردیتا ہے۔ یعنی انسانی سلطنوتوں کو اکھاڑ دیتا ہے (دانی ایل 8:1-13, 20, 27)۔

اب ذرا دل تھام کر خواب کی تفسیر دیکھ
سامنے تقدیر کے رسوائی تدبیر دیکھ
﴿ مترجم ﴾

نبوت کے اندر حتمی طور پر ایک ایسا عرصہ پایا جاتا ہے جس کے متعلق تاریخ خاموش ہے۔ تاہم اس کے ساتھ لوہے اور مٹی سے ملے جلے مادہ سے بنے ہوئے پاؤں (کی سلطنت) کے ساتھ کوئی واسطہ پایا جاتا ہے۔ خصوصاً آخری دنوں کے ساتھ اے ملینی اسٹ جو لوگ مسیح خداوند کی زمین پر ہزار سالہ بادشاہی کو نہیں مانتے، ان کا کہنا ہے کہ زمین پر خداوند یسوع مسیح کے لئے اس کی کلیسیا بادشاہی کرے گی۔ لہٰذا وہ نبوتی خلا پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ ''پتھر'' کلیسیا کی نمائندگی کرتا ہے اور کلیسیا رومی سلطنت کو تباہ کرے گی اور تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔ مسیحیت نے رومی سلطنت کو برباد کرنے کی بجائے اسے مستحکم کرنے میں مدد کی۔

اگر چہ کلیسیا تمام دنیا میں پھیل چکی ہے، تاہم یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ اس دنیا کی سلطنت کو ختم نہیں کر سکی۔ اور بائبل مقدس بھی یہ تعلیم نہیں دیتی کہ یہ کلیسیائی زمانہ تا ابد قائم رہے گا۔ حقیقت میں بائبل تو یہ تعلیم دیتی ہے کہ جب کلیسیا آسمان پر اٹھالی جائے گی تو یہ وقت چیخ و پکار کا مقام ہوگا۔ دانی ایل کو خدا نے آخری زمانہ کی بابت بھی بتایا (دانی ایل 19:8 ، 14:10 ، 9-4:12)۔

ستر ہفتوں کے سال

ستر ہفتے = 490 دن اور ایک دن = ایک سال یعنی 490 = 490 سال

اس بات کو پچیس سال بعد خدا نے دانی ایل نبی پر ظاہر کیا۔ جو کچھ نبوکدنضر بادشاہ کے خواب کے متعلق اس نے بادشاہ کو بتایا کہ مستقبل میں کیا کچھ ہونے والا ہے۔ اور اس نبوتِ بائبل کو ستر ہفتوں کے سالوں کی نبوت کہا جاتا ہے۔ ''جو 490 سال کے عرصہ پر محیط ہے'' (دانی ایل 27-24:9)۔ اگلے صفحات پر ڈایاگرام دیکھیں!۔

جبرائیل کی معرفت دانی ایل نبی کو پیشنگوئی دی گئی (دانی ایل 9:20-23)۔ دانی ایل کو یہ بتایا گیا کہ خدا یہودی لوگوں کے درمیان چھ اہداف ان 490 سالوں میں پورا کرے گا (دانی ایل 24:9)۔ ان اہداف کا ذکر کیا گیا ہے:

☆ خطا کاری اور گناہ کا خاتمہ ہو جائے (مسیح کے خلاف یہودیوں کی بغاوت کا خاتمہ)۔
☆ گناہ کا خاتمہ (یہودیوں کی توبہ اور مسیح کو قبول کرنے سے)۔
☆ بدکرداری کا کفارہ دیا جائے (مسیح کی قربانی کے وسیلہ سے)۔
☆ ابدی راست بازی قائم ہونے سے (مسیح کی بادشاہی قائم ہونے سے)۔
☆ رویہ اور نبوت پر مہر (مسیح کی بابت سب نبوتوں کے پورے ہونے سے)۔
☆ پاک ترین مقام ممسوح کیا جائے گا (ہزار سالہ ہیکل کی تعمیر سے جس کا ذکر حزقی ایل 2-1:43)۔

خدا نے دانی ایل کو بتایا کہ ''490 سال کا عرصہ یروشلیم کی بحالی کی تعمیر کے حکم سے شروع

ہوگا'' (دانی ایل 9:25)۔ یہ بات خداوند نے دانی ایل کو بتائی کہ جب 69 ہفتوں کے سال یعنی 483 سال ہو جائیں گے تو مسیح آئے گا اور قتل ہو جائے گا (دانی ایل 9:26)۔ پھر اس کے بعد ہیکل مسمار کر دی جائے گی (دانی ایل 9:26)۔ سالوں کا آخری ہفتہ (عرصہ سات سال) اس وقت شروع ہوگا جو لکھا ہے کہ ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ شہرِ مقدس کو مسمار کریں گے۔ یہ بادشاہ جعلی یعنی مخالفِ مسیح ہوگا۔ وہ ایک ہفتہ کے لئے اسرائیل کے ساتھ ''عہد قائم کرے گا'' (دانی ایل 9:27)۔

یہ ایک بات کے لئے حیران کن نبوت ہے۔ اس نبوت میں مسیح کی پہلی آمد کی خبر دی گئی ہے۔ علماء دین تاریخی طور پر اس کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے اور تین ممکنہ تاریخیں دی جاتی ہیں۔ تاہم آپ کسی بھی تاریخ کو استعمال کریں تو پھر بھی 483 سال ہی بنتے ہیں۔ جب ''مسیح'' قتل ہوا چاہے آپ اس کو اپنی خدمت یا پھر فتح مندی سے یروشیلم میں داخلے کے وقت۔

یہ تو ایک اچانک معاملہ کھڑا ہو گیا ہے کیونکہ یہ تو یہودیوں کے اپنے ایک پیغمبر نے پیشنگوئی کی کہ ''مسیح 70 ء سے پہلے آئے گا جب رومیوں نے ہیکل کو مسمار کر دیا۔

جو خداوند مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کو نہیں مانتے، ان کا یہ کہنا ہے کہ ''آخری ہفتہ'' تو مسیح کی صلیب کے بعد شروع ہو گیا تھا۔ لیکن یہ تو ہونا قیاسِ قرین ہے اور مذکورہ چھ ہدف جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے وہ تو یہودیوں کی تاریخ میں 490 ہی میں تو پورے ہوں گے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ ابھی 490 سال نہیں ہوئے ہیں۔ کیونکہ بدکرداری کا ''کفارہ'' ابھی ادا نہیں کیا گیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ دیگر پانچ ہدف پھر قائم نہیں رہیں گے۔

لہٰذا نبوت میں 483 اور 490 کے مابین ضرور خلا ہے اور یہ خلا یقینی طور پر موجودہ کلیسیائی زمانہ یا دور ہے۔ تو آخری سات سال اس وقت نہیں شروع ہوں گے جب تک کہ مخالفِ مسیح یہودیوں کے ساتھ معاہدہ پر دستخط نہیں کرے گا۔ اسی سے سات سال کا عرصہ شروع ہو جائے گا جو بڑی مصیبت کا زمانہ یا دور ہوگا جس کا تفصیلی ذکر مکاشفہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اس وقت کے دوران یہودی لوگوں کا خاتمہ ہونے کو ہوگا اور وہی زمانہ ان کو توبہ کی طرف مائل کرے گا اور اسی

وقت وہ یشوع (یسوع) کو اپنا نجات دہندہ اور مسیحا قبول کریں گے (زکریاہ 10:12 ، متی 39:23)۔

نبوتِ خلا کے لحاظ سے اس طرح سوچیں کے ایک فٹ بال ٹیم کے پاس ایک گھنٹے میں چار حصے ہیں۔ تاہم اکثر فٹ بال کھیلیں تین گھنٹے تک چلتی رہتی ہیں؟ کیوں؟ یہ خلا کے باعث اس خلا کو کھیل کا حصہ نہیں سمجھا جاتا اور پھر ہاف ٹائم بریک بھی ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم بھی اب اس وقت میں جو کھیل کا حصہ نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ کلیسیائی دور خلا کا دور ہے کیونکہ نبی کلیسیائی دور کو نہیں دیکھتا جو قریباً دو ہزار سال کے عرصہ پر مبنی ہے۔

کیونکہ یہ عرصہ 70 ہفتوں کے سال سے الگ ہے۔ وہ بات جو پہلے کہی گئی ہے کہ کلیسیائی دور دانی ایل نبی سے اوجھل رہتا ہے، یہ اسی وقت شروع ہوگا جب مخالفِ مسیح اسرائیل کے ساتھ معاہدہ پر دستخط دے گا۔

مقولہ جات • Quotations

آج کے دور اور ماضی میں بھی ماہرینِ علمِ الٰہیات نہیں ہے جو حضرت دانی ایل کی کتاب کو الہامی نہیں مانتے۔ وہ اس ریکارڈ کو تو صحیح مانتے ہیں۔ کیوں؟ کہ وہ ٹھیک ٹھیک تاریخ کے معاملات پر اترتے ہیں پھر وہ یہ کہہ کہ اپنے آپ کو مطمعن کرتے ہیں کہ انسانی تاریخ واقعات وقوع میں آنے کے بعد یہ کتاب لکھی گئی ہے اور اس کو دانی ایل نبی کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ کتاب بھی دیگر عام کتابوں کو طرح ایک عام کتاب ہی ہے۔

W.A. Criswell (1909-2002). Pastor of First Baptist Church in Dallas, TX.

***

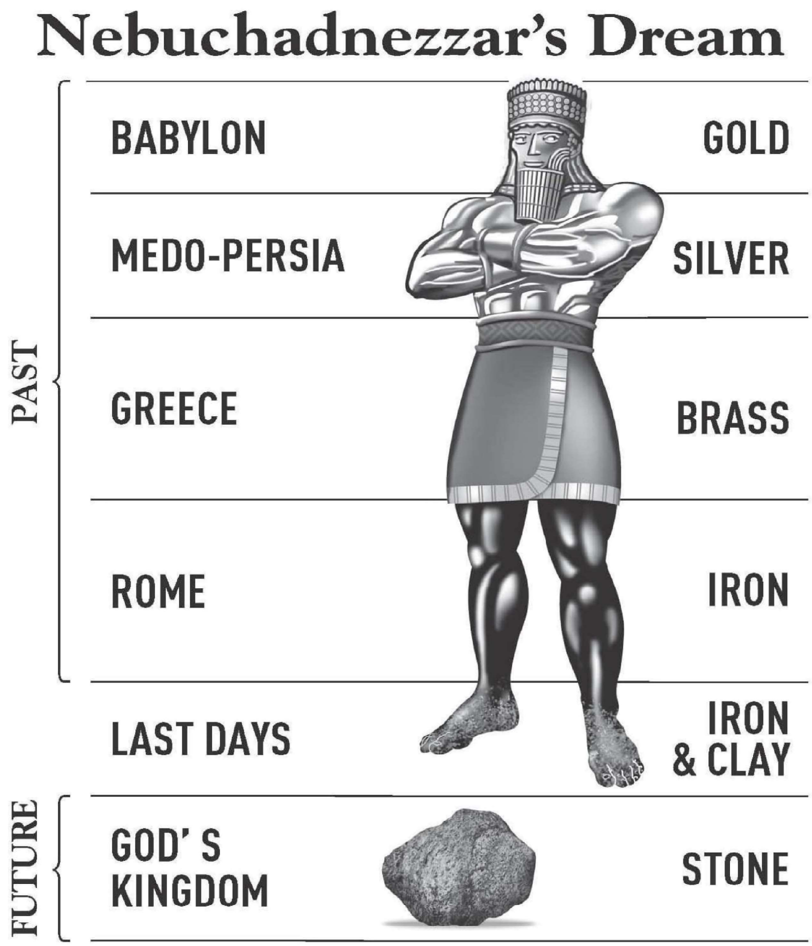
Nebuchadnezzar's Dream
PAST
FUTURE
BABYLON
GOLD
MEDO-PERSIA
SILVER
GREECE
BRASS
ROME
IRON
LAST DAYS
IRON & CLAY
GOD' S KINGDOM
STONE

DANIEL'S SEVENTY WEEKS (Daniel 9:24-27)

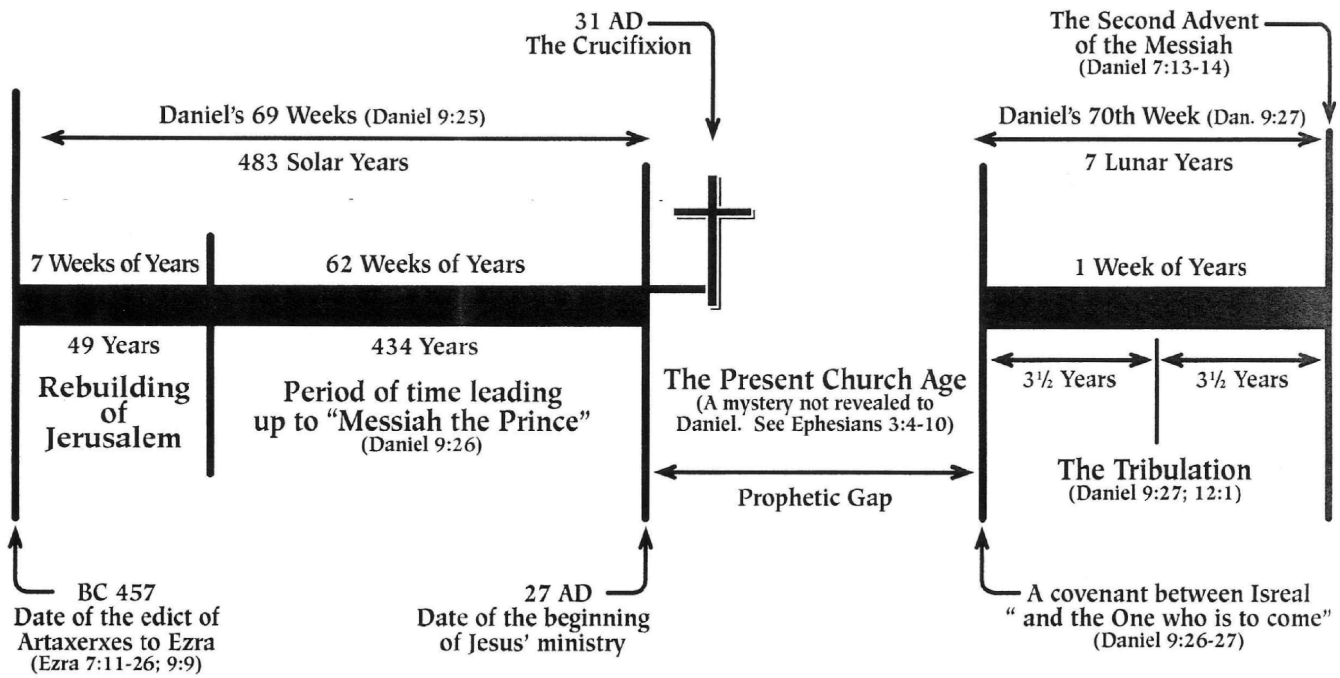

سوالات

1) آپ نے ان دو بنیادی کونے کے سرے کے پتھروں کی نبوتوں سے کیا کچھ سیکھا ہے؟ جن کا ذکر حضرت دانی ایل کی کتاب میں آیا ہے۔

____

____

____

____

2) حضرت دانی ایل کی کتاب 12:8-9 آیت کو پڑھیے اور آپ دیکھیں گے کہ حضرت دانی ایل نے اس رویا کو سمجھ نہ پایا۔ اس کو بتایا گیا کہ ''اے دانی ایل تو اپنی راہ لے، کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور سر بمہر رہیں گی''۔

تو اس طرح کی اور بھی بہت سی نبوتیں پائی جاتی ہیں جن کا سمجھنا بہت ہی مشکل ہے، مثال کے طور پر مکاشفہ 11:3-13۔ تو یہ ایک ایسی نبوت تھی جس کا 1960ء سے ناممکن تھا؟

____

____

____

____

3) آزاد خیال لوگ دانی ایل کی کتاب سے نفرت رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ فوق الفطرت مکاشفہ پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ کتاب خداوند یسوع کی زندگی کے دوران لکھی گئی تھی اور اس اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ کتاب کسی دیگر مصنف کی کارکردگی ہے جس پر

دانی ایل کا لیبل لگا دیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو متی 24:15-21 کو پڑھیں اور پھر دانی ایل 27:9 اور 11:31 اور 12:11۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ دانی ایل میں سے حوالہ دیا گیا وہ ٹھیک ہے؟

4) جو لوگ یہ نہیں مانتے کہ خداوند یسوع پھر اس دنیا میں آ کر ہزار سال تک بادشاہی کرے گا، اور ان کو دانی ایل کی کتاب میں مذکورہ دانی ایل 7:13-14, 18, 27۔ تو اس کے متعلق کیا خیال ہے؟

5) کیا آپ نے دیکھا کہ ستر ہفتوں کے سالوں کی نبوت خداوند یسوع کی دونوں آمدوں پر پوری اترتی ہے اور نبوتوں کا مطالعہ کر کے دیکھیں کہاں دونوں آمدوں کو بیان کرتی ہیں؟

سبق نمبر 9

The Jews in Prophecies

یہودیوں کے بارے نبوت

حقیقت: نبوتِ بائبل اسرائیل پر ''مسیح'' کی دوسری آمد کے متعلق مرکوز ہیں۔

کلیدی آیت:

''کیونکہ تو خداوند اپنے خدا کی مقدس قوم ہے اور خداوند نے تجھ کو روئی زمین کی سب قوموں سے چن لیا ہے تاکہ تو اس کی خاص قوم ٹھہرے''۔

(استثنا 2:14)

خدا کے چنے ہوئے لوگ

یہودی لوگ ابد تک خدا کے چنے ہوئے لوگ ہیں۔ اور اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ''نجات پائے ہوئے یا پھر مخلصی پائے شدہ ہیں''۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے انہیں دنیا میں اپنی گواہی کے لئے چنا ہوا ہے کہ خدا نے انہی کے وسیلہ سے دنیا کو اپنا کلام دیا ہے اور انہی کے وسیلہ سے ''مسیح'' بھی عطا کیا ہے۔ مسیح دنیا کی تاریخ کا مرکز ہے۔

یہودی قوم ایک گواہ کے طور پر منظرِ عام پر آئی کہ اس کا خدا کے ساتھ ایسا رشتہ وتعلق

ہے۔اسرائیل کے تاریخی اوراق اس منظر نامے سے بھرے پڑے ہیں کہ جب وہ خدااوراس کے کلام کے وفادار ہوتے ہیں تو خدا کی برکات ان پر نازل ہوتی رہتی ہیں اور جب وہ خدا سے بے وفائی یا بغاوت کرتے ہیں تو خدا کی کئی سزائیں ان پر نازل ہوتی ہیں۔اور پھر جب وہ توبہ کرتے اور خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو پھر خدا کی رحمت ان پر نازل ہوجاتی ہے۔

اور یہ سچائی آج کے دن تک موجود ہوتے ہوئے اپنے آپ کو سچ ثابت کر رہی ہے۔ یہودی لوگ آج تک تادیب وتنبیہہ پا رہے ہیں۔اس لئے کہ انہوں نے خداوند یسوع کو بطور مسیح رد کیا۔تاہم نبوتِ بائبل اس بات کا صاف صاف اعلان کرتی ہے کہ یہودیوں کا ایک بہت بڑا بقیہ آخری دنوں میں خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر کے نجات پائے گا(زکریاہ 10:12)۔

نبوتِ بائبل کا پورا ہونا

عبرانی پاک صحائف ان پیشنگوئیوں سے بھرے پڑے ہیں جو یہودیوں کے متعلق کی گئی ہیں۔اکثر نبوتیں پرانے عہد نامہ میں ہی پوری ہوگئی ہیں۔یہ نبوتیں ان نبوتوں میں شامل ہیں کہ شمالی اسرائیل کی اقوام اسوری لوگوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوجائے گی (یسعیاہ 8:1-10)۔اور یہوداہ کی جنوبی سلطنت کو بابلی لوگ اسیر کر کے لے جائیں گے(یسعیاہ 6:39)۔یرمیاہ نبی نے بھی یہ نبوت کی تھی کہ بابلی لوگ یہوداہ کے لوگوں کی 70 سال تک رہے گی (یسعیاہ 8:25-12)۔

پرانے عہد نامہ کے منظر میں ہر جگہ بادشاہوں کو مسلسل یہ بات یاددلائی جاتی رہی۔میکاہ نبی نے شاہِ اسرائیل اخیب اور شاہِ یہوداہ یہوسفط کو بتایا کہ تم اس جنگ میں شکست کھاؤ گے اوراسی طرح یسعیاہ نبی نے حزقیاہ بادشاہ کو یہ بتایا کہ یروشلیم کو اسور کا بادشاہ فتح نہیں کر سکے گا۔میں نے اس کا مجھ پر جھنجھلانا سن لیا ہے۔میں اس کے جبڑوں میں آنکڑے ڈال کر جس راہ سے وہ آیا اسے اسی راہ سے واپس بھیج دوں گا۔میں خداوند خدا نے یوں فرمایا (یسعیاہ 6:37-7)۔ناتن نبی نے حضرت داؤد کو یہ بات بتائی۔اس نے گناہ کے سبب سے جو بات تو نے بیت سبع کے ساتھ کیا یہ

بیت سبع سے پیدا شدہ بچہ مر جائے گا اور تو بغاوت کا سامنہ کرے گا (2 سموئیل 12:7-15)۔

آخری زمانہ کی نبوتیں

یہودیوں کی بابت کی گئی نبوتیں جو آخری زمانہ کی بابت کی گئی ہیں وہ عبرانی پاک صحائف میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح نئے عہد نامہ میں وہ نمایاں طور پر دیکھی جا سکتی ہیں۔ ان میں سے چار بیسویں صدی کے شروع میں پوری ہو چکی ہیں۔

☆ **یہودیوں کا ساری دنیا میں بکھر جانا یا تتر بتر ہو جانا**

یہودیوں کو بار بار تنبیہہ کی گئی کہ اگر وہ اپنے عہد پر جو خدا نے تمہارے ساتھ باندھا ہے قائم نہ رہے تو تم ساری دنیا میں تتر بتر ہو جاؤ گے۔ حضرت موسیٰ کے الفاظ پر غور کریں۔ ''اور خداوند تم کو زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام قوموں میں پراگندہ کرے گا'' (استثنا 64:28)۔

☆ **یہودیوں کا ستایا جانا**

پھر حضرت موسیٰ کے الفاظ پر دھیان دیں۔

''ان قوموں کے بیچ تجھ کو چین نصیب نہ ہوگا اور تیرے پاؤں کے تلوے کو آرام نہ ملے گا بلکہ خداوند تجھ کو دل لرزاں اور آنکھوں کی دھندلاہٹ اور جی کی کڑھن دے گا'' (استثنا 65:28)۔

☆ **اجاڑ اور ویرانگی**

''اور میں تم کو غیر قوموں میں پراگندہ کروں گا اور تمہارے پیچھے پیچھے تلوار کھینچ رہوں گا اور تمہارا ملک سونا اور ویران ہو جائے گا اور تمہارے شہر ویران ہو جائیں گے'' (احبار 33:26)۔
اور حضرت موسیٰ نے اس بات کی اس طرح وضاحت کی۔

''اور آنے والی پشتوں میں تمہاری نسل کے لوگ جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے اور

پردیسی بھی جو دور کے ملک سے آئیں گے جب وہ اس ملک کی بلاؤں اور خداوند کی لگائی ہوئی بیماریوں کو دیکھیں گے کہ سارا ملک گویا گندھک اور نمک بنا پڑا ہے اور ایسا جل گیا ہے کہ اس میں نہ تو کچھ بویا جاتا ہے اور نہ کسی قسم کی گھاس اگتی ہے'' (استثنا29:22-23)۔

☆ **حفاظت اور تحفظ**

لیکن خدا نے عجیب طریقہ سے یہودیوں کی حفاظت اور تحفظ کا وعدہ کیا تھا کہ ان کے ساری دنیا میں مارے مارے پھرنے کے بعد خدا نے فرمایا ہے

''کہ جس طرح نیا آسمان اور نئی زمین جو میں بناؤں گا میرے حضور قائم رہیں گے اسی طرح تمہاری نسل اور تمہارا نام باقی رہے گا'' (یسعیاہ66:22)۔اسی طرح یرمیاہ نبی نے بھی نبوت کی (یرمیاہ 11:30اور پھر نبی نے نبوت کی۔

''خداوند جس نے دن کی روشنی کے لئے
سورج کو مقرر کیا ہے اور جس نے رات کی
روشنی کے لئے چاند اور ستاروں کا انتظام قائم
کیا ہے۔تو خداوند فرماتا ہے اگر یہ نظام ختم ہو
جائے تو پھر اسرائیل کی نسل بھی میرے سامنے
سے جاتی رہے گی''۔

(یرمیاہ31:35-37)

تو یسعیاہ نبی کس طرح اس بات میں کس طرح خوبصورت رنگ آمیزی کرتا ہے۔''کیا کوئی ماں اپنے شیر خوار بچے کو بھول سکتی ہے؟ اور اپنے رحم کے فرزند پر ترس نہ کھائے؟ ہاں وہ شائد بھول جائے، پر میں تجھے نہ بھولوں گا۔ دیکھ میں نے تیری صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے'' (یسعیاہ49:15-16)۔

تکمیل

خدا نے یہ چاروں نبوتیں گزشتہ 2000 سالوں میں پوری کر دی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ 70ء سے رومیوں نے یروشلیم کو مسمار اور تاخت و تاریک کر دیا اور یہودیوں کو غلام بنا لیا اور وہ ساری دنیا میں آوارہ پھرتے رہے۔ اور نبوت میں جو کچھ کہا گیا ان کے ساتھ وہی ہوا۔ وہ جہاں بھی گئے، ستائے ہی گئے۔ ان پر ظلم پر ظلم ڈھائے گئے اور نازیوں کا یہودیوں پر اس قدر ظلم جو انہوں نے دوسری جنگِ عظیم میں قتلِ عام کیا، اس کی تو مثال بھی نہیں ملتی۔

تاہم خدا نے یہودیوں کو اپنی قدرت سے بچایا اور محفوظ رکھا۔ یہ نبوتِ بائبل تاریخِ عالم میں ایک مثالی نبوت کے طور پر اس کی تکمیل ہوئی۔ اس کے علاوہ اور کوئی قوم بھی اس طرح ہزاروں سال کے بعد کبھی زندہ نہیں ہوئی نہ ہی کوئی اور قوم اس دنیا کے کناروں تک آوارہ نہیں ہوئی۔ لیکن خدا نے یہودیوں کی حفاظت کی اور ان کی قوم کو پھر اپنی پہچان بخشی۔

زمانہِ حال میں پوری ہوئی نبوتیں

ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ خدا ہمارے زمانہ میں جو اس نے آج سے کئی ایک سال پہلے کی تھی اب پوری کرر رہا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا زندہ خدا ہے اور وہ اپنے وعدوں کو پورا کر رہا ہے اور خدا اپنے تخت پر بیٹھ کر تمام دنیا کو اور اس کے معاملات کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔

1) لوگوں کا اکٹھا ہونا

پرانے عہد نامہ میں یہ بات بار بار دہرائی گئی ہے کہ نبیوں نے پیشنگوئی کی ہیں کہ خدا پھر یہودیوں کو یعنی بنی اسرائیل کو اپنے ملک میں واپس لائے گا (یسعیاہ 11:10-12 اور حزقی ایل 36:22-28)۔ یہودیوں کی یہ شاندار دنیا کے چاروں کونوں واپسی کی اعلیٰ اور عظیم تصویر ہے۔ یہ پیشنگوئی ہماری اپنی زندگی میں پوری ہو چکی ہے۔

پہلی جنگِ عظیم نے یہودیوں کی سر زمین کو ان کے لئے تیار کیا۔ یہ اس وقت ہوا جب ملکِ فلسطین سلطنتِ عثمانیہ یعنی ترکوں سے برطانیہ کے قبضہ میں آیا۔ اور برطانیہ کے لوگ یہودیوں کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے تھے۔ اور دوسری جنگِ عظیم میں یہودیوں کے قتلِ عام نے

یہودیوں کے دلوں کو اپنے آبائی ملک کی طرف واپسی کے لئے تیار کر دیا۔

2) اسرائیلی ریاست کا پھر سے قائم ہونا

انبیا اکرام نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جب اہلِ یہود اپنے وطن میں واپس آ جائیں گے تو ان کی ریاست قائم ہو جائے گی (یسعیاہ 66:7-8 اور زکریاہ 12:3-6)۔ یہ کام 14 مئی 1948 کو وقوع میں آیا۔ یہ ایک حتمی اور کونے کے سرے کے پتھر کی پیشگوئی ہے جو ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہوئی۔ یہ ان سب لوگوں کے لئے حیران کن واقعہ ہے جو اپنے دلوں میں ہنستے اور کہتے تھے کہ اسرائیل کبھی بھی بحال نہیں ہوگا اور نہ ہی کبھی ایک کے نام سے جانا جائے گا۔ یہ نبوت بائبل میں پوری ہوگئی ہے۔

3) سرزمینِ اسرائیل کا پھر سے بحال ہو جانا

خدا نے وعدہ کیا تھا کہ جب قوم پھر سے قائم ہو جائے گی تو اسرائیل کی زمین بھی ہری بھری ہو جائے گی (یسعیاہ 2:21-26)۔ اسی طرح حزقی ایل نبی بھی یوں فرماتا ہے کہ ''لوگ کہیں گے کہ یہ سرزمین جو خراب پڑی تھی باغِ عدن کی مانند ہوگئی ہے۔ اور اجاڑ اور ویران اور خراب شہر محکم اور آباد ہو گئے ہیں (حزقی ایل 35:36)۔ جو لوگ ملکِ اسرائیل میں جاتے ہیں وہ یہی بات کہتے ہیں کہ اس ملک میں ایک دفعہ پھر دودھ اور شہد بہتا ہے۔ 20 صدی میں دو سو ملین درخت اسرائیل کی سرزمین میں لگائے گئے۔ تو اسی صدی میں بارش 450% گنا زیادہ ہو رہی ہے اور ملیریا پیدا کرنے والے علاقے اب کاشت کاری کے خوبصورت نخلستان میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ گلیل کی جھیل کے پانی سے ریگستانوں کو سیلاب کیا جا رہا ہے جو ریگستانوں کو چمنستانوں میں بدل رہا ہے۔

4) زبان کا زندہ ہو جانا

جب پہلی صدی میں یہودی ساری دنیا میں بکھر گئے تو انہوں نے عبرانی زبان میں بولنا بند کر دیا۔ جو یہودی یورپ میں رہنے لگے انہوں نے ایک زبان بنام ''یدش *Yiddish*'' (جرمن اور عبرانی زبان کا اتحاد) کو ترقی دی۔ جو یہودی بحیرہِ روم کے علاقے میں مقیم تھے انہوں نے عبرانی

کو ہسپانوی زبان کے ساتھ ملا کر ایک نئی زبان ''لادینو Ladino'' کو ایجاد کیا۔صفنیاہ نبی نے الہام کی راہ سے فرمایا: ''وہ وقت آئے گا جب عبرانی زبان بھی پھر زندہ ہوجائے گی (صفنیاہ 9:3)۔ایک واحد نمونہ ہے کہ کوئی مردہ زبان پھر سے زندہ ہوجائے اور لوگ اسے بولنا شروع کردیں۔ جس شخص کو خدا نے زبان کو زندہ کرنے کے لئے استعمال کیا اس کا نام ''الیعزر بن یہوداہ'' تھا جو 1858ء تا 1922ء تک زندہ رہا۔

5) یروشلم پر پھر سے قبضہ

خداوند یسوع نے فرمایا تھا دورِ جدید کے نشانوں میں اس کی دیدنی دوسری آمد اس وقت ہوگی جب اسرائیل پھر سے قائم ہوجائے گا (لوقا 24:21)۔اور یہ واقعہ 7 جون 1967 میں چھ دن کی جنگ میں رونما ہوا۔

6) فوجی قوت

زکریاہ نبی نے یہ پیشنگوئی کی ہے کہ جب یہودی پھر سے اپنے ملک میں آکر بسیں گے تو پھر وہ بے پناہ فوجی قوت کے مالک ہوں گے۔وہ گویا ''پولوں کے درمیان جلتی مشعل کی مانند ہوں گے''۔اور یہ کہ وہ اپنے چاروں طرف کے لوگوں کو ''بھسم'' کردیں گے (زکریاہ 6:12)۔کیا اس پیشنگوئی کی تکمیل کے لئے کچھ کہنے کی ضرورت ہے؟

7) عالمی سیاست پر توجہ مرکوز

اسرائیل کی بابت خداوند کی بارِ نبوت خداوند کو بطور مرکزی نکتہ کے تحت استعمال کیا کہ آخری زمانہ کی سیاست میں کیا کچھ وقوع میں آنے والا ہے (زکریا 3:12 ، 9-1:14)۔یہ اس وقت سے پورا ہونا شروع ہوا جب عربوں نے 1973ء میں تیل کا بائیکاٹ کیا تھا۔تیل کا کاروبار اور تیل کا مہیا کرنا بند کردیا۔تو مغربی ملکوں نے اچانک محسوس کیا کہ ہم تو عرب تیل پر انحصار کرتے ہیں۔تو مغرب نے عربوں کی حمایت کا اعلان کردیا۔

مستقبل کی پیشنگوئیاں

جب ہم یہودیوں کے ساتھ پرانے وعدوں کی تکمیل کا بیان کرتے ہیں کہ وہ بڑے بڑے وعدے ہماری آنکھوں کے سامنے پورے ہو رہے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا خدا ان تمام وعدوں کو بھی جو پورے ہونے والے ہیں اس طرح پورا کرے گا جو ابھی تعبیر نہیں ہیں۔ خدا اسرائیل کے ساتھ باقی وعدوں کو بھی پورا کرے گا۔

1) مصیبت

خداوند یہودیوں کو ایک غیر متوازی مصیبت میں ڈالے گا (استثنا 30:4)۔ جس میں یہودیوں کا دو تہائی حصہ تباہ ہو جائے گا (زکریاہ 13:8-9)۔ جس کا مقصد ''بقیہ'' جو بچ رہے گا اس کے دلوں کو نرم کرنا ہوگا کہ وہ ''یسوع'' کو اپنا مسیحا قبول کر لیں۔

2) نجات

یہودیوں کا ایک ''بقیہ'' اس پر نگاہ کرے گا جسے انہوں نے چھیدا تھا۔'' اور اسے اپنا خداوند اور نجات دہندہ قبول کرے گا'' (زکریاہ 12:10 ، رومیوں 11:1-6 اور 11:25-29)۔

3) برتری اور فضیلت

خدا اس وقت سب ایمان لانے والے یہودیوں کو اسرائیل میں جمع کرے گا جہاں وہ ہزار سالہ بادشاہی کے زمانہ میں دنیا کی قوموں میں قومِ اول کے طور پر قائم ہوں گے (استثنا 26:1-13 ، 2 سموئیل 7:9 ، یسعیاہ 60-62 ابواب ، میکاہ 4:1-7)۔

***

سوالات

1) کیا آپ سوچتے ہیں کہ یہودیوں کے بارے میں اس زمانہ میں پوری ہونے والی بہت سی نبوتیں یہ ثابت کرتی اوراس بات کا نشان ہیں کہ ہم خداوند یسوع کی آمدِ ثانی کے سماں یا موسم میں جی رہے ہیں؟

____

____

____

____

2) نبوتِ بائبل کی نبوتوں میں سے ایک خدا نے حضرت موسیٰ کی معرفت کی جس کا ذکر استثنا 27:4 میں پایا جاتا ہے۔آیت کو پڑھیں اور اپنی رائے کا اظہار کریں۔۔۔خاص کر آخری زمانہ کی بابت۔

____

____

____

____

3) حزقی ایل 44:1-3 اور پڑھیں اور یروشیلم کا مشرقی پھاٹک بند ہے اور پیشنگوئی جو حزقی ایل نبی نے کی اور کیا تاریخ اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ یہ نبوت پوری ہوگئی ہے؟

4) یسعیاہ 66:7-8 میں ایک تشبیہی نبوت پائی جاتی ہے جو یہودی قوم کے متعلق ہے۔ آپ اس کے متعلق کیا سمجھتے ہیں؟

5) زکریاہ 8:1-8 کو پڑھیں۔ آپ کا اس حصہِ کلامِ پاک کی بابت کیا خیال ہے؟

6) آپ کیا سمجھتے ہیں کہ خداوند یسوع نے نبوت کی تھی جس کا ذکر متی 23:37-39 کہ میں جب تک یہودی قوم مجھے اپنا نجات دہندہ قبول نہ کریں گے اس زمین پر واپس نہیں آؤں گا۔

***

سبق نمبر 10

Replacement Theology

علمِ الٰہیات کا متبادل نظریہ

حقیقت: ''بہت سی مسیحی عوام کا یہ ایمان ہے کہ
کلیسیا نے اسرائیل کی جگہ حاصل کر لی ہے
اور خدا نے یہودیوں سے اپنے ہاتھ دھو لئے ہیں''۔

کلیدی آیت:

''پس یہودی کو کیا فوقیت ہے اور ختنہ سے کیا فائدہ؟
ہر طرح سے بہت خاص کر یہ کہ خدا کا کلام ان کے سپرد ہوا۔
اگر بعض بے وفا نکلے تو کیا ہوا؟ کیا ان کی بے وفائی خدا کی
وفاداری کو باطل کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ خدا سچا ٹھہرے
اور ہر ایک آدمی جھوٹا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ تو اپنی باتوں میں
راست باز ٹھہرے اور اپنے مقدمہ میں فتح پائے''۔
(رومیوں 3:1-4)

ابتدائی تاریخ

بہت ہی پہلے کلیسیا کی تاریخ میں یہ بات ترقی کرنے لگی کہ چونکہ یہودیوں نے مسیح کو رد کر دیا تھا، لہٰذاان کواس کی سزادی جائے۔ یہ تعلیم زور پکڑتی گئی۔ یہ بات بڑی تکلیف دہ ہے کہ جب آپ اس پرغور کرتے ہیں کہ کلیسیا تو یہودیت کا ہی ایک ارادہ بن کرابھری۔کلیسیا تو یہودیہ ہی میں یہودیوں کے ذریعہ قائم ہوئی۔تو یہ تو یہودی ہی تھے جنہوں نے مسیح یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا۔اورکلیسیا کے بنیادی دستاویز بھی یہودیوں ہی کے ہاتھ سے تحریر ہوئے۔

لیکن ابتدائی مسیحیوں نے جو خاص کام کئے وہ زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا اور جب کلیسیا یہودیہ کے علاقہ سے آگے بڑھنے لگی تو اس کا پیغام غیراقوام میں دن بدن ترقی کرنے لگا۔تو ان کے دل میں یہودی کلیسیا کے ساتھ قائم رہنے کی کوئی دلچسپی نہ تھی۔ یہ یہودی کلیسیا کی جڑیں ہیں۔ حتیٰ کہ غیراقوام کلیسیا کے اندرنئی پیدا ہونے والی لیڈرشپ نے یہاں تک کہنا شروع کر دیا کہ یہودی تو یسوع کے قاتل ہیں۔مندرجہ ذیل مثالوں پرغور کریں:

☆ اگنیشیس آف انطاکیہ (50ء سے 117ء تک)

اس نے کہا کہ جو پاک شراکت میں حصہ لیتے ، وہ ان کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں جنہوں نے ''یسوع'' کوقتل کیا تھا۔

☆ جسٹن شہید (100ء سے 106ء تک)

اس نے اعلان کیا کہ خدا نے جو عہد یہودیوں کے ساتھ کیا اب ان کے لئے قابلِ حصول نہیں ہے۔اور یہ بھی کہا کہ غیراقوام نے یہودیوں کی جگہ حاصل کر کے ان کی جگہ پرخود قائم ہوگئے ہیں۔

☆ آئیرنیس (130ء سے 202ء تک)

اس نے یہ اعلان کیا کہ اب یہودی خدا کے فضل کے حق دار نہیں ہیں۔

☆ ٹرٹولین (155ء سے 230ء تک)

اس نے یہودیوں پر الزام لگایا کہ یسوع کو انہوں نے قتل کیا اور یہ کہ خدا نے انہیں رد کر دیا ہے۔

☆ یوسی بس (275ء سے 349ء تک)

اس نے یہ تعلیم دی کہ پاک صحائف کے وعدہ تو غیر اقوام کے لئے تھے۔ لعنت یہودیوں کے لئے اس نے کہا کہ ''کلیسیا ہی حقیقی اسرائیل ہے''۔

☆ جان کروسوسٹم (349ء سے 407ء تک)

وہ یہودیوں کے خلاف خطبات دیتا رہا۔ ان میں اس نے کہا کہ ''یہودیوں کا عبادت خانہ صرف قحبہ خانہ اور ایک تھیئٹر ہی نہیں بلکہ یہ ایک ڈاکوؤں کی کھو ہے''۔ اور جنگلی جانوروں کی رہائش گاہ ہے۔ یہودی تو قاتل اور ابلیس کے کارندے ہیں۔

نظریہ بائبل

بائبل کا نظریہ ہے کہ کلیسیا نے اسرائیل کی جگہ نہیں لی بلکہ یہ بات خلافِ عقل ہے۔ اور دراصل سامی نسل کے خلاف ایک حقارت ہے۔

اب پھر رومیوں 3 کو پھر سے ایک دفعہ پڑھیں۔ کیا پولس رسول یہ لکھتے ہیں کہ خدا نے یہودیوں کو ان کی بے ایمانی کی بنا پر رد کر دیا ہے؟۔ لوگ تو جو کچھ ان کو سکھایا گیا ہے اس کی بابت بیان کرتے ہیں اور اپنے عقائد کا اعلان کرتے ہیں اور بس کیونکہ کلیسیا دو ہزار سال تک چلاتی رہی

اور کہتی رہی کہ خدا کا کلام جو فرماتا ہے وہی حق ہے۔

رومیوں 9:1-4 میں پولس رسول کا کہنا یہ ہے کہ جو وعدہ خدا نے یہودیوں کے ساتھ کیا ابھی ان کے لئے قابلِ حصول ہے (رومیوں 9:27)۔ پولس اپنے قارئین کو یقین دلاتا ہے کہ خدا نے پختہ ارادہ کر رکھا ہے کہ یہودیوں کا ایک بقیہ اب ہوگا جو خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کرے گا۔ پھر وہ رومیوں 11:26 میں اس بات کو دہراتا ہے۔ ''کل اسرائیل نجات پائے گا'' اور بقیہ کا حوالہ دیتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ مصیبت کے خاتمہ پر تمام اسرائیل یسوع کو اپنا مسیحا اور نجات دہندہ قبول کریں گے (زکریاہ 12:10)۔

سامی نسل سے دشمنی کا ذریعہ

سامی نسل کی دشمنی کا سب سے بڑا ذریعہ شیطان وابلیس ہے۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔

- ☆ وہ ان کو نفرت سے دیکھتا ہے کیونکہ خدا نے ان کے وسیلہ سے بائبل مقدس اور ''مسیح'' کو مہیا کیا ہے۔
- ☆ ابلیس ان سے نفرت کرتا ہے کیونکہ وہ خدا کی چنی ہوئی قوم ہے۔
- ☆ وہ ان سے اس لئے نفرت کرتا ہے کیونکہ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کا ایک بڑا بقیہ بچائے رکھے گا۔
- ☆ ابلیس ان سے نفرت کرتا ہے کیونکہ خدا ان سے محبت کرتا ہے۔

زبور 129:5-8

آیت نمبر 5: ''صیون سے نفرت رکھنے والے سب شرمندہ اور پسپا ہوں گے''۔

آیت نمبر 6: ''چھت پر کی گھاس کی مانند ہوں جو بڑھنے سے پہلے ہی سوکھ جاتی ہے''۔

آیت نمبر 7: ''جس سے فصل کاٹنے والا اپنی مٹھی کو اور پولے باندھنے والا اپنے دامن کو نہیں

بھرتا''۔

آیت نمبر 8: ''نہ آنے جانے والے یہ کہتے ہیں کہ تم پر خداوند کی برکت ہو''۔

***

سوالات

1) علمِ الٰہیات میں کلیسیا کا یہودیوں کی جگہ حاصل کرنا ایک الزام پر منحصر ہے۔اور وہ الزام یہ ہے کہ یہودیوں نے یسوع کو قتل کیا۔ یہ اس کے قتل کے ذمہ دار ہیں اور خدا نے اپنے ہاتھ یہودیوں کے ساتھ کیئے وعدہ سے دھو لئے ہیں (اعمال 27:4)۔ پھر ان سب آیات کو بھی لکھیں جن میں یہی الزام لگایا گیا ہے؟۔

____

____

____

____

2) مذکورہ بات یعنی کلیسیا اسرائیل کا نعم البدل ہے۔لہٰذا استثنا 1:12 ، زبور 80:30-35 اور زبور 105:8-11۔ان آیات کی بنا پر آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہودیوں نے اپنے حق کو کھو دیا ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہودی قوم اپنا لقب اور اپنا دیس یعنی سرزمین بھی کھو چکی ہے؟۔

____

____

____

____

3) نئے عہد نامہ کا وہ حصہ جو کلیسیائی تاریخ میں سب سے زیادہ نظر انداز کر دیا گیا ہے کیا وہ رومیوں 9-11 ابواب ہیں؟ ان تینوں ابواب کا مطالعہ کریں اور بتائیں کہ یہ تین بات نئے عہد نامہ میں درج ہیں۔ یہ کیوں نظر انداز کئے جاتے ہیں؟

4) The advocates of Replacement Theology کہتے ہیں ہیں کہ یہ کلیسیا اسرائیل کانعم البدل ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے؟ اور یہ بھی بیسویں صدی میں یہودیوں کا اپنے باپ دادا کی سرزمین میں واپس لوٹ آنا یہ تاریخ اور کلیسیا اور بائبل کے مطابق ہے۔'' اسرائیل خدا کی چنی ہوئی قوم ہے'' (یسعیاہ 11:10-12 ، حزقی ایل 37:1-12 اور زکریاہ 10:6-12)۔ آپ کا ان آیات کی بابت کیا خیال ہے؟

5) استثنا 7:6-9 میں یہ کہا گیا ہے کہ یہودی قوم'' خدا کی چنی ہوئی قوم ہے''۔ یہ الفاظ حضرت موسیٰ کے کہے ہوئے ہیں اور ان الفاظ کی بہت سالوں کے بعد یسعیاہ نبی تصدیق کرتے ہیں (یسعیاہ 41:8-9)۔ آپ ان الفاظ'' چنے ہوئے'' کا مطلب کیا سمجھتے ہیں؟ اور پھر یسعیاہ 43:10 بھی پڑھیں اور اس آیت میں اس کا جواب موجود ہے۔ آخر کار آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہودی آج بھی'' چنی ہوئی قوم ہیں''؟۔

***

سبق نمبر 11

New Testament Prophecy

نئے عہد نامہ کی نبوت

حقیقت: ''نئے عہد نامہ میں مسیح کی پہلی آمد اور
دوسری آمد کے بارے نبوتیں پائی جاتی ہیں''۔

کلیدی آیت:

''ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا اور تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے''۔

(2 پطرس 19:1)

مسیح کی آمدِ اول کی نبوتیں پرانے عہد نامہ تک ہی محدود نہیں ہیں اور یہ ایک ایسی سچائی ہے جس کو بعض اوقات نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

نئے عہد نامہ کے ماخذ

اناجیلِ اربعہ میں یسوع مسیح کی پہلی آمد کے متعلق بڑی تعداد میں نبوتوں کا ایک جال سا پایا جاتا ہے۔

فرشتہ نے حضرت یوسف کو مسیح یسوع کی پہلی آمد کی خوشخبری سنائی (متی 1:20-21)

اور حضرت مریم صدیقہ و باکرہ کو بھی (لوقا 1:26-37) اور زکریاہ کاہن کو بھی (لوقا 1:13-17)۔اور فرشتوں نے بیت الحم کے چرواہوں کو (لوقا 2:9-14) کچھ ایسی نبوتیں بھی تھیں جو روح القدس نے ان کو افراط سے دی، جن کا تعلق یسوع کی پیدائشِ اطہر کے ساتھ تھا۔ جیسے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے والدین کو (زکریاہ کو لوقا 1:67-79) اور الیشبع کو (لوقا 1:41-43)۔

خداوند یسوع کی والدہ محترمہ حضرت مریم صدیقہ و باکرہ کو ایک نبوتی گیت عطا کیا گیا اور وہ عمر رسیدہ انبیاء کرام جن کے اسماء گرامی شمعون (لوقا 2:25-35) اور حنا نام کی ایک نبیہ تھی (لوقا 2:36-38)۔ان دونوں کو نبوتی پیغام دیئے گئے جب خداوند یسوع کے والدین ہیکل میں اسے نظر نذر گزران رہے تھے اور اسے خدا کے لئے مخصوص کر رہے تھے۔

یوحنا بپتسمہ دینے والا جو خدا کا پیغمبر تھا، اس نے کئی ایک بیانات اپنے خالہ زاد بھائی یسوع کے لئے ادا کئے (متی 3:11-12)۔اور سردار کاہن کائفہ نے بھی جب خداوند کی موت پر روح القدس کی ہدایت سے نبوتی بیان ادا کیا ''ایک آدمی امت کے واسطے مرے گا'' (یوحنا 11:49-52)۔

یسوع ایک نبی

نئے عہد نامہ کی جملہ نبوتیں جن کا تعلق اس کی آمدِ اول کے ساتھ ہے، خداوند یسوع المسیح نے اپنے ذہنِ مبارک سے فرمائی پندرہ سو سال پیشتر حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ''مسیحا بہت بڑا نبی'' پیدا ہوگا (استثنا 18:15-18)۔یہی وجہ تھی کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے سے پوچھا گیا کہ تو ''وہ نبی'' ہے؟ (یوحنا 1:21)۔تو اس نے انکار کیا کہ میں نہیں ہوں (یوحنا 1:21-23)۔

بعد ازاں جب یسوع نے اپنی خدمت کا آغاز کیا تو اس کے معجزوں اور نشانات کو دیکھ کر عوام پکار اٹھی کہ ''جو نبی دنیا میں آنے والا تھا، فی الحقیقت یہی ہے!'' (یوحنا 6:14 ، 7:41)۔

خداوند یسوع نے درحقیقت اس طرح کام کیا جس طرح ایک عظیم نبی نے کام کیا۔تو خداوند یسوع نے اپنی آمدِ ثانی کے متعلق نبوتوں کا ایک سلسلہ بیان کیا اور اس نے نبوتی انداز میں

بلکہ نبوت کے ان حالات کی بابت جو اس کی آمدِ اول پر واقع ہوں گے یا ان کا نتیجہ کیا ہوگا؟۔

موضوعِ سخن

اس کی پہلی آمد کے تعلق سے جس بابت اس نے زیادہ سے زیادہ تذکرہ کیا وہ اس کی موت اور موت کے بعد اس کا جی اٹھنا تھا۔ اس نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اس کو قتل کر دیا جائے گا، اور وہ مردوں میں سے تیسرے دن پھر سے جی اٹھے گا (یوحنا14 :26)۔

مفہوم اور پر معنی ہونا

جو کچھ خداوند یسوع نے اپنے متعلق نبوت کی، 100% یہ اس کا ثبوت ہے کہ یسوع مسیح جسم میں خدا تھا۔ خداوند یسوع اپنی نبوتوں میں بالکل وہی کچھ تھا جو اس نے کہا اور افراد کے متعلق بھی جو کچھ اس نے فرمایا وہ پورا ہوا (متی 26 :31-34)۔ اس نے یہودیوں کے لئے (متی 23 : 37 - 38) یروشلیم شہر کی نسبت (لوقا 21 : 5 - 6) اور کلیسیا کے بارے (متی 16 :18-19)۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یسوع ایک عظیم نبی تھا جس کی بابت حضرت موسیٰ نے لوگوں سے کہ جو آنے والا نبی ہے اس کا انتظار کرو۔ وہی ''مسیح'' ہے۔

اس نے اپنی دوسری آمد کی بابت بار بار تبصرہ کیا اور اس نے اپنی دوسری آمد پر بڑا زور دیا کہ وہ واپس آ کر خدا کا غضب نازل کرے گا۔ اس کا آنا خدا کے انتقام کا دن ہو گا (متی 27:16)۔

خداوند یسوع نے یقینی طور پر عدالت پر بھی زور دے کر کہا کہ راست باز کو اجر اور ناراستوں کو سزا کا حکم سنایا جائے گا۔ اس نے یہ تعلیم دی کہ اجر و انعامات کے درجات کی برکات راست بازوں کے لئے اور ناراستوں کی سزا کے بھی درجات ہوں گے۔ اس نے ان کے لئے درجات کے حصول کا ذکر کیا جو اس پر ایمان لا کر اب انعام و اجر کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس نے ہمیشہ کی زندگی کے اجر کا خاص خیال اور ذکر کیا۔ اور یہ زندگی کا تاج سب ایمانداروں کو عطا کیا جائے گا۔ دوسروں کو خصوصی ان کی خدمت کے مطابق عطا کیا جائے گا۔

خداوند یسوع نے سب سے بڑا خطاب جو اس نے اپنے شاگردوں کو مخاطب کر کے کوہِ

زیتون پر کیا اور یہ خطاب اس نے اپنی زندگی کے آخری ہفتہ میں کیا۔ اس نے اپنی زندگی کے واقعات کا ایک تسلسل یعنی ان کا سلسلہ وار بیان کیا اور آنے والے حالات کا اس طرح ذکر کیا کہ اب وہ ہماری آنکھوں کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔ اور وہ ایسے آثار ونشانات ہیں جو اس کی واپسی کے موسم کی خبر دے رہے ہیں۔

یسوع مسیح کا مکاشفہ

یسوع مسیح کی پیشنگوئیاں اناجیلِ اربعہ تک ہی محدود ہی نہیں ہیں۔ اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ یسوع مسیح کا مکاشفہ یوحنا رسول پر نازل ہوا۔ آسیہ کی سات کلیسیاؤں کو باب نمبر 3,2 میں مرقوم ہے۔ ان خطوط میں جو خداوند یسوع مسیح نے اپنے رسول کو تحریر کروائے ان میں بہت نبوتوں کے بیانات قلم بند ہیں خصوصاً ان اجر وانعامات کا ذکر کیا گیا ہے "جو غالب آئیں گے"۔

نیا عہد نامہ جو اس نبوتی بیان پر اختتام پذیر ہو جاتا جو خداوند یسوع کے آخری الفاظ جو اس نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمائے "**بے شک میں بہت جلد آنے والا ہوں**" (مکاشفہ 22:20)۔

مکتوبات

پطرس، پولس اور یوحنا رسول نبوت کے طور پر ان مکتوبات میں تحریر کرتے پولس رسول اپنے رومیوں کے خط میں مکمل تین باب (رومیوں 9-11 باب) یہودیوں کے بقیہ کے مستقبل میں نجات حاصل کرنے کے متعلق حقائق کو قلم بند کرتا ہے۔

اور پولس رسول رومیوں کے 1 باب کی بابت 18-32 میں آخری زمانہ میں ان کی فطرت کے بگاڑ کی تصویر کشی کرتا ہے۔ اور رومیوں 8 باب کی آیت 18-25 میں الہام کے ذریعہ آخری ایام میں کائنات کی مخلصی کی بھی ایک تصویر پیش کرتا ہے۔

پولس رسول کے دو خطوط مکتوبات 1 اور 2 تھسلنیکیوں کے نام مکمل طور پر یہ دونوں خطوط خداوند یسوع مسیح کی واپسی کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ ان خطوط میں ہم خاص طور پر کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کی تفصیل کے بیان کو پڑھتے ہیں (1 تھسلنیکیوں 4:13-18)۔ پولس

رسول'' خداوند کے دن'' کی بہت سی اطلاعات مہیا کرتا ہے(1 تھسلنیکیوں 5 باب اور 2 تھسلنیکیوں 2 باب)۔ پولس رسول کی معرفت مخلصی پائے شدہ ایمانداروں کے جلالی بدن کی بابت 1 کرنتھیوں 15 اور 2 کرنتھیوں 5 باب اور تیمتھیس کو خط لکھتے ہوئے پولس رسول بڑی آزادی سے خداوند یسوع کی واپسی کے آثار ونشانات کا واضح بیان کرتے ہوئے خصوصی طور پر معاشرہ کے اندر قباحت وبگاڑ کا کھل کر بیان کرتے ہیں(2 تیمتھیس 3:1-5)۔ پولس رسول نے اپنے قارئین کی حوصلہ افزائی کرنے میں کافی وقت صرف کیا کہ وہ دین داری کی زندگی بسر کریں اور خداوند کی آمدِ ثانی کے منتظر رہیں(رومیوں 13 باب اور 1 تیمتھیس 6 باب اور ططس 2 باب)۔

یوحنا رسول خاص طور پر اپنے خط میں یوں بیان کرتے ہیں گویا کہ مخالفت کی روح اب بھی تاثیر کرتی ہے(1 یوحنا 2:18-29)۔ پطرس رسول بڑھ چڑھ کر آخری دنوں کی بابت اپنے خطوط میں بیان کرتے ہیں۔ 2 پطرس میں وہ تین نبوتوں پر زور دے کر سائنس کی تھیوری یونی فارمیٹرین ازم ون آف دی کارنر سٹون ایولوشن *Uni Formitarianism one of the corner stones of Evolution* یعنی مسلہ ارتقا کے ارتداد کا جواب دیتے ہیں۔اسی پیراگراف میں رسول ڈرامائی انداز میں بیان کرتا ہے کہ آسمان بڑے شوروغل وآگ سے برباد ہوجانے کی بابت پیشنگوئی کرتے ہیں۔

عبرانیوں کے خط کا مصنف یوں رقمطراز کے یسوع نے زمین پر حکومت کرنے کی بابت جو حقِ ملکیت صلیب پر حاصل کی تاہم ابھی تک وہ اسے استعمال نہیں کرتا۔ یسوع اس حق کو اس وقت تک استعمال کرے گا جب وہ اس زمین پر سلطنت کرے گا(عبرانیوں 2:5-8)۔

سب سے قدیم نبوت جو یسوع کی زمین پر واپسی کے متعلق کی گئی ہے جو بائبل مقدس میں پائی جاتی ہے وہ یہوداہ 14-15 آیات اس خط میں یہوداہ نبوت کی رویا کو یوں بیان کرتا ہے کہ حنوک جو آدم سے ساتویں پشت پیدا ہوا تھا اس رویا میں حنوک خداوند کو دیکھتا ہے کہ خداوند خدا کا غضب ان لوگوں پر انڈیلنے کے لئے آرہا ہے جو ناراست ہیں۔

کتابِ مکاشفہ

نئے عہد نامہ کی آخری کتاب مکاشفہ کی کتاب ہے جس کا مرکزی مضمون ''بڑی مصیبت'' ہے جو سب آدمیوں پر اس لئے نازل ہوئی تھی کہ ان کے دلوں کو توبہ کی طرف مائل کیا جائے۔ یہ کتاب شیطان کے سر کو کچلنے کی آخری تصویر بھی پیش کرتی ہے اور خداوند یسوع مسیح کی آخری فتح مندی کا بیان بھی کرتی ہے۔ یہ ایک مختصر سی تصویر بھی یسوع مسیح خداوند کی ہزار سالہ بادشاہی کی بھی پیش کرتی ہے اور ایک نہایت خوبصورت نئے یروشلم کی تصویر بھی پیش کرتی ہے جو مقدسوں کے نئے گھر کے طور پر استعمال ہوگا۔

ایک عام نظریہ یہ ہے کہ مکاشفہ 20 باب میں ان تمام اطلاعات کو فراہم کیا گیا ہے جن کا ذکر بائبل مقدس میں پایا جاتا ہے۔ بائبل مقدس میں ہزار سالہ بادشاہی کے متعلق بھی بہت کچھ بتایا گیا ہے۔ تاہم یہ ایک سچائی ہے کہ مکاشفہ 20 باب میں ہزار سالہ بادشاہی کے متعلق بہت کم بتایا گیا ہے۔ اس میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح کی بادشاہی کی مدت ہزار برس کی ہوگی۔ تاہم یہودی ربیوں کے مکاشفہ کے تحریر کئے جانے سے بہت یہ نتیجہ اخذ کیا تھا۔ ان کا کہنا کہ شیطان ہزار سالہ بادشاہی کے شروع ہونے پر باندھ دیا جائے گا۔ یہ کچھ اسی طرح ہوگا کہ کسی چیز کو آسانی سے پرانے عہد سے حاصل کیا جاسکتا ہے کہ اس وقت راست بازی اور امن وسلامتی ہوگی کہا جاتا ہے کہ مقدس لوگ یسوع کے ساتھ بادشاہی کریں گے۔ تاہم یہ پیشنگوئی تو پہلے ہی پرانے عہد نامہ میں پائی جاتی ہے (مثال کے طور پر دیکھئے دانی ایل 27,18,14:7)۔

شیطان کی بغاوت کا کردار ہزار سالہ بادشاہی کے خاتمہ پر ظاہر ہوگا۔ یہ تو کوئی نئی بات نہیں جو بتائی جارہی ہے۔ لیکن یہ بھی کوئی حقیقت نہیں ہے کہ شیطان کی حتمی شکست انجام آخری فیصلہ نہیں ہوگا (دانی ایل 45:11)۔

ہزار سالہ بادشاہی کی بابت پرانا عہد نامہ ہی ہمارے لئے بڑی وسیع اور دلچسپ اطلاعات فراہم کرتا ہے۔ خاص کر یسعیاہ نبی کی نبوتیں ہزار سالہ بادشاہی کا تصور نئے عہد نامہ کا تصور نہیں ہے۔ ایک باب اس کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

مکاشفہ تو ضرور ہمارے لئے ہماری ابدی حالت کا معاملہ پیش کرتا ہے۔اسی طرح ابدی حالت کوتبدیل اور ہمارےتصورات، جذبات کوبھی متحرک کرتا ہے۔اور یہ ایک حقیقت ہے کہ بائبل ہمیں ہماری ابدی حالت کےمتعلق بہت کم بتاتی ہے۔وہ صرف یہ بتانے پراکتفا کرتی ہے کہ مخلصی پائے ہوئے جلالی بدنوں سے خدا کی حضوری میں نئے یروشیلم میں نئی زمین پرسکونت کریں گے۔ یہ کس قدرآرام دہ تصور ہے جورومیوں 18:8 ''کیونکہ میری دانست میں اس زمانہ کے دکھ درداس لائق نہیں کہ اس جلال کے مقابل ہوسکیں جوہم پرظاہرہونے والا ہے''۔بہت سے جلالی وعدہ جوآئندہ کے لئے نئے عہدنامہ میں ریکارڈ کئے گئے ہیں ہمیں اس لائق کرتے ہیں کہ ہم ''پکار اٹھیں اورکہیں مارانا تھا''(1 کرنتھیوں 22:16)۔

***

سوالات

1) متی 24:4-14 کو پڑھیں۔مسیح کی دوسری آمد کے لئے کتنے نشان اس حصہِ کلام میں پائے جاتے ہیں اور آثار کے کتنے درجات ہیں؟

2) 1 تھسلنیکیوں 4:13-18 کو پڑھ کر بتائیں کہ یہ حصہِ کلام کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے؟

3) 2 تیمتھیس 3:1-5 کو پڑھیں۔کیا آپ اپنے اردگرد اور اپنے معاشرہ میں ایسے کچھ نشان دیکھے ہیں؟

4) 2 تیمتھیس 4:1-4 کو پڑھیں۔کیا آپ سمجھتے اور دیکھتے ہیں کہ یہ نبوت کلیسیا میں پوری ہوگئی ہے؟

5) رومیوں 1:18-28 کو پڑھیں۔آپ کیا سمجھتے ہے کہ ان میں کون سے آیات ہماری قوم پر پوری اترتی ہیں؟

6) مکاشفہ 3,2 باب پڑھیں اور نوٹ کریں کہ جن اجر و انعامات اور تاج کا خداوند یسوع نے دینے کا وعدہ ان سے کیا ہے وہ غالب آئیں گے؟

سبق نمبر 12

The Church in Prophecy

کلیسیا کے بارے نبوت

حقیقت: ''نبوتِ بائبل میں کلیسیا کے بارے
اچھی اور بری دونوں طرح کی خبریں پائی جاتی ہیں''۔

کلیدی آیت:

''۔۔۔میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا
اور عالمِ ارواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے''
(متی 18:16)

بائبل مقدس کی نبوت میں کلیسیا کے متعلق منفی اور مثبت دونوں طرح کے وعدہ جات پائے جاتے ہیں۔ خاص کر آخری زمانہ میں جو باتیں کلیسیا کی بابت کہی گئی ہیں۔ منفی پہلو کی باتیں کلیسیا کی بابت کہی گئی ہیں یقیناً افسوس ناک ہیں یا ہم جو باتیں مثبت کہی گئی ہیں وہ بہت اعلیٰ وارفع اور جلالی باتیں ہیں۔

بری خبریں یا باتیں

آخری زمانہ کی کلیسیا کی بیان کی گئی تصویر کچھ بہت خوبصورتی کی حامل نہیں ہے۔

کلیسیا میں بڑھتی ہوئی برگشتگی:

کیا ہم ایک عالم گیر کلیسیا کے ابھرنے کی گواہی دیتے ہیں؟۔ بائبل مقدس اس بات کی صاف صاف گواہی دیتی ہے کہ کلیسیا آخیر زمانہ میں برگشتگی کی حامل ہوگی۔ پولس رسول کی معرفت یہ بات بیان کی گئی ہے۔ ''کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا۔ کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو'' (2 تھسلنیکیوں 3:2)۔ یسوع نے بھی نبوت کی۔ ''اور اس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے اور ایک دوسرے کو پکڑائیں گے اور ایک دوسرے سے عداوت رکھیں گے''۔ ''اور بے دینی بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی'' (متی 24:10-12)۔

ایک اور اشارہ جو پولس رسول کی طرف سے ہمیں دیا گیا وہ 2 تیمتھیس 3 باب میں دیا گیا ہے۔ اس میں جو نقشہ کشی کی گئی ہے وہ معاشرہ کی صحیح تفصیلات بیان کرتی ہیں کہ آخری زمانہ میں سوسائٹی کے کیا انداز ہوں گے اور کہ سوسائٹی سے مراد کلیسیائی سوسائٹی، کلیسیائی معاشرہ ہے۔ یہ تصویر کشی دنیا کی نہیں بلکہ کلیسیائی معاشرہ کا چہرہ دکھانے کی تصویر کشی ہے۔ ''وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے مگر اس کے اثر کو قبول نہ کریں گے'' (2 تیمتھیس 5:3)۔

مطلب یہ کہ ان دنوں میں مذہب کا تو کوئی قحط نہیں ہوگا۔ پولس رسول کا کہنا ہے کہ لوگ (کلیسیا) اس وقت کا انکار کر دیں گے جو معاشرہ کو تبدیل کرنے کے قابل ہے۔ جو معاشرہ نیکی، امن، انصاف اور راستبازی کو پیدا کرے، وہ اس قوت کو قبول نہیں کریں گے جو ان خوبیوں کو پیدا کر کے معاشرہ کو تبدیل کرنے کے اہل ہیں۔

تو پھر وہ قوت کیا ہے؟ اول و آخر یہ یسوع کے خون کی قوت ہے۔ یہ قوت بائبل مقدس کا خدا کا لاخطا کلام قبول کرنے سے بھی حاصل ہوتی ہے اور یہ قوت خدائے خالق پر ایمان رکھنے سے بھی حاصل ہوتی ہے کہ خدا قادرِ مطلق سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔ اس سے سب کچھ ممکن ہے اور پھر یقیناً روح القدس کی قدرت اور قوت پر ایمان سے بھی غلبہ کی قوت حاصل ہوتی ہے۔

آج کے دور میں ان تمام ضروری اور اہم عقائد سے منہ موڑ لیا گیا ہے جو کلیسیا کو قوت دے سکتے ہیں اور انہیں ایک غیر متوازی پناہ گاہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ بائبل مقدس کا فرمان ہے

کہ ''اور یہ پہلے جان لو کہ آخیر دنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے موافق چلیں گے اور کہیں گے کہ اس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا؟ (2 پطرس 3:2)۔ایسا کرنے والے اور کہنے والے کلیسیا میں سے ہی ہوں گے۔

پھر کس طرح اس بحرانی نقطہ تک پہنچا جا سکتا ہے؟ اس بحرانی نقطہ کی جڑ ایک جرمن سکول آف ہائیر کریٹی سزم (German School of Higher Criticism) (جس کا ترجمہ جرمن سکول جو کہ شدید تنقید کا حامل) جس نے 1920 میں کتابِ مقدس کی سچائیوں پر حملہ آور ہونا شروع کیا۔اس کے ملحدوں نے اپنی خود ساختہ سائنسی اصولوں کی بنا پر یہ کہنا شروع کیا کہ بائبل خدا کا الہام شدہ کلام نہیں ہے۔حالانکہ دنیا کے وہ مذاہب جو الہامی ہونے کے دعویٰ دار ہیں بائبل مقدس کو خدا کا دیا ہوا کلام مانتے ہیں۔ان کا یہ خیال ہے کہ بائبل مقدس خدا کو تلاش کرنے کے ضمن میں انسان کی کاوش ہے جو بالکل لغو بات ہے۔اور پھر آج کے دن امریکن سیمنریوں کے اندر اس نظریہ کو قبولیت حاصل ہے۔ان سیمنریوں کے اندر بائبل کا مطالعہ تابعداری اور ایمان لانے کے لئے نہیں۔بلکہ اس پر تنقید، تجزیہ نگاری اور کیڑے نکالنے کی غرض سے کیا جاتا ہے۔جس کے نتیجہ میں پاک صحائف کے اختیار کو قبول نہیں کیا جاتا اور یہ سب کچھ نام نہاد کلیسیا حلقوں کے اندر ہو رہا ہے۔

لیکن روح صاف صاف فرماتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے برگشتہ ہو جائیں گے (1 تیمتھیس 1:4)۔ان نبوتوں کی تکمیل 1900 میں شروع ہوئی جب مورمن لوگوں نے جھوٹی تعلیم دینا شروع کر دی اور شیطانی تعلیم دینا شروع کی کہ یسوع لوسیفر کا بھائی ہے اور ان ہزاروں دیوتاؤں میں سے ایک جنہیں اور عظیم خدا نے پیدا کیا ہے۔

بدعتیں:

تیسری بات یہ ہے کہ آخری دنوں میں کلیسیا میں جھوٹی تعلیم دینے والے پیدا ہو جائیں

گے۔ یہ بدعتیں ایسی ہیں کہ جو انسانوں میں شک پیدا کر کے ان کے ایمان کو کمزور کر دیتی ہیں۔

2 تیمتھیس 3:4-4 میں پولس رسول فرماتے ہیں کہ ''ایسا وقت آئے گا کہ لوگ صحیح تعلیم کی برداشت نہ کریں گے بلکہ کانوں کی کھجلی کے باعث اپنی اپنی خواہشوں کے موافق استاد بنالیں گے۔ مگر تو ان سب باتوں سے ہوشیار رہ کر دکھ اٹھا اور بشارت کا کام انجام دے کر اپنی خدمت کو پورا کر''۔

مادہ یا دنیا پرستی:

ایک اور بیماری بھی آخری دنوں کلیسیا پر حملہ آور ہو گی جس کا نام مادہ پرستی یا پھر نفسیات و دنیا پرستی ہے۔ ایسی کلیسیا جو دینداری کی کی وضع تو رکھے گی مگر اس اثر کو قبول نہ کرے گی (2 تیمتھیس 5:3)۔ اور پھر مکاشفہ 3:14-22 میں ایسی کلیسیا کی خاصی اچھی تصویر دکھائی گئی ہے۔ یہ لودیکیہ کی کلیسیا کی تصویر ہے۔

مکاشفہ کی کتاب کے اندر دوسرے اور تیسرے سات کلیسیاؤں کا چناؤ کیا گیا ہے۔ یہ سات کلیسیائیں سات زمانوں کا عکس ہیں جن کا تاریخ کے اوراق میں ذکر پایا جاتا ہے۔ لودیکیہ کی کلیسیا جس کا آخر میں ذکر کیا گیا ہے، یہ اس کلیسیا کی تصویر ہے جو آخری دنوں کی کلیسیا زمانہ میں موجود ہے۔

یہ تصویر بڑی حد تک قابلِ افسوس ہے اور حیرتناک بھی ہے۔ کلیسیا کے لئے حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ نہ تو گرم اور نہ ہی سرد ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ کلیسیا نے دنیا کے ساتھ نبھاہ کرنے کا عہد و عقد باندھ لیا ہے۔ کلیسیا کے الفاظ پر ذرا غور تو کریں۔

''چونکہ تو کہتا ہے کہ میں دولتمند ہوں اور مالدار بن گیا ہوں اور کسی چیز کا محتاج نہیں ہوں''

خداوند یسوع نے اس کو بڑی ڈانٹ سے جواب دیا کہ

''تو یہ نہیں جانتا کہ تو کمبخت اا اور خوار اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے''

مکاشفہ 17:3

بائبل مقدس کا فرمان یہ ہے کہ آخری دنوں میں کلیسیا اور دنیا آپس میں میل ملاپ کر لیں گے اور ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر چلیں گے اور لٹینگے۔ اس کے نتیجہ میں کلیسیا اور دنیا ایک بستر میں ہونے کے باعث جو کچھ یسوع مسیح نے فرمایا وہ پورا ہوگا۔

''جیسا نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت میں ہوگا''

(متی 37:24 اور 2 تیمتھیس 3:1-5)

اچھی خبر

کیا پھر آخری زمانہ کی کلیسیا کے لئے کوئی اچھی خبر بھی ہے؟ جی ہاں! ضرور ہے۔

روح القدس کا نزول

بائبل مقدس کا فرمان ہے کہ آخری دنوں میں روح القدس کی پرزور بارش ہوگی اور جو اس کو قبول کریں گے ان کو ابلیس کی طاقت کے سامنے کھڑے ہونے کا مقدور ہوگا۔

یہ نبوت یوایل 2:28-30 میں کی گئی ہے۔ اس سے پہلے جو نبی نے کہا اس کا متن اس بات کو صاف کر دیتا ہے کہ خداوند کی طرف سے روح القدس کی بارشیں ہوں گی یعنی پہلی بارش اور پھر دوسری بارش۔ تو پہلی بارش تو یومِ پینتیکوست پر نازل ہوئی جب خداوند خدا نے اپنے رسولوں کو روح القدس سے مسح کیا۔ پھر آخری روح کا نزول اس وقت شروع ہوا جب یہودی اپنے باپ دادا کی سرزمین میں واپس آ گئے اور انہوں نے اپنی ریاست کو قائم بھی کر لیا (یوایل 2:18-27)۔

جب اسرائیل کی ریاست قائم ہوگئی تو ہم آخری برسات کے موسم میں ہیں۔ روح القدس کا نزول بھی پہلی صدی کی طرح نازل ہوا۔ لوگ غیر زبانوں میں دعا کرنے لگے اور روح کی نعمتیں ظہور میں آنے لگیں۔

لہٰذا دیگر بھی کئی ایک نعمتیں ظہور میں آنے لگیں اور خدا کا روح کلیسیا میں عجیب طور پر کام کر رہا تھا۔ اس وقت خدا نے بلی گراہم کو مسح کیا جب ولیم روڈلف ہرٹ نے اپنی نشریات میں یوں بیان کیا تو بلی گراہم کی بشارت میں خدا نے جدید ٹیکنالوجی کو بھی استعمال کرنا شروع کیا۔ بلی گراہم

کوخدا نے اس لائق کیا کہ اس نے تمام دنیا میں انجیل کی بشارت کے کام کوانجام دیا۔مطلب یہ ہوا کہ بلی گراہم کوخدا نے زمین کی انتہا تک استعمال کیا۔

اسی طرح *Jesus Movie* یسوع کی فلم بھی زمین کی انتہا تک پہنچی اورلوگوں نے خدا کی خوشخبری کے کلام یعنی انجیل کوسنااورقبول بھی کیا۔یہ کام خدا نے کیمپس کروسیڈ کے وسیلہ سے 1979 میں کیا۔اس فلم کا ترجمہ 1600 زبانوں سے بھی زیادہ زبانوں میں ہوااوراس فلم کو7 بلین لوگوں نے دیکھا، جس کے نتیجہ میں 350 بلین افراد نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرلیا۔

دورِجدید کی ٹیکنالوجی کی وجہ سے یہ بھی ممکن ہوا کہ بائبل مقدس کا ترجمہ اس قدر جلد ہونا ممکن ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا، جس کے نتیجہ میں یہ ممکن ہوا کہ آج بائبل مقدس دنیا کی بڑی بڑی زبانوں میں میسر ہے۔

اس دھماکے کے سبب سے دلوں کا تبدیل ہونا زیادہ وقوع میں آنا شروع ہوا۔1800ء میں 100% روزانہ 1900ء میں یہ بڑھ کر 1000% ہوگا۔آج کل کا ریٹ 175000 فی دن ہوگیاہے۔روز 3500 نئ کلیسیائیں ہرروز وجود میں آرہی ہیں۔

وفادار مسیحی ایمانداروں میں یہ تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے جنہوں نے اپنے آپ کو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوکراپنی خودی پےانکار کر کے صلیب کواٹھایا ہوا ہے۔اورانہوں نے اپنے آپ کومسیح کے لئے وقف کر رکھا ہے دعا اورمخصوص بشارت دینے میں مصروف اوریسوع کی واپسی کے لئے لوگوں کوتیارکرنے میں مصروف ہیں۔

کلیسیا کا آسمان پراٹھایا جانا

نبوتِ بائبل اس بات کا بیان کرتی ہے کہ کلیسیا اس سے پہلے کہ خدا کا غضب اس دنیا پر نازل ہوتو خدا کے حضور پہنچادی جائے گی اورکلیسیا کا یہ بقیہ خداوند یسوع کے لئے مضبوطی سے کھڑا رہے گااوریسوع اپنی واپسی پراپنی کلیسیا کواپنے ساتھ آسمان پرلے جائے گا۔

مسیح کی آمدِ ثانی

کلیسیا کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ خداوند یسوع کی آمدِ ثانی کے وقت اس کے ساتھ واپس آ کر بادشاہی کرے گی (مکاشفہ 19:7-8-14)۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ کلیسیائی زمانہ کے مقدسین ہرمجدون کی جنگ کے گواہ ہوں گے۔

ہزار سالہ بادشاہی

کلیسیا کے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ خداوند یسوع کے ساتھ واپس آ کر اس زمین پر ہزار سال تک حکومت کرے گی (دانی ایل 13:7-14-18-27 ، 2 تیمتھیس 12:2 ، مکاشفہ 4:20)۔

ابدی حالت

کلیسیا کے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ ہمیشہ تک نئے یروشلم میں کامل زمین خدا کے حضور میں موجود رہے گی (مکاشفہ 7:21)تفصیل کے لئے سبق نمبر 20 کو دیکھیں۔

پولس رسول کلیسیا کے تابناک مستقبل کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

”کیونکہ میری دانست میں اس زمانہ کے دکھ درد اس لائق نہیں
کہ اس جلال کے مقابل ہو سکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے“

(رومیوں 18:8)

***

سوالات

1) آخری زمانہ کے اندر نبوتوں کا جو بیان کلیسیا کے متعلق آیا ہے، آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کلیسیا روح القدس کے وسیلہ سے ایک بیداری کا باعث ہوگی؟ جب کہ برگشتگی کی بھی کچھ انتہا نہیں ہوگی؟

____

____

____

____

2) 2 تیمتھیس 4:1-3 کو پڑھیں۔ آج کل کس قسم کی برگشتگی کام کر رہی ہے؟ کیا آج کی کلیسیا میں غلط تعلیمات پر اثر انداز میں کام کر رہی ہے؟ اور امریکن اور تمام دنیا میں ایسی غلط تعلیموں کو کس قدر اثر ہو رہا ہے؟۔

____

____

____

____

3) مکاشفہ 3:14-17 کو پڑھیں۔ ان آیات میں جو کچھ لکھا ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان کا اثر پاکستان کی کلیسیا پر بھی ہو رہا ہے یا نہیں؟

4) متی کی انجیل میں تین دفعہ خداوند یسوع مسیح نے بتایا کہ آخری زمانہ میں جھوٹی تعلیم کا دھاکہ ہو گا(متی24-11-5:24)اور یہی گروہ برسرِ پیکار ہوں گے جو نامی مسیحی گروپ ہوں گے جو مسیح کے حکموں پر نا چلنے والے ہوں گے؟مذہبی گروپوں یعنی Cults کی تعریف کریں؟

5) متی18:16 آیت میں خداوند یسوع مسیح نے اپنی کلیسیا کی بابت پہلی پیشنگوئی کی کہ میں اپنی کلیسیا ''اس پتھر'' پر قائم (بناؤں) کروں گا، تو یہ پتھر یعنی چٹان کیا ہے؟

6) اکثر لوگوں کا کہنا ہے کہ کلیسیائی رکنیت بے فائدہ ہے۔ دیگر لوگوں کا کہنا ہے کہ کلیسیائی رکنیت ٹی وی سروس دیکھنے سے تکمیل پا جاتی ہے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اور کیوں؟

(عبرانیوں 25:10 کو پڑھیں)۔

____

____

____

____

***

سبق نمبر 13

A Chronology of End Time Events

آخری زمانہ کے حالات کا تاریخ وار سلسلہ

حقیقت: ''نبوتِ بائبل ہمیں اور حقیقی حتمی مستقبل
کے حالات سے آگاہ کرتی ہے''۔

کلیدی آیت:

''بلکہ جب لکھا ہے ویسا ہی ہوا کہ جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں
نہ کانوں نے سنی نہ آدمی کے دل میں آئیں۔
وہ سب خدا نے اپنے محبت کرنے والوں کے لئے تیار کر دیں۔
لیکن ہم پر خدا نے ان کو روح کے وسیلہ سے ظاہر کیا کیونکہ
روح سب باتیں بلکہ خدا کے تہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے''
(1 کرنتھیوں 2:9-10)

بائبل مقدس بعض ایسے حالات کا اظہار کرتی ہے جو مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والی ہے۔ خدا نے سب کچھ تو ہمیں نہیں بتایا، تاہم وہ سب کچھ ضرور ہمیں بتایا ہے جس سے ہماری امید پختہ ہو جاتی ہے۔

سلسلہ وار حقائق کی ترتیب

مستقبل کے حالات اور واقعات کو سلسلہ وار ترتیب دے کر لکھنا آسان کام نہیں، اس لئے کہ اس کی تفصیل کچھ یوں بیان کی گئی ہے جیسے کئی ایک ٹکڑوں کو جمع کر کے تربیت دینے کے مترادف ہی تو ہے۔ ایک معمہ میں دیئے گئے ٹکڑوں کو اپنی اپنی جگہ پر رکھ کر ہی انجام جانا ہوتا ہے۔ اور ان حصہ جات کو جو پرانے اور نئے عہد نامہ میں دیئے گئے ہیں، انہیں اپنی جگہ پر چسپاں کر کے جوڑ دیا جانا ہے۔

کبھی بھی نبی ایک ہی وقت میں کس منظر نامہ یا واقعہ کے مناظر کا نکتہ نہیں کھینچا بلکہ اس بات کو بھی اپنے ذہن میں رکھیں کہ جب کوئی نبی مستقبل کے متعلق دیکھتا ہے تو وہ صرف پہاڑوں کی چوٹیوں کو دیکھتا ہے جو خدا چاہتا ہے کہ متذکرہ نبی خدا کا مہیا کردہ منظر نامہ کی پیش کرتا ہے اور پہاڑوں کی درمیانی وادیوں کو نہیں دیکھتا (پچھلے صفحات میں دی گئی مثال کو ملاحظہ فرمائیں)۔ 2 پطرس 3:10-13 میں بہت اچھی مثال پائی جاتی ہے۔ یہ حصہِ کلام خداوند یسوع کی آمدِ ثانی کو بیان کرتا ہے اور بیان آیا ہے کہ خداوند کی آمد کے ساتھ آسمان و زمین بڑے شور وغول سے برباد ہو جائیں گے۔ اور وہ آگ سے پگھل جائیں گے۔

اب اگر صرف یہی ایک حوالہ خدا کے کلام میں خداوند یسوع کی واپسی کے لئے ہوتا تو پھر ہم یہ نتیجہ نکال سکتے تھے کہ آسمان اور زمین خداوند کی آمدِ ثانی پر جل جائیں گے۔

لیکن اس حوالہ کے علاوہ کئی حوالجات پرانے اور نئے عہد نامہ میں خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق پائے جاتے ہیں کہ خداوند ایک ہزار سال کے لئے اس زندوں کی زمین پر حکومت کرے گا اور آسمان اور زمین آگ کے وسیلہ سے نئے بنا دئے جائیں گے۔

تعلیمِ بائبل کے متعلق اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ کسی بھی تعلیمِ بائبل کے متعلق ان تمام آیات کو جو بھی کسی تعلیمِ بائبل کے متعلق ہوں ان کو جمع کر کے ان کا آپس میں موازنہ کر لینا چاہیے کہ ان میں کیا فرق ہے۔ اگر کوئی فرق نہیں تو تعلیم قائم کر لی جائے۔ لیکن اگر صرف ایک آیت وحوالہ اس تعلیم کے متعلق ہے تو پھر ایک آیت میں تعلیم استوار نہیں کی جا سکتی۔

اس لئے کہ آخری زمانہ کے متعلق حالات و واقعات سلسلہ وار بیان کرنا کسی بھی معمہ کے ٹکڑوں کو اپنی اپنی جگہ پر چسپاں کرنے کے مترادف ہے۔لیکن یہ بات بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اختلافات ان کے لئے بھی مواقع ہیں لیکن اختلاف کا بھی ہماری رفاقت میں خلل نہیں آنا چاہیے۔

واقعات کا سلسلہ جو عبادت کے سیاق وسباق کے متعلق ہو وہ دراصل درست سمت میں واقعات و حالات کے منظر نامہ کو حل کرنے میں بڑی مدد کرتے ہیں کہ دراصل بائبل میں آخری زمانہ کے متعلق کیا فرق ہے کہ حتمی وقت حالات کے وقوع میں آنے کا سبب کیا ہوگا؟۔مثال کے طور پر جوج مجوج کی جنگ اور'' کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا''۔ یہ دونوں واقعات کا بائبل مقدس میں وقت نہیں بتایا گیا۔

تو اگلے دو صفحوں میں ہم ان کے متعلق نتیجہ نکالیں نہ کہ حتمی اعلان کریں گے کہ ان الفاظ کے معنی اغلب ہوں گے نہ کہ حتمی ہوں گے۔

تجویز کردہ سلسلہ تواریخ

زبور نمبر 83 کی جنگ: یہ جنگ اسرائیل کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے وجود میں آئے گی۔ یہ اسرائیل کے اردگرد کی اقوام شروع کرے گی۔ تاہم اسرائیل فتح حاصل کر لے گا (زکریاہ 12:6-9)۔

جوج ماجوج کی جنگ حزقی ایل 38-39 باب میں ایک اور جنگ کا ذکر پایا جاتا ہے۔ یہ جنگ اسرائیل کے بیرونی حلقہ کا ذکر کرتی ہے جن کی قیادت ''روس'' کے ہاتھ میں ہوگی۔اس جنگ میں سب کی سب مسلم ریاستیں روس کی اتحاد میں ہوں گی۔ خدا بذاتِ خود اس جنگ میں مداخلت کرے گا اور تمام حملہ آور افواج کو فوق الفطرت قوت کے ذریعہ سے شکست دے گا۔لیکن بعض تفسیر کنندگان اس جنگ کو بڑی مصیبت کا شروع سمجھتے ہیں اور دیگر مفسرین اسے بڑی مصیبت کے ساڑھے تین سال پہلے شروع سے تعبیر کرتے ہیں۔

کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا: اس معاملہ میں خداوند یسوع اپنی کلیسیا کے لئے اپنے آپ کو آسمان میں ظاہر کرے گا۔ یہ مرحلہ کسی بھی وقت ظہور میں آ سکتا ہے۔ اور ہر بیان کردہ جنگوں سے پہلے درمیان میں یا پھر جنگوں کے بعد بھی اس مرحلہ کے ظہور کے لئے کوئی بھی نشان نہیں ہے۔ اس مرحلہ کے پورا ہونے کے لئے کوئی ایسی نبوت نہیں جو اس مرحلہ سے پوری ہے۔ اس کے وقت کے لئے صرف ایک ایسی بات ہے کہ بڑی مصیبت سے پہلے وقوع میں آئے گا (1 تھسلنیکیوں 10:1)۔

ایک خلا: جب یہ مرحلہ آئے گا تو اس مرحلہ کے واقع ہونے پر بڑی مصیبت کے مابین ایک ''خلا'' ہوگا۔ اس وقت ساری دنیا بڑی تکلیف میں ہوگی۔ تو ایک ایسا لیڈر جو یورپ سے اٹھے گا (مخالفِ مسیح)۔ یوں لگتا ہے کہ اس کے پاس جملہ مسائل کا حل ہوگا۔

مخالفِ مسیح کا اچانک ظاہر ہونا (ابھرنا): بائبل مقدس کا فرمان یوں ہے کہ مخالف مسیح اپنے لوگوں میں سے نکلے گا جنہوں نے 70ء میں مقدس ہیکل کو مسمار اور تباہ و برباد کیا تھا۔ یعنی رومیوں نے 70ء میں ہیکل کو برباد اور مسمار کیا تھا (دانی ایل 26:9) مخالفِ مسیح یورپی یونین میں سے برآمد ہو گا۔ بائبل مقدس یہ اشارہ دیتی ہے کہ سلطنتِ روم پھر سے بیدار یعنی وجود میں آ جائے گی (دانی ایل 2:36-45)۔

ایک معاہدہ: مخالفِ مسیح اسرائیل کے ساتھ ایک معاہدہ کرے گا (دانی ایل 27:9)۔ یہ معاہدہ بڑی مصیبت کے شروع میں کیا جائے گا۔ معاہدہ کی اصل اہمیت اس معاہدہ کی ظاہر نہیں کی گئی تاہم اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مخالفِ مسیح یہودیوں کو تحفظ کی ضمانت مہیا کرے گا اور یہ کہ یہودیوں کو اپنی ہیکل کو از سرِ نو تعمیر کرنے کی اجازت بھی ہوگی۔

بڑی مصیبت: مخالفِ مسیح ایک فوجی مہم دنیا پر حکومت کرنے کی خاطر شروع کرے گا اور بڑی مصیبت کے آدھے حصے یعنی ساڑھے تین سال میں اس کی رسمی اور غیر طبیعی جنگ (مکاشفہ 6 باب) ایٹمی جنگ میں تبدیل ہو جائے گی (مکاشفہ 8-9 باب)۔

ہیکل مقدس کا ناپاک اور بے حرمت کیا جانا: بڑی مصیبت کے درمیان میں مخالفِ مسیح ساری دنیا کو فتح کرے گا (مکاشفہ 13:7)۔ جس وقت وہ یروشلم میں جائے گا تو وہ نئی تعمیر شدہ ہیکل مقدس میں داخل ہو کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرے گا۔

یہودیوں کا باغی ہونا: یہودی لوگ مخالفِ مسیح کو اپنا مسیحا جاننے سے انکار کر دیں گے اور یہودیوں کو اس وجہ سے قتلِ عام شروع کر کے ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی کوشش کریں گے۔ یہودی اس جگہ جو آج کل اردن کہلاتا ہے وہاں بھاگ جائیں گے۔

خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی: بڑی مصیبت کے اختتام پر خداوند یسوع مسیح اپنے جلال میں کوہِ زیتون پر یروشلیم میں واپس آئے گا (زکریاہ 14:1-9)۔ وہ اپنے منہ کی پھونک سے مخالفِ مسیح اور اس کی فوجوں کو ہلاک کرے گا (زکریاہ 14:12-15)۔

یہودیوں کی نجات: جب یسوع خداوند آسمان میں ظاہر ہوگا تو اس وقت یہودیوں کا بقیہ توبہ کرے گا (زکریاہ 12:10)۔ اور وہ خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور مسیحا قبول کر لیں گے (متی 23:37-39)۔

مردوں کا جی اٹھنا: نئے عہد نامہ کے مقدسین اس وقت زندہ ہو گئے تھے جب خداوند یسوع نے کلیسیا کو آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ مسیح کی آمدِ ثانی کے موقع پر پرانے عہد نامہ کے جملہ مقدسین بھی جی

اٹھیں گے اور بڑی مصیبت کے وقت شہید مقدسین بھی جی اٹھیں گے اوران کے بدن بھی جلالی ہو جائیں گے۔

عدالت: خداوند یسوع سب یہودیوں اور غیر اقوام کی بھی عدالت کرے گا جو بڑی مصیبت کے وقت اور بعد میں بھی زندہ رہے تھے (متی 25:31-46 اور حزقی ایل 20:33-38)۔ جو یہودی اس کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کرلیں گے ان کو اجازت ہوگی کہ وہ ہزار سالہ بادشاہی میں داخل ہوں۔ جو آپ قبول نہیں کریں گے، ان کو عالمِ ارواح میں بھیج دیا جائے گا۔

شیطان کا باندھا جانا: شیطان کو اتھاہ گڑھے میں بند کر دیا جائے گا تا کہ وہ پھر سے قوموں کو گمراہ نہ کر سکے (مکاشفہ 20:1-3)۔

بادشاہی: یسوع اور اس کے جلال پائے ہوئے مقدسین ایک ہزار سال تک زندہ کی ہوئی مملکت پر بادشاہی یا حکومت کریں گے (مکاشفہ 20:4-5 ، یسعیاہ 2:1-4 اور 11:4-9)۔

بغاوت: ہزار سالہ بادشاہی کے اختتام پر شیطان کو کھول دیا جائے گا۔ اور ان کو گوشت پوست کا جسم رکھتے ہوں گے۔ ان کو یسوع کے خلاف بغاوت کرنے کے لئے ورغلائے گا اور اس بغاوت کو بھی خدا رفع کر کے تمام باغیوں کو تباہ و برباد کرے گا (مکاشفہ 20:7-10)۔

سفید تخت کی عدالت: سب چھوٹے بڑے مردوں کی عدالت ہوگی جو سب تاریخِ دنیا کے کسی بھی حصہ میں وہ زندہ تھے۔ ان کے اعمال کے مطابق انصاف کیا جائے گا۔ تاہم جنہوں نے خدا پر ایمان نہیں رکھا تھا، جنہوں نے خدا کے فضل کو رد کیا تھا، وہ آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالے جائیں گے (مکاشفہ 20:11-15)۔

نئی زمین اور نیا آسمان: آسمان اور زمین کو آگ کے ذریعہ سے نئے بنا دئے جائیں گے۔ ابلیس کی پھیلائی ہوئی ساری گندگی کو جلا کر راکھ کر دیا جائے گا (2 پطرس 2:12-13)۔

آسمان: آسمان تب زمین پر اتر آئے گا جب مخلصی پائے ہوئے ابدالآباد تک زندہ رہیں گے اور خدا کے ساتھ سکونت کریں گے۔ خدا کی حضوری میں نئے یروشلیم میں جو نئی زمین پر بسا ہوا ہوگا سکونت کریں گے۔

***

سوالات

1) کیا آپ نے کوئی نئی بات اس سبق میں آخیر زمانہ کے حالات کی بابت دریافت کی؟

2) تو آپ کیا سوچتے ہیں کہ خدا نے کیوں آخیر زمانہ کے حالات کی بات ایک حتمی فہرست کیوں فراہم نہیں کی؟

3) تو آپ اس آرڈر میں جو تجویز کنندہ فہرست میں آخیر زمانہ کی بابت مہیا کی گئی ہے؟ اس میں کیا تبدیلی کرنا چاہتے ہیں؟ اور کیوں؟

4) اے ملینی ام کا یہ ایمان ہے کہ ہم ہزار سالہ بادشاہی میں زندگی بسر کر رہے ہیں اس لئے کہ جب سے روح القدس دنیا میں موجود ہے۔ اور پھر اکثر لوگ یہ ایمان بھی رکھتے ہیں کہ ہم تو بڑی مصیبت کے زمانہ میں سے گزر رہے ہیں۔ کیونکہ کلیسیا بڑی ایذا رسانی میں سے گذر رہی ہے؟ کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ بات جو کچھ بائبل مقدس سکھاتی ہے اس کے ساتھ میل کھاتی ہے؟

____

____

____

____

5) ایک ایسی بات جو اکثر لوگوں کے لئے اکثر پریشانی کا سبب بنتی ہے کہ ''مکاشفہ کی کتاب میں'' کچھ ایسے نکات سامنے آتے ہیں جو ان حالات کو چھوڑ کر جن کے متعلق کتاب ظاہر کرتی ہے آگے کی بابت شروع ہو جاتا ہے جسے انگلش میں Flash Forward کا نام دیا جاتا ہے ہمارے لٹریچر میں Flash Back تو موجود ہے لیکن Flash Forward کا لفظ نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا تو مستقبل کے متعلق بھی جانتا ہے؟ تو کتابِ مکاشفہ میں اس لئے Flash Forward اس لئے آیا ہے کہ پڑھنے والا یہ سمجھے کہ بل آخر خداوند یسوع فتح مند ہوا۔ مثال کے طور مکاشفہ 6:12-17، 18-15:11 اور 20-14,5-1:14 کتاب کے تالے کا کام دیتا ہے۔ ہر دفعہ بیانات کا خوف ناک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ تاکہ پڑھنے والا خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی پر اپنی گرفت کو قابو رکھ سکے۔ اس طرح مکاشفہ 20-14:14 ایک فلم کی طرح پہلے ہی سے اس نظریہ پر انگلی رکھی گئی ہے کہ کیا کچھ ہونے والا ہے۔ کیا آپ ان حوالجات کو جب پڑھتے ہیں تو آپ اسی طرح دیکھتے ہیں؟

***

سبق نمبر 14

The Rapture

صعودِ کلیسیا

حقیقت: ''کلیسیا کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ
مصیبت کے آغاز سے پہلے ہی رہائی پائے گی''۔

کلیدی آیت:

''چونکہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے
اور میرے نام کا انکار نہیں کیا ہے''
(مکاشفہ 10:3)

صعودِ کلیسیا ایک جلالی واقع ہے جس کا خدا نے کلیسیا کے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ وعدہ یہ ہے کہ کسی دن بہت جلد نرسنگے کی آواز کے ساتھ اور مقرب فرشتہ کی آواز کے ساتھ خداوند یسوع آسمان میں ظاہر ہوگا اور اسی وقت وہ اپنی کلیسیا کو۔ پہلے تو وہ جو مسیح میں سو گئے ہیں اور جو زندہ کلیسیا ہوگی دونوں ہوا میں اڑ کر خداوند کا استقبال کریں گے۔

لفظ

یہ لفظ لاطینی زبان سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی پکڑنا، پکڑ کے دور لے جانا یا نکال لینا۔ یہ لفظ ولگیٹ ترجمہ سے براہِ راست 1 تھسلنیکیوں 17:4 سے لیا گیا ہے۔ لیکن نیو امریکن

سٹینڈرڈ ورژن میں انگلش ''جملہ'' پکڑنا یا پکڑ کر لے جانا استعمال ہوا ہے۔ یہی کنگ جیمس ورژن میں بھی استعمال ہوا ہے۔

کلیسیا کے ساتھ وعدہ

صعودِ کلیسیا کا واقع پرانے عہدنامہ میں نہیں پایا جاتا ہے۔ یہ وعدہ ''نئے عہدنامہ'' میں کلیسیا کے ساتھ کیا گیا ہے کہ نہ پرانے عہدنامہ کے مقدس لوگوں کے ساتھ جو کلیسیا کے قائم ہونے سے پیشتر پرانے عہدنامہ میں زندہ تھے۔ خداوند یسوع اپنی دلہن کو لینے کے لئے زمین پر واپس آ رہا ہے۔ وہ جو کلیسیائی زمانہ میں نجات پا کر مسیح کی دلہن کے اعضا بن جاتے ہیں۔ پرانے عہدنامہ کے مقدسین بڑی مصیبت کے خاتمہ پر زندہ ہو جائیں گے۔ دانی ایل نبی اس حقیقت پر سے پردہ اٹھاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ آخیر زمانہ کی بڑی مصیبت کے اختتام پر زندہ کئے جائیں گے۔

''جو خاک میں سو رہے ہیں ان میں سے بہتیرے جاگ
اٹھیں گے۔ بعض حیاتِ ابدی کے لئے اور بعض رسوائی اور
ذلتِ ابدی کے لئے''۔
دانی ایل 12:1-2

بائبل مقدس کے حوالجات

صعودِ کلیسیا کا پہلی بار ذکر خداوند یسوع مسیح نے بذاتِ خود کیا جس کا ریکارڈ یوحنا 14:1-4 میں موجود ہے۔ خداوند یسوع نے فرمایا

''پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تا کہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو''
یوحنا 14:1-4

صعودِ کلیسیا کے واقعات کا مفصل بیان اور مکاشفہ پولس رسول کی معرفت 1 تھسلنیکیوں 4:13-18 میں پایا جاتا ہے۔ اس حوالہ میں یوں لکھا ہے کہ مسیح کے ظہور کے وقت پہلے تو وہ جو مسیح

میں موئے جی اٹھیں گے۔ پھر وہ جو مسیح میں زندہ ہوں گے وہ بدل جائیں گے۔ ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھا جائیں گے تا کہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں۔ پھر ہماری یوں حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ ''ان باتوں ایک دوسرے کو تسلی دیا کریں''۔ پھر ایک اور جگہ پولس رسول کی معرفت کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر موجود ہے اور یہ ذکر کرنتھیوں کے پہلے خط کے پندرھویں باب میں جو قیامت کا مشہور و معروف باب ہے موجود ہے ملاحظہ فرمائیں۔

''دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں۔
ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل
جائیں گے اور یہ ایک دم میں ایک پل میں
پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہوگا کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے
گا اور مردے غیر فانی حالت میں اٹھیں گے اور
ہم بدل جائیں گے''

1 کرنتھیوں 15:51-52

پولس رسول کی طرف سے یہاں بدل جانا مقدس لوگوں کو حاصل ہونے والے جلالی بدنوں کی طرف اشارہ جو کامل بقا اور ابدیت کے حامل ہوں گے(1 کرنتھیوں 15:42-44,50-55)۔

بڑی مصیبت کے بعد صعودِ کلیسیا

بڑی مصیبت کے بعد صعودِ کلیسیا کا وقت جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کلیسیا مصیبت کے بعد ہی آسمان پر اٹھائے جائے گی۔ وہ اپنی بنیاد کی دلیل متی 13 باب کی تمثیلوں میں اور متی 24 باب میں خداوند کے اس خطبہ پر رکھتے ہیں جو انہوں نے کوہِ زیتون پر دیا۔

متی 24 باب میں خداوند یسوع المسیح اس بات کی تصویر کشی کرتے ہیں کہ ''ان دنوں کی مصیبت کے فوراً بعد ہی وہ اپنے مقدسوں کو جمع کر لیں گے''(متی 24:49)۔اس سے تو یہی ظاہر

ہوتا ہے کہ کلیسیا مصیبت کے بعد ہی آسمان پر اٹھائے جائے گی لیکن اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ انجیل متی یہودی نقطہ نظر کے تحت احاطہ تحریر میں لائی گئی تھی۔ لہٰذا متی رسول نے المسیح کی تحریر وخطبہ کا جو اندراج کیا ہے وہ خالص یہودی نقطہ نظر سے ہے۔ لوقا کی انجیل میں درج شدہ مسیح کے اس خطبہ کا متی کے اس تحریر کردہ کا مقابلہ کریں۔

مثال کے طور پر ملاحظہ ہو متی کی انجیل میں یہودیہ کے موسوی شریعت کے حوالجات جن کا ذکر سبت کے دن سفر کرنے کے متعلق ہے (متی 24:15-20)۔ لیکن انجیل لوقا میں ان کو بیان نہیں کیا گیا۔ اس کے برعکس لوقا رسول یوں رقم طراز ہیں۔ مقدسین اپنی مخلصی کے لئے اوپر دیکھتے رہتے ہیں۔

ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے کے لئے (لوقا 21:26)۔ جب آخری زمانہ کے نشانات کا واقع ہونا شروع ہو جائے تو مقدسین کو چاہیے کہ وہ اپنے سر اوپر اٹھا کر سیدھے ہو کر ان سے ہونے والی باتوں سے بچنے کے لئے اپنی مخلصی کی راہ دیکھیں (لوقا 21:36 اور 21:38)۔ ایسا کرنے کے لئے ان کو پہلے ہی سے بتا دیا گیا ہے۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ''لوقا اور متی رسول مقدسین کے دو مختلف گروہوں سے مخاطب ہیں جو متی کی انجیل میں خطاب ہے وہ یہودی مقدسین (جو مسیح میں) کے ساتھ جو دورانِ بڑی مصیبت یسوع کو اپنا مسیحا قبول کریں گے۔ تاہم جن ایمانداروں کے ساتھ لوقا رسول مخاطب ہے وہ ایسے جو مسیح کو اس بڑی مصیبت کے آغاز سے پیشتر ہی قبول کریں وہ شہید ہوں گے (مکاشفہ 7:9-14)۔ جو لوگ آخر تک زندوں کی زمین پر موجود ہوں گے ان کو فرشتوں کے ذریعہ جمع کیا جائے گا (متی 24:31)۔

گندم اور کڑوے دانوں کی تمثیل (متی 13:24-30)۔ اور بڑے جال کی تمثیل جو متی 13:47-50 میں مرقوم ہے۔ ان کی تشریح بھی اس طرح کی جا سکتی ہے۔ یہ تمثیلیں مقدسین اور گناہ گاروں کی علیحدگی کا حوالہ پیش کرتی ہیں جو بڑی مصیبت کے اختتام پر وقوع میں آئے گی۔ مقدسین وہ جو بڑی مصیبت کے دوران یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں یہودی اور دیگر اقوامِ

عالم۔

صعودِ کلیسیا بڑی مصیبت سے پہلے

میں ایمان رکھتا ہوں کہ خدا کے کلام کے بہترین استدلال ومفہوم کے مطابق کلیسیا بڑی مصیبت شروع ہونے سے پیشتر ہی آسمان پر اٹھالی جائے گی۔ میرا یقین ہے کہ ہمیں اس واقعہ کے نزول کے انجام پر غور کرنا چاہیے۔ پاک صحائف میں یہ بات بار بار کہی گئی ہے کہ خداوند کے ظہور کے لئے سر کو اونچے کر کے منتظر رہیں۔ہمیں ''تیار رہنے'' کے لئے کیا کہا گیا ہے (متی 44:24) اور کہا گیا ہے کہ ''جاگتے رہو'' (متی 42:25) اور کہا گیا کہ تمہاری کمریں بندھی رہیں اور تمہارے چراغ جلتے رہیں (لوقا 35:12)۔ یہ سب باتیں اور یہ کام جو ہمیں کرنے کے لئے کہا گیا ہے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یسوع کسی بھی لمحہ میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔

صرف یہ ایک نظریہ کہ کلیسیا مصیبت کے شروع ہونے سے پہلے اٹھالی جائے گی، مسیح کے ظاہر ہونے کے واقعہ کو قریب الوقوع قرار دیتا ہے۔ جب کلیسیا کے لئے اٹھایا جانا کسی اور وقت کے لئے مان لیا جائے تو پھر مسیح کے ظہور کا قریب الوقوع ہونا ایک بھولا بسرا واقعہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ اس واقعہ سے پہلے دیگر واقعات کا عمل میں آنا اشد ضروری ہے۔

مثال کے طور پر اگر کلیسیا مصیبت کے زمانہ کے عین وسط میں اٹھائی جائے تو پھر مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ میں خداوند کے کسی بھی وقت ظاہر ہونے کا منتظر رہوں۔ برعکس اس کے کہ میں تو اسرائیل کے معاہدۂ عمل ہیکل کی دوبارہ تعمیر اور مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے کی طرف دیکھوں گا کہ وہ ظاہر ہو، تب ہی تو مصیبت کا زمانہ شروع ہوگا۔ پھر مسیح بھی ظاہر ہو کر کلیسیا کو عین مصیبت کے وقت میں اٹھا کر آسمان پر لے جائے گا۔

ایک اعتراض

مصیبت سے پہلے صعودِ کلیسیا کے لئے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ نظریہ قبول کرنے کے لئے بالکل نیا ہے۔ یہ اعتراض پر انحصار کرتا ہے۔ یہ نظریہ انیسویں صدی سے پہلے موجود نہیں تھا لیکن تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ سترھویں صدی میں کیونکہ بہت سے فرقہ جات کلیسیا میں پیدا ہو

گئے تھے۔

اور یہ بات بھی ذہن میں رکھنا ہوگی کہ اس تعلیم کی تاریخ غیر واجب ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بات افضل ترین ہے کہ اسے تعلیم بائبل مقدس کی تائید حاصل ہے یا نہیں۔ مارٹن لوتھر جس کے سر اصطلاحِ کلیسیا کا سہرا ہے۔ اس نے سولھویں صدی میں یہ تعلیم دی کہ ''راست باز ایمان ہی سے جیتا رہے گا''۔ اور نجات فضل سے حاصل ہوتی ہے۔ اس پر تنقید کرنے والوں نے اس کا یہ عقیدہ رد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ''یہ عقیدہ تو قبول کرنے کے لئے بالکل نیا عقیدہ ہے''۔ حالانکہ یہی تو نئے عہد نامہ کی تعلیم کی بنیاد ہے۔ علاوہ ازیں یرمیاہ نبی اور دانی ایل نبی نے بھی پہلے نبوت کی ہوئی تھی۔ یہ نبوتیں جب ان کا وقت آ جائے گا، تو پھر یہ سمجھی جائیں گی (یرمیاہ 20:23 اور دانی ایل 12:8-9)۔

امید یادہشت

حاصلِ کلام یہ ہوا کہ مستقبل میں خداوند کی دو آمدوں کے منتظر ہیں۔ ایک آمد جو بڑی مصیبت کے آغاز پر اور دوسری اس مصیبت کے اختتام کے وقوع میں آئے گی۔ اول صعودِ کلیسیا کے وقت خداوند کا ظہور ہی ہوگا۔ کلیسیا کو ساتھ لے جانے کے لئے ہوگا اور دوسرا ظہور ''آمدِ ثانی'' جو خداوند یسوع المسیح کی اس زمین پر واپسی ہوگی (مکاشفہ 11:19)۔

آثارِ زمانہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ہم بڑی مصیبت کے دروازہ (دہلیز، چوکھٹ) پر ہیں۔ یہودی اپنی سرزمین پر واپس آ چکے ہیں اور اب وہ اپنے شہرِ مقدس میں بسے ہوئے ہیں اور تمام دنیا یروشلیم کے کنٹرول کے ایشو پر ان کے خلاف ان نشانات کے ظہور کے موافق ضرور ہے کہ ''یسوع المسیح'' آسمانی پھاٹکوں پر اپنے باپ کے حکم کا منتظر ہے کہ صعودِ کلیسیا کے لئے ظاہر ہو جو قریب الوقوع ہے۔

کیا آپ تیار ہیں؟ کیا یسوع آپ کی مبارک امید کے طور پر ظاہر ہوگا؟ صعودِ کلیسیا کے لئے یا پھر مسیح اپنی دوسری آمد میں مقدس خوف وغضب میں آپ کے لئے آنے والا ہے۔ چناؤ آپ کا ہے۔

کلیسیا کا آسمان پر اُٹھایا جانا بمقابلہ دوسری آمد

کلیسیا کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا نظریہ کا وقت میرے نزدیک بعض لوگوں کا نظریہ یہ ہے کلیسیا کا آسمان پر اُٹھایا جانا اور مسیح کی دوسری آمد ایک ہی واقعہ ہے۔تو یہ کس طرح ممکن ہے جبکہ دونوں واقعات کا بیان ایک دوسرے سے بہت مختلف ہے۔اوران کو کس طرح ایک ہی بیان کہا جا سکتا ہے۔

خاکہ پر دھیان دیں

صعودِ کلیسیا 1 تھسل 4 باب	آمدِ ثانی مکاشفہ 19 باب
• یسوع مسیح آسمان میں ظاہر ہوتے ہیں	• یسوع مسیح زمین پر واپس آتے ہیں
• اور یسوع اپنی کلیسیا کو رہائی دینے کی خاطر ظاہر ہوتے ہیں	• خداوند یسوع اپنی کلیسیا کے ساتھ واپس آتے ہیں
	• خداوند یسوع بطور جنگجو واپس آتے ہیں
• یسوع المسیح میں ظاہر ہوتے ہیں	• خداوند یسوع غضب میں واپس آتے ہیں
• یسوع مسیح بطور دلھا کے ظاہر ہوتے ہیں	• خداوند یسوع بطور بادشاہ کے واپس آتے ہیں

***

سوالات

1) 2 پطرس 2:4-9 کو پڑھیں اور بتائیں کہ اس پیراگراف میں خداوند یسوع صعودِکلیسیا کی بابت کیا فرماتے ہیں؟

____

____

____

____

2) مکاشفہ کی کتاب کے پہلے تین ابواب کلیسیا کی بابت لکھے گئے ہیں اور بعدازاں یوحنا رسول آسمان پر صعود فرما گئے۔ تو اس کے بعد کلیسیا کا کوئی ذکر مکاشفہ کی کتابِ پاک نہیں ملتا سوائے مکاشفہ 22:16۔ اس آیتِ مقدسہ میں لکھا گیا ہے کہ

''مجھ یسوع نے اپنا فرشتہ اس لئے بھیجا کہ کلیسیاؤں کے بارے میں تمہارے آگے ان باتوں کی گواہی دے۔ میں داؤد کی اصل ونسل اور صبح کا چمکتا ہوا ستارہ ہوں''۔

مکاشفہ 6-19 باب میں جو ثبوت موجود ہے کہ صعودِکلیسیا بڑی مصیبت سے پہلے ہوگا؟ کیا یوحنا رسول کا صعود بھی کلیسیا کے صعود کی ایک مثال ہے؟۔

____

____

____

____

3) اگر کلیسیا بڑی مصیبت کے ہولناک منظر کی نظر ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ صعودِ کلیسیا سے پہلے وہ بڑی مصیبت میں سے گزرتی ہے۔ تو کیا پولس رسول کی 1 تھسلنیکیوں 4:18 بیان کی گئی تسلی آمیز بات کے کچھ معنی ہیں؟

4) اگر کلیسیا کی منزل یہی ہے کہ وہ بڑی مصیبت میں سے گزرے تو پھر کیا مسیحی ایمانداروں کو مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے کا انتظار کرنا چاہیے؟ نہ کہ خداوند یسوع مسیح کے آسمان میں ظاہر ہونے کا انتظار؟

5) بعض لوگوں کا خیال وطیرہ یہ ہے کہ وہ صعودِ کلیسیا کا بڑی مصیبت کے درمیان صعود کی بات کرتے ہیں اور اس پر ایمان بھی رکھتے ہیں؟ اور یہ بیان کرتے ہیں کہ ''عدالت کی مہر'' خداوند کی عدالت کی مہریں نہیں؟ اور یہ عدالت انسان وشیطان کی طرف سے عدالت کی مہر ہے؟ مکاشفہ 6 باب کو پڑھیں۔ آپ کیا خیال کرتے ہیں کہ یہ باب یہی تعلیم دیتا ہے کہ یہ عدالت کی مہریں خداوند کی طرف سے ہیں؟

____

____

____

____

6) ان تمام نبوتی حوالجات اور فہرست مرتب کریں جو خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی سے پیشتر وقوع میں آئیں گے۔ اب اگر صعودِ کلیسیا اور آمدِ ثانی ایک ہی واقعہ ہے، پھر خداوند کا قریب الوقوع ہونا کہاں ہے؟

1) ________________	6) ________________
2) ________________	7) ________________
3) ________________	8) ________________
4) ________________	9) ________________
5) ________________	10) ________________

***

سبق نمبر 15

The Tribulation

بڑی مصیبت

حقیقت: ''بڑی مصیبت کا دور یا زمانہ کلیسیائی زمانہ کے بعد ہی شروع ہوگا جس میں نہ صرف یہودی لوگ ہی اس مصیبت میں گرفتار ہوں گے بلکہ کسی نہ کسی طرح ساری دنیا کے لوگ بھی اس غیر متوازی مصیبت میں دکھ اٹھائیں گے جب خدا اپنا عالمگیر غضب دنیا پر نازل کرے گا''۔

کلیدی آیت:

''کیونکہ اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ اب تک نہ کبھی ہوگی''

(متی 21:24)

بائبل مقدس ''مصیبت'' کے بارے میں بہت سی اطلاعات فراہم کرتی ہے۔ صفنیاہ کی پوری کتاب ہی اس مصیبت کی نبوت کرتی ہے۔ اس کے علاوہ پرانے عہد نامہ میں بہت سے حوالجات بھی اس کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر یسعیاہ 24 باب اور مکاشفہ کی کتاب کے چودہ ابواب (باب 6-9) اس مصیبت کے متعلق بیان کرتے ہیں۔

مکاشفہ 6-19 باب اس کے متعلق بیان کرتے ہیں۔

تاہم سب اطلاعات کی یہ نسبت بہت سی خرافات اور خیالی قصے اور کہانیاں بھی اس کے متعلق مشہور ہیں جو مسیحیوں کے درمیان دور دور ہیں۔ مثال کے طور پر اکثر مسیحی لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پہلے ساڑھے تین سال کا عرصہ خیر و عافیت سے گزر جائے گا۔ اور دوسرا ساڑھے تین سال کا عرصہ جنگ و جدل کا عرصہ ہوگا۔ اور دیگر لوگوں میں مخالفِ مسیح اور کلیسیا کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں بھی پائی جاتی ہیں۔

بائبل کا تصور یا نظریہ

اس سے پیشتر کہ ہم ان دہشت ناک باتوں پر غور کریں۔ آئیں ہم اپنے آپ کو اس ''بڑی مصیبت'' سے واقفیت حاصل کریں۔ یہ بڑی مصیبت کا نظریہ کہاں سے اخذ کیا گیا؟ یہ کہاں پیدا ہوا؟۔

بائبل مقدس میں سب سے پہلے اس کا ذکر استثنا 4:27-30 آیت میں پایا جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کی موجودہ ملک میں داخل ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ نے انہیں اس بات سے آگاہ کیا کہ اگر وہ خدا کے فرمانبردار نہ رہے تو پھر وہ تمام دنیا میں قوموں کے درمیان منتشر ہو جائیں گے۔ پھر اس (حضرت موسیٰ) نے پیشنگوئی کی کہ ''جب تو مصیبت میں پڑے گا اور یہ سب باتیں تجھ پر گزریں گی تو آخری دنوں میں تو خداوند اپنے خدا کی طرف پھرے گا، اور اس کی مانے گا''۔

صدیوں بعد حضرت یرمیاہ نے بھی وہی اصطلاح استعمال کی جب اس نے بھی بڑی مصیبت کا ذکر کیا۔ اس نے اس کا ذکر ''یعقوب کی مصیبت'' کہہ کر کیا۔ اسی طرح دانی ایل نے بھی ان دونوں کو اس طرح بیان کیا۔ ''وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائے اقوام سے اس تک کبھی نہ ہوا ہوگا''۔ ملاکی نبی بھی اسے اسی طرح بیان کرتا ہے کہ ''وہ چاندی کو تانے اور پاک صاف کرنے والے کی مانند بیٹھے گا اور بنی لاوی کو سونے اور چاندی کی مانند صاف کرے گا تاکہ وہ راستبازی سے خداوند کے حضور ہدیہ گزرانے'' (ملاکی 3:1-4)۔ اور حضرت زکریاہ نے بھی اسی طرح کی

پیشنگوئی کی۔ ''اور خداوند فرماتا ہے کہ سارے ملک میں دو تہائی قتل کئے جائیں گے اور مریں گے لیکن ایک تہائی بچ رہیں گے اور میں اس تہائی کو آگ میں ڈال کر چاندی کی طرح صاف کروں گا اور سونے کی طرح تاؤں گا اور وہ مجھ سے دعا کریں گے اور میں سنوں گا۔ میں کہوں گا کہ یہ میرے لوگ ہیں اور وہ کہیں گے کہ خداوند ہی ہمارا خدا ہے'' (زکریاہ 13:8-9)۔

گنجائش

اس غیر متوازی وقفہ مصیبت میں صرف یہودی ہی نہیں پڑیں گے بلکہ کسی نہ کسی طرح ساری دنیا کی اقوام اس مصیبت میں سے گزرے گی اور اس بڑی مصیبت میں پڑے گی۔ یسعیاہ نبی کا فرمان ہے کہ'' آخری دنوں میں یوں ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا اور انسان کی اونچی نگاہ نیچی کی جائے گی اور بنی آدم کا تکبر پست ہو جائے گا۔۔۔ کیونکہ رب الافواج کا دن تمام مغروروں، بلند نظروں اور متکبروں پر آئے گا اور وہ پست کئے جائیں گے۔۔۔ اور آدمی کا تکبر زیر کیا جائے گا اور لوگوں کی بلندی بینی پست کی جائے گی۔ اس روز خداوند ہی سربلند ہوگا اور تمام بت بالکل فنا ہو جائیں گے'' (یسعیاہ 2:10-17)۔

صفنیاہ نبی یوں فرماتا ہے کہ'' خداوند کے قہر کے دن ان کا سونا چاندی ان کو بچا نہ سکے گا بلکہ تمام ملک کو اس کی غیرت کی آگ کھا جائے گی، کیونکہ وہ یک لخت ملک کے سب باشندوں کو تمام کر ڈالے گا'' (صفنیاہ 1:18)۔ اور زبور نویس حضرت آسف بھی اسے اسی طرح دیکھتا ہے۔ '' کیونکہ خداوند کے ہاتھ میں پیالہ ہے اور مے جھاگ والی ہے۔ وہ ملی ہوئی شراب سے بھرا ہے۔ اور خداوند اسی میں سے انڈیلتا ہے۔ بے شک اس کی تلچھٹ زمین کے سب شریر نچوڑ نچوڑ کر پئیں گے'' (زبور 75:8)۔

دورانیہ

دانی ایل ''بڑی مصیبت'' کے دورانیہ کا بیان کرتا ہے۔ نبی کا کہنا ہے کہ خدا یہودیوں کے متعلق اپنے تمام منصوبوں کو پورا کرے گا۔ اس کے لئے خدا نے 70 ہفتوں کا دورانیہ مقرر کیا ہے (490 سال)۔ ان میں 69 ہفتے (483 سال) کے بعد مسیحا قتل کر دیئے جائیں گے اور

آخری ہفتہ (سات سال کا عرصہ) آخری زمانہ کے آخری سال ہوں گے۔ یہاں اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ مسیحا کے قتل سے لے کر آخری زمانہ کے ساتھ سالوں تک بیچ کا دور کلیسیا کا دور ہے۔ لہٰذا اس دور کے متعلق حضرت دانی ایل کچھ بیان نہیں کرتے۔ اس کی رویا سے کلیسیا کا زمانہ اوجھل رہتا ہے۔ مسیحا کے قتل کے بعد کلیسیا کا زمانہ شروع ہوتا ہے اور مسیحا کی بادلوں پر واپسی کلیسیا کا آسمان پر صعود کرنے کے بعد زمین پر بڑی مصیبت شروع ہو کر دانی ایل نبی کا آخری ہفتہ شروع ہوگا۔ مسیح کی زمین پر واپسی سے بالکل پہلے (دانی ایل 9:24-27) یہ ہفتہ عرصہ سات سالوں پر محیط ہوگا۔ جسے مصیبت کا دورانیہ کہا جاتا ہے۔ حضرت دانی ایل کا کہنا ہے کہ ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ شہر اور مقدس کو مسمار کریں گے اور اس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہوگا۔ اور آخر تک لڑائی رہے گی۔ بربادی مقدس ہو چکی ہے اور وہ ایک ہفتہ کے لئے بہتوں سے عہد قائم کرے گا اور نصف میں ذبیحہ اور ہدیہ موقوف کرے گا اور فصیلوں پر اجاڑنے والی مکروہات رکھی جائیں گے۔ یہاں تک کہ بربادی کمال کو پہنچ جائے گی اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اس اجاڑنے والے پر واقع ہوگی (دانی ایل 9:24-27)۔ یہ حوالہ جو اجاڑنے والے کے لئے ہے یہ مخالفِ مسیح کے لئے ہے۔

وہ وقت جو دانی ایل نبی نے بیان کیا ہے اس کی تائید مکاشفہ کی کتاب میں کر دی گئی ہے۔ جہاں مصیبت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ یعنی ہر ایک عرصہ ساڑھے تین سال کا ہو گا (مکاشفہ 11:3-7 اور مکاشفہ 13:5)۔ تقسیم کرنے کا نکتہ اس وقت سے شروع ہوگا جب مخالفِ مسیح مصیبت کے بالکل دوران (ساڑھے تین سال) بعد نئی تعمیر شدہ ہیکل میں داخل ہو کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرے گا (متی 24:15 ، 2 تھسلنیکیوں 2:3-4 اور مکاشفہ 13:5-6)۔

نقطۂ آغاز

اس خطرناک اور ہیبت ناک دور کا آغاز کب ہوگا؟۔ بائبل مقدس کا ایک عام نظریہ یہ ہے کہ اس دور کا آغاز اس وقت ہوگا جب یہودی اکٹھے ہو کر اپنی زاد بوم کو پھر سے قائم کر لیں گے۔

اور کہ وہ اپنے مقدس شہر یروشلیم پر سے قابض ہو جائیں گے۔

بائبل مقدس خصوصی طور پر اس بات کا ذکر کچھ اس طرح کرتی ہے کہ جب تمام دنیا اسرائیل کے خلاف ہو جائے گی، خصوصاً اس پر ان کا اتفاق کرنا کہ یروشلیم پر کس کا کنٹرول ہو؟۔ اس بڑی مصیبت کے پھوٹ پڑنے کا یہی نقطۂ آغاز ہے۔ جس طرح زکریاہ نبی نے کہا ہے۔ ''دیکھو میں یروشلیم کو اردگرد کے سب لوگوں کے لئے لڑکھڑاہٹ کا پیالہ بناؤں گا اور یروشلیم کے محاصرہ کے وقت یہوداہ کا بھی یہی حال ہوگا۔ اور میں اس روز یروشلیم کو سب قوموں کے لئے ایک بھاری پتھر بناؤں گا۔ اور جو اسے اٹھائیں گے سب گھائل ہو جائیں گے۔ اور دنیا کی سب اقوام اس کے مقابل جمع ہوں گی'' (زکریاہ 12:2-3)۔

القصہ ہم بڑی مصیبت کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ آج کے دن جب سب اقوامِ متحداہ، یورپی یونین، ویٹیکن اور تمام عرب اقوام اس بات کا مطالبہ کر رہی ہیں کہ یہودی یروشلیم سے دست بردار ہو جائیں۔ یہودیوں سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنا اختیار یروشلیم سے ختم کر دیں۔

امرِ خصوصی یہ ہوگا کہ یہودیوں اور عربوں کے مابین ایک عہد نامہ صلح پر دستخط ہوں گے اور یہ ایک ایسا عہد نامہ صلح کا ہوگا جس کے تحت یہودی پھر سے اپنے معبد یعنی ہیکل مقدس کو تعمیر کر سکیں گے (دانی ایل 9:27)۔

فطرت و ماہیت

مصیبت کے غیر متوازی خوف و دہشت کا عبرانی صحائف اور نئے عہد نامہ کے اندر صاف صاف ذکر پایا جاتا ہے۔ یسعیاہ نبی اسے یوں دہشت سے تعبیر کرتا ہے۔ ''خداوند کے خوف سے اور اس کے جلال کی شوکت سے چٹان میں گھس جا اور خاک میں چھپ جا''۔ ''اور آدمی کا تکبر زیر کیا جائے گا اور لوگوں کی بلند بینی پست کی جائے گی اور اس روز خداوند ہی سر بلند ہوگا''۔ ''اور جب خداوند اٹھے گا کہ زمین کو شدت سے ہلائے تو لوگ اس کے ڈر سے اور اس کے جلال کی شوکت سے پہاڑوں کے غاروں اور زمین کے شگافوں میں گھسیں گے۔ اس روز لوگ اپنے سونے چاندی کی مورتوں کو جو انہوں نے پوجنے کے لئے بنائیں چھچھوندروں اور چمگادڑوں کے آگے

پھینکیں گے''(یسعیاہ 10:2-17-19)۔صفنیاہ نبی اسے''غضب کا دن'' کہہ کر پکارتا ہے۔وہ دن جو تکلیف اور مصیبت کا دن ہو۔اور تباہی اور بربادی کا دن (صفنیاہ 15:1)۔لوگ اندھوں کی طرح دن کے وقت ٹھوکر کھائیں گے اور ان کا خون زمین کی گرد کی طرح بہہ جائے گا۔''ان کا خون دھول کی طرح گرایا جائے گا''(صفنیاہ 17:1)۔

نئے عہد نامہ میں یسوع نے یہ کہہ کر ایک خوفناک تصویر کشی کی ہے۔''کیونکہ اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی نہ کبھی ہوگی''(متی 21:24)۔ درحقیقت یسوع کا یہ کہنا ہے کہ یہ وقت اتنا خوفناک اور دہشتناک ہوگا۔اگر سات سالوں کے اختتام پر اسے ختم نہ کیا گیا تو نتیجاً روئے زمین پر سے زندگی کا خاتمہ ہوجائے گا(متی 22:24)اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا۔یوحنا رسول کا بیان بھی ملاحظہ فرمائیں۔''اور زمین کے بادشاہ، امیر اور فوجی سردار اور مالدار اور زور آور اور تمام غلام، آزاد پہاڑوں، غاروں اور چٹانوں میں جا چھپے اور پہاڑوں اور چٹانوں سے کہنے لگے ہم پر گر پڑو اور ہمیں اس کی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور برہ کے غضب سے چھپا لو کیونکہ ان کے غضب کا روزِ عظیم آ پہنچا۔اب کون ٹھہر سکتا ہے''(مکاشفہ 15:6-16-17)۔

غلط فہمیاں

بائبل مقدس کے اس پس منظر کے ساتھ آیئے اب ہم چند غلط تصورات کی طرف اپنا دھیان لگائیں۔میں ان چھ بڑی غلط فہمیوں کو جو بڑی مصیبت سے پائی جاتی ہیں ان کا ذکر کروں گا۔

1) مخالفِ مسیح اپنی مکاری، خوشامدی اور دھوکہ بازی کے باعث عالمگیر طاقت حاصل کرے گا۔
2) مخالفِ مسیح عالمگیر سطح پر عزت اور توقیر حاصل کرے گا۔
3) یہودی لوگ مخالفِ مسیح کو اپنا مسیحا قبول کر لیں گے۔
4) ساڑھے تین سال امن اور اس کے بعد ساڑھے تین سال جنگ وجدل کے ہوں گے۔
5) مخالفِ مسیح تواریخِ عالم میں نہایت ہی ذہین اور موثر لیڈر ہوگا۔

6) کلیسیا کو پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے ضرور ہے کہ وہ مصیبت میں سے گزرے۔

ایک بھیانک مقصد

یہ پھر سب کچھ کیا ہے؟ اتنا خوفناک واقع کیوں وجود میں آنے والا ہے؟ کس طرح ایک پر محبت اور رحم اور فضل سے معمور خدا یہ سب کچھ کرنے دے گا؟۔ کیونکہ ایک شفقت میں غنی اور رحیم خدا اتنی خون ریزی اور بے لگام بدی کو اجازت دے گا؟۔

ایک وجہ تو یہ ہے کہ خدا کے انصاف کے تسکین کے باعث یہ سب کچھ ضرور ہوگا، کیونکہ خدا رحیم ہونے کے ساتھ ساتھ کامل منصف بھی ہے۔ اور ضرور ہے کہ ہر ایک گناہ کا بدلہ ٹھیک ٹھیک دیا جائے۔ ہر وہ انسان جس نے خدا کے رحم و محبت اور فضل کو ناچیز جانا اور اس کا مذاق اڑایا، اس کی توہین کی، خدا ضرور ہی ان سے حساب لے کر رہے ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا جو راست باز، عادل، منصف اور پاکیزگی کا خدا ہے وہ گناہ سے نظریں چرائے۔ خدا کی آنکھیں تو ایسی پاک ہیں کہ وہ بدی کو دیکھ بھی نہیں سکتا اور کج رفتاری پر نگاہ نہیں کر سکتا (حبقوق 13:1)۔ ضرور ہے کہ وہ ایک ایک گناہ کا ٹھیک ٹھیک بدلہ دے۔

بڑی مصیبت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو نجات کی طرف مائل کرنا۔ یہ ایک حیران کن بات ہے کہ جب خدا اپنا غضب انڈیلتا ہے تو وہ اپنا بنیادی مقصد زائل نہیں ہونے دیتا۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ آدمیوں کو نجات بخشتا ہے۔ یسعیاہ نبی اس کی یوں وضاحت کرتا ہے۔ ''رات کو میری جان تیری مشتاق ہے۔ ہاں میری روح تیری جستجو میں کوشاں رہے گی، کیونکہ جب تیری عدالت زمین پر جاری ہے تو، دنیا کے باشندے صداقت سیکھتے ہیں'' (یسعیاہ 9:26)۔

جب مصیبت کے دور و زمانہ میں خدا کا غضب انڈیلا جائے گا تو کچھ لوگوں کے دل تو نرم ہو کر پگھل جائیں گے۔ تاہم بعض لوگوں کے دل اور زیادہ سخت ہو کر اس بات کو ثابت کریں گے کہ ''دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز اور لا اعلاج ہے'' (یرمیاہ 9:17)۔

انسان کا دل گناہ کی طرف چرخی کی طرح گھومتا پھرتا ہے۔ تاہم خدا اس کے لئے بڑا سنجیدہ ہے۔ ''بڑی مصیبت کا دور ایک ایسی ہی تصویر کو پیش کرتا ہے کہ خدا کس طرح اور کس قدر گناہ

کو سنجیدگی سے دیکھتا ہے اور یہ کہ انسانیت کی بغاوت کو کس نظر سے دیکھتا ہے"۔

بڑی مصیبت کا خاکہ

Overview of Tribulation Events

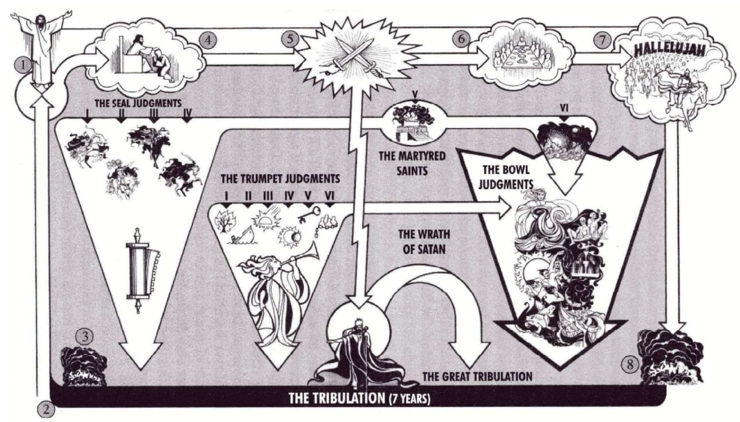

نوٹ: درج ذیل میں دیئے گئے ڈایاگرام میں دیئے گئے نمبروں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔

1) یسوع آسمان میں ظاہر ہوتا ہے (1 تھسلنیکیوں 16:4)۔

2) کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا کہ وہ ہوا میں خداوند یسوع کا استقبال کرے (1 تھسلنیکیوں 17:4)۔

3) مخالفِ مسیح دنیا کو فتح کرنے کے لئے جنگ برپا کر دیتا ہے۔ یہ ایک غیر رسمی جنگ شروع ہو گی (عدالت کی مہریں) اور پھر یہ جنگ ایٹمی جنگ میں تبدیل ہو جائے گی (نرسنگوں کی عدالت)۔ مکاشفہ کے 6-8-9 ابواب ملاحظہ ہوں۔

4) کلیسیائی زمانہ کے مقدسین کی عدالت آسمان میں ہوگی۔ ان کا انصاف ان کے کاموں کے لئے ہوگا جو انہوں نے خدا کی بادشاہی کو پھیلانے کے لئے کیئے ہوں گے (2 کرنتھیوں 10:5)۔

5) بڑی مصیبت کے درمیان شیطان ایک دفعہ خدا کے تخت پر قبضہ کرنے کی ناکام کوشش کرے گا، جس کے نتیجہ میں آسمان میں شیطان اور اس کی فوجوں اور خدا کے فرشتوں کے مابین جنگ ہوگی۔ خدا کے فرشتوں کا کمانڈر چیف میکائیل فرشتہ ہوگا (مکاشفہ 12:7-12)۔ شیطان کو شکست ہوگی

اور اسے زمین پر پھینک دیا جائے گا جہاں وہ مخالفِ مسیح کو قابو میں کرے گا (2 تھسلنیکیوں 3-2:2، مکاشفہ 13:3-5)۔ تو مخالفِ مسیح یہودیوں اور ان کو جنہوں نے ''مصیبت'' کے دوران خداوند یسوع پر ایمان لا کر اس کو اپنا خداوند اور نجات دہندہ قبول کر لیا تھا تا کہ ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالے۔

6) کلیسیا اپنے دلہا (مسیح) کے ساتھ مل کر آسمان میں شادی کی ضیافت میں شریک ہو کر خوشی منائے گی، جبکہ زمین پر خدا اپنے ''قہر کے پیالوں کی عدالت کرے گا'' (مکاشفہ 16:1-17 اور 19:7-8)۔

7) کلیسیائی زمانہ کے مقدسین خداوند یسوع مسیح کے ساتھ ساری زمین پر واپس آ کر اس کے ساتھ ہزار سالہ بادشاہی کریں گے (مکاشفہ 19:11-16)۔

8) خداوند یسوع مسیح مخالفِ مسیح اور اس کی فوجوں کو ''ہرمجدون'' میں شکست فاش دے کر تباہ کر دے گا (مکاشفہ 19:17-21 اور زکریاہ 14:1-15)۔

نوٹس: برائے مہربانی اوپر دیئے گئے ڈایاگرام پر دھیان دیں تا کہ آپ مکاشفہ 6:12-17 میں آنے والے واقعات کو سمجھ سکیں۔ پھر جہاں آخری مہر کھولی جاتی ہے اور پڑھنے والوں کو سمجھانے کی خاطر مسیح کی آمدِ ثانی کو ظاہر کیا گیا ہے اور پھر دوسری دفعہ مکاشفہ 11:15-18 میں بھی جہاں ساتواں نرسنگا پھونکا جاتا ہے اور پڑھنے والے کو خداوند یسوع کی آمد کی خبر دی جاتی ہے۔

***

سوالات

1) مکاشفہ کی کتاب کے ابواب کی تقسیم کو مکاشفہ 1:19 میں بیان کیا گیا ہے کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔''جو باتیں تو نے دیکھی ہیں''''جو باتیں ہیں''اور''جو باتیں ان باتوں کے بعد ہونے والی ہیں تو ان باتوں کو سیکھانے کے لئے آپ کون سے ابواب کا انتخاب کریں گے؟

---

2) مکاشفہ کی کتاب''بڑی مصیبت میں مسلسل ذکر کرتی ہے''۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مصیبت کے دوران خداوند پر ایمان لا کر اس کو اپنا خداوند اور نجات دہندہ قبول کر لیا ہے۔ کیا ایسے لوگ کلیسیا کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے (یعنی جب صعودِ کلیسیا) معرض وجود میں آئے گا۔ تو کس طرح یہ لوگ خداوند یسوع مسیح کی نجات بخش قدرت کو جانیں گے؟ اور ایسے لوگ کس طرح (انجیلِ مقدس) خوشخبری کو سنیں گے؟

---

3) مکاشفہ 5:9-10 پر نگاہ ڈالیں۔ یہ وہ گیت ہے جو آسمان میں خدا کے تخت کے حضور گایا جاتا ہے۔ کیا آپ کا ایمان اور یقین ہے کہ یہ گیت اس بات کو صاف صاف بیان کرتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح اس زمین پر ہزار سال تک بادشاہی کرے گا؟

4) مکاشفہ 12 باب میں بے شمار اشارات اور علامات پائی جاتی ہیں۔تو آپ کس طرح اس بات کی تشریح کریں گے کہ ''ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے ہے'' (مکاشفہ 12:1)۔اور پھر ''وہ بیٹا جنی'' (مکاشفہ 12:5)۔

5) مکاشفہ 17 باب یہ ظاہر کرتا ہے کہ ''ایک عورت'' نام ''بابل'' ایک راز ہے جو اس عورت کے ماتھے پر لکھا ہوا ہے (مکاشفہ باب 17-18 کو بھی پڑھیں تو پھر آپ اس رازِ بابل کی کس طرح تفسیر کریں گے؟

6) خداوند یسوع مسیح کتابِ مکاشفہ میں یہ بیان کرتا ہے کہ'' دیکھ میں جلد آنے والا ہوں''
(مکاشفہ 12:22 اور مکاشفہ 20باب)۔جب یسوع نے یہ بات کی تو اس وقت سے لے کر
اب تک 2000برس ہو چکے ہیں۔تو اس کے'' دیکھ میں جلد آنے والا ہوں'' کے کیا معنی ہیں؟

____

____

____

____

***

سبق نمبر 16

The Antichrist

مخالفِ مسیح

حقیقت: ''بائبل مقدس یہ تعلیم سکھاتی ہے کہ ایک شخص جومخالفِ مسیح کہلاتا ہے وہ دنیا کی سب قوموں پر بڑی مصیبت کے دوران اپنا قبضہ کر لے گا''۔

کلیدی آیت:

''اور اسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑے اور ان پر غالب آئے اور اسے ہر قبیلہ اور امت اور اہلِ زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا''

(مکاشفہ 7:13)

اس کی بادشاہی

بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ آخری زمانہ میں خداوند یسوع المسیح کی واپسی سے پیشتر ایک بہت بڑا سیاسی رہنما جو تاریخ انسانی کا یکتائے عالم رہنما ہو گا۔ وہ یورپ سے نمودار ہو گا۔ سیاسی دھاکہ دہی اور عیارانہ چالوں کے ذریعہ یورپین علاقہ پر قبضہ کر لینے کے بعد وہ ایک فوجی

مہم کو جاری کرے گا جو اس کے اختیار جسے وہ چاہتا ہوگا۔ ہر ایک قبیلہ اور اہلِ زبان وقوم پر مسلط ہو جائے گا (مکاشفہ 7:13)۔اس کی سلطنت کی وسعت تمام دنیا تک پھیلی ہوگی۔اس کی سلطنت تاریخ میں سب سے بڑی سلطنت ہوگی۔

وہ اپنی قوت کا اظہار قوت محرکہ Dynamic موثر خوبیوں کا مالک، اعلیٰ بصیرت کا حامل رہنما دنیا کو اپنی ہوشیاری کے باعث اپنی طرف مائل کرے گا کہ اس کے پاس ان کے مسائل کا حل موجود ہے۔وہ دنیا کے نجات دہندہ کے طور پر ظاہر ہوگا۔لیکن جیسے ہی وہ اپنی طاقت کو مضبوط کرلے گا تو اس کی حقیقی فطرت کھل کر سامنے آجائے گی۔وہ شیطان گرفتہ کی طرح ابھر کر سامنے آئے گا اور ایسا قوت مند شخص بن کر ظاہر ہوگا جو خدا سے نفرت کرنے والا ہوگا اور مسیحیت اور یہودیت دونوں کو مٹا دینے کی کوشش کرے گا۔ان ہی وجوہات کی بنا پر کلامِ خدا اور پاک صحائف میں اسے مخالفِ مسیح کہا گیا ہے۔

اس کی اصل

یہ ناپاک اور خبیث شخص کہاں سے برپا ہوگا؟ کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یہ شخص ملک شام سے ہوگا، کیونکہ اس کی مثال کا ایک شخص پہلے ہی (215-164 ق۔م) ہوگزرا ہے جو سریانی یعنی ملک شام کا باشندہ تھا۔اس کا نام انطیاکس اپی فینس تھا۔تاہم اپی فینس تو حقیقتاً یونانی شہریت کا حامل تھا۔

لگتا یوں ہے کہ یہ مخالفِ مسیح رومی سلطنت کے وسط میں سے ہوگا اور وہ اٹلی کا باشندہ ہو گا۔یہ بات حضرت دانی ایل نبی کے صحیفہ کے 26:9 آیت سے اخز کی گئی ہے۔لکھا ہے:

''اور ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ شہر اور مقدس کو
مسمار کریں گے اور اس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہو
گا۔اور اخر تک لڑائی ہوگی۔بربادہ مقرر ہو چکی ہے''۔

دانی ایل 26:9

اس کا ذکر کہ اس کے لوگ شہرِ مقدس کو برباد کریں گے۔

ہم اس بات کو تو تاریخ میں دیکھتے ہیں کہ یروشلیم اور یہودی ہیکل کو رومیوں نے 70ء میں تباہ و برباد کر دیا تھا۔ لہٰذا حضرت دانی ایل نبی کے مطابق مخالفِ مسیح ضرور ہے کہ وہ رومی شہری ہی ہو۔

اس کا چال چلن

بائبل مقدس خصوصیت کے ساتھ مخالفِ مسیح کے چال چلن کو بیان کرتی ہے اور ایک نفرت انگیز تصویر کو پینٹ کر دیتی ہے۔ حضرت دانی ایل نبی کے صحائفِ پاک میں اس کی تفصیلی تصویر اور چال چلن کو دیکھا جا سکتا ہے۔

بار بار مخالفِ مسیح کے منہ پر زور دیا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی باتوں پر زور دیا جاتا ہے کہ وہ بے لگام ہوتے ہوئے غرور سے باتیں کریں گے (دانی ایل 8:7)۔ وہ خدا کے متعلق بری بری باتیں اور بکواس کرے گا۔ اور خداوندوں کے خدا کے خلاف کفر بکے گا۔

''اور بادشاہ اپنی مرضی سے چلے گا اور تکبر کرے گا
اور سب معبودوں سے بڑا بنے گا اور الٰہوں کے الٰہ
کے خلاف بہت سی حیرت انگیز باتیں کہے گا اور
اقبال مند ہوگا۔ یہاں تک کہ قہر کی تسکین ہو جائے گی۔
کیونکہ جو کچھ مقرر ہو چکا ہے واقع ہوگا''۔

دانی ایل 36:11

''بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لئے اسے ایک
منہ دیا گیا''۔

مکاشفہ 5:13

''وہ اپنی مرضی کا مالک ہوگا اور اپنے ارداہ میں نہایت
پختہ ہوگا تا کہ اپنے راستہ پر چلے۔ وہ انسانی روایت کی
تذلیل کرے گا۔ حتیٰ کہ مقرہ اوقات و شریعت کو بدلنے

کی کوشش کرے گا۔ یہ کیلنڈر بھی بدل دے گا جس کا تعلق
یسوع کی پیدائش کے ساتھ ہے''۔
دانی ایل 25:7

ایک دیگر نکتہ جس پر بار بار زور دیا جاتا وہ یہ ہے کہ مخالفِ مسیح یہوداہ اسکریوطی کی طرز کا ابلیس گرفتہ ہی ہوگا (لوقا 3:22)۔ حضرت دانی ایل کا کہنا ہے کہ وہ بڑا زورآور ہوگا۔ تاہم وہ ''اپنی قوت سے نہیں'' (دانی ایل 24:8)۔ پولس رسول کا کہنا ہے کہ

''جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی
جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ
اور دھوکے کے ساتھ ہوگی''۔
2 تھسلنیکیوں 9:2

یوحنا رسول کا فرمان ہے کہ

''اور جو حیوان میں نے دیکھا اس کی شکل تیندوے
کی سی تھی اور پاؤں ریچھ کے سے اور منہ ببر کا سا اور
اس اژدہا نے اپنی قدرت اور اپنا تخت اور بڑا اختیار
اسے دے دیا''۔
مکاشفہ 2:13

اس لئے کہ وہ بدروح گرفتہ ہوگا، لہٰذا وہ ایک ایسا شخص ہوگا جو کبھی بھی قابلِ اعتبار نہ ہو گا۔ زبور 2:25 میں لکھا ہے

''تیری زبان محض شرارت ایجاد کرتی ہے۔
اے دغاباز، وہ تیز استرے کی مانند ہے''۔

پھر زبور 21:25 میں بھی لکھا ہے

''اس کا منہ مکھن کی مانند چکنا ہے پر

اس کی دل میں جنگ تھی''۔

اور زبور 6:5 اس کو خون خوار اور دغا باز قرار دیتا ہے۔ اور زبور 1:43 میں بھی اسے'' دغا باز اور بے دین اور ناراست ہی کہا گیا ہے''۔

حضرت دانی ایل اس بات کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ وہ ایک جنسی بے راہرو بھی ہوگا اور زیادہ تر وہ ہم جنس پرست کے طور پر ہی ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت دانی ایل کے مطابق مخالفِ مسیح عورتوں کو مرغوبہ نہ ہوگا (دانی ایل 37:11)۔

سب سے اوپر وہ خود پرست اور اپنی ذات میں مگن رہنے والا شخص ہوگا۔ جو خدا کی تکفیر کرے گا اور آدمیوں کو اپنے مقاصد کی خاطر شکار کرے گا۔ وہ دھوکہ باز اور ظالم ہوگا۔ وہ ایک نا قابلِ اعتبار اور وعدہ خلاف شخص ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جب یسوع المسیح آئے گا تو وہ'' سچا اور برحق'' کہلائے گا۔ جو مخالفِ مسیح کے برعکس ایک لقب ہے۔'' سچا اور برحق'' (مکاشفہ 11:19)۔

اس کا دور

صعودِ کلیسیا بذاتِ خود وہ واقعہ ہے جو مخالفِ مسیح کی روش کا آغاز کرے گا۔ کلیسیا کا دنیا میں نہ ہونا مخالفِ مسیح کو کھلی چھٹی دینا ہے کہ وہ اپنا کام کرے۔ کیونکہ صعودِ کلیسیا ہی سے دنیا میں دکھ درد و تباہی و مصیبت کا آغاز ہوگا۔ شیطان مخالفِ مسیح کو قوت دے گا (دانی ایل 24:8)۔ لگتا یوں ہے کہ مخالفِ مسیح شیطانی قوت کے باعث دنیا کے مسائل کا حل بیان کرے گا۔ وہ یورپی یونین کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لے گا (دانی ایل 23:8)۔ اور اپنا ہیڈ کوارٹر روم میں قائم کرے گا (مکاشفہ 18,9,3:17)۔

مصیبت کے سات سالوں کا دور و زمانہ اس وقت شروع ہوگا جب مخالفِ مسیح مشرقِ وسطیٰ میں امن قائم کرنے والے معاہدہ پر دستخط کرے گا اور یہودیوں کو اپنا معبد یعنی ہیکل مقدس بنانے کے لائق کرے گا (دانی ایل 27:9)۔ یورپی یونین کی بنیاد پر مشرقِ وسطیٰ میں امن قائم کرے گا۔ پھر وہ ساری دنیا کو اپنا مطیع بنا لے گا۔

دنیا تو اس ڈکٹیٹر کی مزاحمت کرے گی اور اس کے نتیجہ میں دنیا کی تیسری عالمگیر جنگ

برپا ہو جائے گی جس میں مخالفِ مسیح حد سے زیادہ تباہی مچا دے گا (دانی ایل 24:8)۔اس جنگ کے نتیجہ میں ابتدائی طور پر دنیا کی آبادی کا چوتھائی حصہ موت کے گھاٹ اتر جائے گا۔مطلب آج کے اعداد و شمار کے مطابق قریباً ڈیڑھ ارب لوگ موت کے منہ میں چلے جائیں گے (مکاشفہ 8-2:6)۔جونہی مصیبت اپنے درمیانی سفر کے اختتام تک پہنچے گی تو یہ جنگ نیوکلیئر جنگ میں تبدیل ہو کر تباہی و بربادی مچا دے گی، جس کے نتیجہ میں ایک تہائی حصہ دنیا کی آبادی کا مزید لقمہ اجل بن جائے گا۔مطلب مزید ڈیڑھ ارب انسان دنیا سے رخصت ہو جائیں گے۔جس کا یہ مطلب ہوا کہ چھ ارب میں سے تین ارب لوگ اس جہانِ فانی سے رخصت ہو جائیں گے (مکاشفہ 8اور 9باب)۔

یہ ایک خالی خولی فتح ہوگی کیونکہ اس فتح کے نتیجہ میں زمین کا تیسرا حصہ اور آبادی کا نصف برباد ہو کر رہ جائے گا۔تب وہ اپنی فتح کو استحکام بخشے گا جو دنیا میں ایک عالمگیرا کانومی اور ایک عالمی مذہب کے قیام کی بنا پر ہوگا۔اس کے معاشی، اقتصادی کنٹرول کی کامیابی اس بات میں پوشیدہ ہو گی کہ ہر ایک شخص کو اپنے دہنے ہاتھ یا پھر ماتھے پر اس کا نشان لینا ہو گا (مکاشفہ 18-16:13) کہ اس نشان کے بغیر کوئی شخص کسی بھی طرح کی کئی خرید وفروخت نہ کر سکے گا۔ نشان یا تو حیوان کا نام ہوگا یا پھر اس کے نام کا عدد (مکاشفہ 18:13)۔

اس کے مذہبی کنٹرول کا قبضہ اس کے جھوٹے نبی کے ہاتھ میں ہو گا۔ جو ایک بت پرست مذہب کو جاری کرے (مکاشفہ 13:11-15)۔جھوٹا نبی ساری دنیا کے لوگوں کو مخالفِ مسیح کی پرستش کرنے پر مجبور کرے گا۔وہ ایک دھوکہ باز ہوگا جو لوگوں کو بڑے نشان دکھا کر گمراہ کرے گا۔شیطانی مذہب پرستی کے سسٹم کو استحکام دینے کی غرض سے مخالفِ مسیح ایک بہت بڑی ایذا رسانی ستم ظریفی کو شروع کرے گا۔ یہ ظلم و بربریت ان کے خلاف برپا ہو گی۔ جو ایک سچے خدا کے پرستار ہوں گے جن کا ایمان ایک خدائے قادرِ مطلق پر ہوگا (مکاشفہ 13:12-17)۔جس کے نتیجہ میں ایک بہت بڑی خون ریزی وقتل وغارت برپا ہو جائے گی (مکاشفہ 7:9-14)۔

اس کا انجام

بائبل مقدس اس بات کا اشارہ دیتی ہے کہ جونہی مخالفِ مسیح یہودیوں سے متعلق خبط حالت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو پھر وہ عالمگیر سلطنت کی دلچسپی کو بھی خیر باد کہہ دیتا ہے۔اس کے ذہن میں ایک ہی خیاث وخبط سما جاتا ہے اور کہ اس نے یہودیوں کو صفحہ روزگار سے مٹا دینا ہے اور پھر اس کی سلطنت میں ایک انقلاب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔جس کا نقطہ آغاز اقوامِ ایشیا ہوں گی۔جو ایک ایسی فوج کو اکٹھا کریں گی جن کی تعداد بیس کروڑ ہوگی۔یہ براعظم ایشیا کو عبور کرتی ہوئی اسرائیل کی طرف بڑھیں گی۔جہاں امید کی جاتی ہے کہ وہ مخالفِ مسیح کا سامنا کریں گی کیونکہ وہ اپنی آزادی کی خاطر ایک فیصلہ کن جنگ کریں گی۔

حضرت دانی ایل یوں فرماتے ہیں کہ جب مخالفِ مسیح مشرقِ وسطیٰ میں اپنی فوجوں کے ساتھ موجود ہوگا اور اس وقت وہ قوموں کو الٹ اور یہودیوں کو قتل کر رہا ہوگا تو اس وقت وہ اچانک افواہیں سننا شروع کرے گا، جس کی بنا پر وہ پریشان ہو جائے گا (دانی ایل 11:40-44)۔اور برِاعظم ایشیا کی اس عظیم فوج کی بابت بھی سنے گا جو اس کی طرف اسے للکارتے ہوئے بڑھتی چلی آ رہی ہوگی۔وہ اپنی فوجوں کو مستحکم کرتے ہوئے ان کے چیلنج کو قبول کرلے گا۔جنگ سمندر اور مقدس پہاڑ کے درمیان ہوگی (دانی ایل 11:45)۔یہ وہی علاقہ ہے جس کا ذکر مکاشفہ میں ہرمجدون کی وادی کے طور پر ذکر آیا ہے۔

ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دریائے فرات سوکھ جائے گا اور ایشیا کی عظیم فوجیں اس دریا کو عبور کر کے مخالفِ مسیح کی طرف بڑھیں گی (مکاشفہ 16:12)۔جونہی لڑائی شروع ہوگی اور جنگ جاری ہوگی تو خداوند یسوع مسیح آسمان پر سے یروشلم میں کوہِ زیتون پر ظاہر ہوگا اور ''فوق الفطرت کلام کے باعث فوجوں کو ہلاک کرے گا''۔قوموں کو مارنے کے لئے اس کے منہ سے ایک دودھاری تلوار نکلے گی۔ساری کی ساری فوجیں اپنی اپنی جگہ ہلاک ہو جائیں گی۔

اور خداوند یروشلم کے ساتھ جنگ کرنے والی سب قوموں پر یہ عذاب نازل کرے گا کہ کھڑے کھڑے ان کا گوشت سوکھ جائے گا اور ان کی آنکھیں چشم خانوں میں گل جائیں گی اور ان

کی زبان ان کے منہ میں سڑ جائے گی (زکریاہ 12:14)۔

''اور حوض میں سے اتنا خون نکلا کہ گھوڑوں کی لگاموں

تک پہنچ گیا اور سولہ سو فرلانگ تک بہہ نکلا''

مکاشفہ 20:14۔

پولس رسول کا کہنا ہے کہ مخالفِ مسیح خداوند یسوع مسیح کی منہ کی پھونک سے ہلاک ہو جائے گا (2 تھسلنیکیوں 8:2)۔ یوحنا رسول بھی کچھ یوں ہی بیان کرتے ہیں ''کہ خداوند اپنے منہ کی تلوار سے لڑنے گا'' (مکاشفہ 16:2)۔

حضرت دانی ایل کا کہنا ہے کہ مخالفِ مسیح کی سلطنت لے لی جائے گی۔ اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیا جائے گا (دانی ایل 26:7)۔ دانی ایل یوں بھی فرماتا ہے کہ ''مخالفِ مسیح کو آگ میں جھونک دیا جائے گا'' (دانی ایل 11:7)۔

یوحنا رسول مخالفِ مسیح کے انجام کو مکاشفہ کی کتاب میں بیان کرتا ہے جب وہ یہ فرماتا ہے کہ ''وہ حیوان اور اس کے ساتھ جھوٹا نبی پکڑا گیا''۔

''اور وہ دونوں آگ کی جھیل میں ڈالے گئے''

مکاشفہ 20:19۔

''ان کا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی

اس جھیل میں ڈالا جائے گا۔ جہاں وہ حیوان اور جھوٹا

نبی بھی ہوگا اور وہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے''۔

مکاشفہ 10:20۔

اس کا یہ مطلب ہوا کہ مخالفِ مسیح اور جھوٹا نبی وہ جہنم کے پہلے باسی ہوں گے۔ شیطان کو وہاں ہزار سالہ مسیح کی بادشاہی کے اختتام پر جہنم میں ڈالا جائے گا (مکاشفہ 10:20)۔

مخالفِ مسیح کا چال چلن

بیان	دانی ایل نبی کا چھوٹا سا سینگ دانی ایل 7 باب	دانی ایل نبی کا چھوٹا سینگ دانی ایل 8 باب	اپنی مرضی کرنے والا بادشاہ دانی ایل 11 باب	گناہ کا شخص ہلاکت کا فرزند 2 تھسلنیکیوں 2 باب
خود پسند یا خودغرض	•	•	•	•
خدا کے متعلق کفر بکنے والا	•	•	•	•
توہین کرنے والا	•	•	•	•
ایمانداروں پر ظلم کرنے والا	•	•		
گستاخ یا بدتمیز		•		
دھوکہ باز یا چالاک		•		
بدروح گرفتہ		•		•
تباہ کرنے والا		•		•
اپنی مرضی پر چلنے والا		•	•	
بگڑا ہوا یا گمراہ اور شہوانی			•	
مادہ پرست			•	
جنگجو			•	

سوالات

1) کیا آپ کا ایمان ہے کہ ''مخالفِ مسیح'' آج زندہ ہے؟

2) مکاشفہ 13:1-3 کو پڑھیں۔ کیا ان آیات میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے کہ مخالفِ مسیح قتل ہو گیا اور پھر مردوں میں سے زندہ ہو گیا؟

3) یوحنا رسول یہ بیان کرتا ہے۔ 1 یوحنا 2:18-22 کہ اس کے زمانہ میں مخالف موجود تھا۔ یہ بات تمام تاریخِ انسانی پر پوری اترتی ہے؟ آپ اس کے متعلق کیسا سوچتے ہیں؟

4) بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مخالفِ مسیح کوئی غیر قوم میں سے ہوگا؟ تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ ممکن ہے؟ اپنے جواب کی تشریح کریں۔

5) دانی ایل نبی کی کتاب کا 7:8-11 پڑھیں۔ یہ بیان آپ کو کس قدر متاثر کرتا ہے کہ یہ بیان مخالفِ مسیح کی بابت ہے؟ اور کیوں؟

6) مکاشفہ 7:11 اور 13:3-4 کو پڑھیں۔ یہاں مخالفِ مسیح کو ''حیوان'' کا لقب دیا گیا ہے جو ''اتھاہ گڑھے'' سے نکلے گا۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ انسانی شکل میں کوئی بدروح ہو گی؟

7) مخالفِ مسیح ایک جھوٹی شیطانی تثلیث کا حصہ دار ہوگا اور یہ (بڑی مصیبت) ہوگا۔اس کے دو اور ساتھی اس جھوٹی تثلیث کا حصہ ہوں گے۔وہ ظاہر ہوں؟ مکاشفہ 12:3-9-12 کو پڑھیں۔

____

____

____

____

***

سبق نمبر 17

The Wars of the End Times

آخری زمانہ کی جنگیں

حقیقت: ''بائبل مقدس یہ تعلیم سکھاتی ہے کہ
آخیر زمانہ میں کل 9 عدد جنگیں برپا ہوں گی''۔

کلیدی آیت:

''اسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں کے ساتھ لڑے
اور ان پر غالب آئے۔ اور اسے ہر قبیلہ اور امت اور
اہلِ زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا''
(مکاشفہ 7:13)

آخیر زمانہ میں جن جنگ کے متعلق اکثر لوگ جانتے ہیں۔ وہ صرف ایک جنگ یعنی ''ہرمجدون'' کی جنگ ہی ہے جس کا ہم بعد ازاں ذکر کریں گے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقی جنگ نہیں ہو گی۔ تو جب لوگ یہ بات سنتے ہیں کہ نبوتِ بائبل تو آخیر زمانہ میں 9 عدد جنگوں کا بیان کرتی ہے۔ تو آیئے ہم ان میں سے ہر ایک جنگ کا ایک مختصر سا حال دیکھیں۔

1) جنگ استعصال یعنی دشمنوں کا استعصال کرنے والی جنگ یا دشمنوں کی بیخ کنی

زبور 83

زبور 83 یہ بیان کرتا ہے کہ اسرائیل کے قریبی ہمسائے اسرائیل کو جڑ سے اکھاڑ ڈالنے کی خاطر جنگ کا آغاز کریں گے۔ یہ آخیر زمانہ کا واقع ہوگا (آیت 4)۔ وہ قومیں جو اس ناگفتہ یہ جنگ میں حصہ لیں گی، ان کا ذکر مذکورہ زبور میں کچھ اس طرح آیا ہے۔

''کیونکہ وہ تیرے لوگوں کے خلاف مکاری سے منصوبہ
باندھتے ہیں۔۔۔انہوں نے کہا آؤ ہم ان کو کاٹ ڈالیں
کہ ان کی قوم ہی نہ رہے اور اسرائیل کا نام کا پھر ذکر نہ ہو
کیونکہ انہوں نے ایکا کر کے۔۔۔آپس میں تیرے خلاف
عہد باندھتے ہیں یعنی ادوم کے اہلِ خیمہ اور اسمعیلی۔
اور مواب اور حاجری اور جبل اور عمون اور عمالیق اور
فلسطین اور صور کے باشندے۔اسور بھی ان کے ساتھ
ملا ہوا ہے۔انہوں نے بنی لوط کی کمک کی ہے''۔

تو زبور کا باقی حصہ بنی اسرائیل کی فتح کی دعا پر مبنی ہے۔(آیات 9-18)۔

اس جنگ کے نتیجہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔تاہم ہمیں کلامِ پاک میں سے جو پتا چلتا ہے کہ ''اسرائیل'' اس جنگ میں فتح حاصل کرلے گا۔مثال کے طور پر زکریاہ 6:12 میں ہمیں بتایا گیا ہے۔

''میں اس روز یہوداہ کے فرمانرواؤں کو لکڑیوں
میں جلتی انگیٹھی اور پولوں میں مشعل کی مانند بناؤں
گا اور وہ دہنے بائیں اردگرد کی سب قوموں کو کھا جائیں گے''
زکریاہ 6:12

2) حزقی ایل 38-39 ابواب میں جوج وماجوج کی پہلی جنگ۔

لیکن جو تحفظ زبور 83 کی جنگ میں مہیا کیا گیا تھا وہ دیرپا ثابت نہیں ہوگا۔عرب اقوام اپنے قدرتی اتحادی روس کی طرف دیکھیں گے اور اسے اپنی مدد کے لئے پکاریں گے اور روس ان کی پکار کو خوشی سے قبول کر لے گا کیونکہ روس تو پہلے ہی مڈل ایسٹ کے تیل کے ذخائر پر حریص نظریں رکھے ہوئے ہوگا۔روس عربوں کی مدد کے لئے خوشی سے آئے گا اور ان کے تیل اور دیگر وسائل پر قبضہ کر لے گا (حزقی ایل 38:12)۔

''حملہ آور فوجیں خدا کی طرف سے فوق الفطرت
قوت سے تباہ و برباد ہو جائیں گی''
(حزقی ایل 39:4)

خداوند زلزلے کے باعث مذکورہ تباہی کو وجود میں لائے گا اور وبائی امراض کے وسیلہ سے بھی اور میدانِ جنگ میں ابتری پھیلانے کے باعث آگ اور بادو باراں کے طوفانِ عظیم جس میں گندھک اور آگ دونوں ہی شامل ہوگی (حزقی ایل 38:19-22)۔

سب سے بڑی وجہ اور سب سے بڑا بھید وقت کا ہے۔اس کے وقت کو بہت سے اقرار جو نبوتِ بائبل کے ماہرین کہلاتے ہیں۔وہ اس کو ''بڑی مصیبت'' کے شروع ہونے پر اتفاق کرتے ہیں۔تاہم حالیہ سالوں تحقیقِ جدید کرنے والے اسے ''بڑی مصیبت'' کے شروع ہونے سے پہلے کا واقع سمجھتے ہیں۔ایک سب سے بڑا سبب حزقی ایل 39:9 میں یوں کہا گیا ہے کہ ''تب اسرائیل کے شہر کے بسنے والے ایسے نکلیں گے اور آگ لگا کر ہتھیاروں کو جلائیں گے یعنے سپروں اور پھریوں کو۔کمانوں اور تیروں کو اور بھالوں اور برچھیوں کو۔اور وہ سات برسوں تک ان کو جلاتے رہیں گے''۔لیکن مکاشفہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ اسرائیل ساڑھے تین سال تک پناہ کی جنگ میں بھاگ جائیں گے تاکہ مخالفِ مسیح کے غضب سے بچے رہیں۔

3) بڑی مصیبت کی ایک رسمی اور رواجی جنگ چھڑ جائے گی۔

مکاشفہ 6

یہ جنگ مخالفِ مسیح برپا کرے گا یا چھیڑے گا۔اس جنگ میں مسلم اقوامِ عالم شریک ہوگی کیونکہ وہ مخالفِ مسیح کو بطور ''مسیحا'' قبول نہیں کریں گے۔لیکن دنیا کی دیگر اقوام بھی مخالفِ مسیح کو تسخیر کر لیں گی۔ وہ اس کے مطیع نہیں ہوں گی۔اس جنگ میں انسانیت کا چوتھائی حصہ موت کے منہ میں چلا جائے گا جس کی تصویر مکاشفہ کی ساتوں مہروں کی عدالتوں میں پائی جاتی ہے۔

4) بڑی مصیبت کی ایٹمی جنگ

مکاشفہ 8-9 ابواب

مخالفِ مسیح کی غیر طبیعی اور رسمی جنگ ایٹمی جنگ میں تبدیل ہو جائے گی۔ یہ اس لئے شروع کی گئی تھی کہ ساری دنیا پر اس کا قبضہ ہو جائے۔ایٹمی قتلِ عام ہوگا اور پھر باقی ماندہ انسانیت کا تیسرا حصہ بھی موت کے منہ میں چلا جائے گا۔ایک نکتہ مکاشفہ کی کتاب میں پایا جاتا ہے جو مکاشفہ 2:16 آیت اور پھر 11 آیت میں جہاں لکھا ہوا ہے کہ

''پہلے نے جا کر اپنا پیالہ زمین پر الٹ دیا
اور جن آدمیوں پر اس حیوان کی چھاپ تھی
اور جو اس کے بت کی پرستش کرتے تھے ان
کے ایک برا اور تکلیف دینے والا ناسور پیدا
ہو گیا''۔

''اور اپنے دکھوں اور ناسوروں کے باعث
آسمان کے خدا کی نسبت کفر بکنے لگا اور اپنے
کاموں سے توبہ نہ کی''۔

مکاشفہ 11:16

یہ بات سچ ہے کہ بڑی مصیبت کے اختتام پر ایٹمی ہتھیاروں کی بنا پر یعنی ایٹمی اسلحہ کی تابکاری شعاعوں سے ایسے اثرات پیدا ہوں گے کہ انسانوں کے بدنوں میں ناسور اور برے پھوڑے وغیرہ نکلیں گے۔

یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے جو خداوند یسوع مسیح نے فرمائی کہ

''اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی
بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان
میں جان نہ رہے گی۔ اس لئے کہ آسمان کی
قوتیں ہلائی جائیں گی''

(لوقا 26:21)

اس جنگ کی تصویر مکاشفہ 8-9 باب میں کھینچی گئی ہے۔ جن میں ''نرسنگوں کی عدالت'' کا ذکر ہے۔

5) آسمان میں جنگ

مکاشفہ 12 باب

اس کے بعد جس جنگ کا ذکر ہے وہ اپنی نوعیت کی واحد جنگ ہے جو دیگر جنگوں سے اپنی ذات میں مختلف ہے۔ یہ تو فوق الفطرت آسمان میں لڑی جائے گی جو بڑی مصیبت کے بالکل درمیان (*in the middle*) یہ جنگ بھی شیطان خدا کے تخت پر قبضہ کرنے کی خاطر کرے گا۔ میکائیل مقرب فرشتہ جو خدا کی فوجوں کا سردار ہوگا اور خدا کے فرشتے شیطان اور اس کے فرشتوں کا مقابلہ کریں گے۔ میکائیل مقرب فرشتہ کا عبرانی پاک صحائف میں ذکر ہے کہ وہ خدا کی فوجوں کا کمانڈر ران چیف ہے (دانی ایل 10:13-21 ، 1:12)۔ میکائیل اور اس کے فرشتہ اس جنگ میں شیطان پر غالب آئیں گے اور شیطان کو زمین پر پٹک دیا جائے گا۔ اور پھر اس کی خدا کے تخت تک پہنچ ختم کر دی جائے گی (مکاشفہ 12:9-10)۔ جب یہ سب کچھ ہوگا تو شیطان

کو یاد آئے گا کہ اب میرا تھوڑا ہی وقت باقی ہے (مکاشفہ 12:12)۔ تو پھر وہ غصہ میں آ کر یہودیوں اور خدا کے لوگوں کو تباہ کرنے پر تل جائے گا۔ تو اس کا یہ فیصلہ ایک اور جنگ کا سبب بن جائے گا۔

6) یہودیوں اور مقدسین کے خلاف جنگ

مکاشفہ 12

جب شیطان زمین پر گرا دیا جائے گا تو وہ مخالفِ مسیح میں سما جائے گا (مکاشفہ 2:13)۔ اور پھر شیطان مخالفِ مسیح کو یہودیوں کو تباہ و برباد کر دینے کے لئے استعمال کرے گا۔ یہ وجہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے بڑی مصیبت کے آخری حصہ کو "بڑی مصیبت" کا لقب دیا ہے (متی 21:24)۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مصیبت کا آخری حصہ پہلے حصہ سے بدترین ہوگا، بلکہ اس لئے کہ شیطان کا غضب وقہر یہودیوں پر نازل ہوگا۔

کچھ یہودی جو ملکِ اسرائیل میں ہوں گے وہ "بیابان" میں بھاگ جائیں گے۔ وہاں وہ فوق الفطرت طور پر خدا کی پناہ میں رہیں گے (مکاشفہ 12:13-14)۔ اکثر لوگ اس جگہ کا نام پرانے شہر کا نام "پترہ" بیان کرتے ہیں۔ جو موجودہ "اردن" میں واقع ہے۔ ان کا خیال اس لحاظ سے بھی قابلِ یقین نظر آتا ہے جو دانی ایل 11:41 میں پایا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ مخالفِ مسیح اردن کو فتح کے ارادہ سے باز رہے گا۔

باوجود یہ کہ اس فوق الفطرت حفاظت کے جو اردن میں مہیا کی جائے گی، تمام دنیا کے یہودیوں میں سے دو تہائی یہودی قتل و غارت کی نظر ہو جائیں گے۔ جو تباہی مخالفِ مسیح کے ہاتھوں سے وقوع میں آئی گی (مکاشفہ 12:17 میں کہا گیا ہے کہ "اژدھا کو عورت پر غصہ آیا اور اس کی باقی اولاد سے جو خدا کے حکموں پر عمل کرتی ہے۔ اور یسوع کی گواہی دینے پر قائم ہے لڑنے کو گیا"۔

یہ ان سب کے لئے ہے جنہوں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کر لیا ہے۔ ان میں سب غیر اقوام اور یہودی دونوں ہی شامل ہیں۔

7) مخالفِ مسیح کی مڈل ایسٹ مہم

دانی ایل 11

دانی ایل 11: 40-45 میں یہ بیان اس طرح آیا ہے کہ مخالفِ مسیح کی فوجی مہم بڑی مصیبت کے اختتام پر وقوع میں آئے گی۔ یہ آیات ان آیات کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جن کا بیان مکاشفہ جب مخالفِ مسیح یہودیوں اور مقدسین کو جب تباہ کر چکے گا تو ''اقوامِ عالم'' کو ایک ایسا موقع ہاتھ آئے گا جب وہ مخالفِ مسیح کے خلاف بغاوت کا علم بلند کریں گے۔ ''شانداروں مقدس پہاڑ'' اور اردن کے علاوہ وہ ساری دنیا پر فتح حاصل کر لے گا، تب مشرقی اور شمالی اطراف سے افواہیں اسے پریشان کریں گی، لیکن اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔

جگرافیائی بیان جو یہاں بیان کیا گیا ہے کہ بحراوقیانوس اور گلیل کی جھیل کے درمیان ایک وادی ہے جس کا نام ''ہرمجدون'' کی وادی ہے۔ اور وہ افواہیں جو مخالفِ مسیح کی پریشانی کا سبب بنیں گی وہ بہت بڑی فوج ایشیا سے چل کر آئے گی اور دریائے فرات اس فوج کے آنے پر خشک ہو جائے گا۔ تو وہ مخالفِ مسیح کو مقابلہ کرنے پر چیلنج کرے گی۔ افواہیں روس کی طرح بھی اس کو پریشان کریں گی۔

8) ہرمجدون کی جنگ

یوایل 3، زکریاہ 14 اور مکاشفہ 19 باب

یوں نظر آتا ہے کہ مشرقی اور شمالی افواج ہرمجدون کی وادی میں مخالفِ مسیح کو مقابلہ کرنے کے لئے للکاریں گی۔ تو خداوند آسمان میں سے اتر کر کوہِ زیتون پر آ کھڑا ہوگا (زکریاہ 14 باب)۔

دیگر بھی کہ لڑائی کا نام جنگِ ہرمجدون ہے، تو یہ فوجیں جنگ کے لئے تیار ہوں گی۔ لیکن خداوند سب کو ''اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک کر دے گا'' (2 تھسلنیکیوں 2:8)۔

یوایل نبی فرماتے ہیں کہ خداوند آسمان میں گرجے گا، اور ''صیون میں گرجے گا''۔ اور اس کی آواز یروشلیم سے سنی جائے گی (یسعیاہ 16:10)۔ جس کے نتیجہ میں ایک ویران کرنے والی

وبا ہوگی (زکریاہ 12:14)۔اور خداوند یروشلیم سے جنگ کرنے والی سب قوموں پر عذاب نازل کرے گا کہ کھڑے کھڑے ان کا گوشت سوکھ جائے گا اور ان کی آنکھیں چشم خانوں میں گھل جائیں گی اور ان کی زبانیں ان کے منہ میں سڑ جائیں گی ۔ یہ سب کچھ نیوٹران بم کے وسیلہ سے ممکن ہو جائے گا۔

9) جوج ماجوج کے خلاف دوسری جنگِ عظیم

مکاشفہ 20 باب

خدا کے فضل اور خوشی کی بات یہ ہے کہ ہرمجدون کی جنگ مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کے بعد شروع ہوگی جو ہزار اطمینان اور امن اور آشتی کے سال ہوں گے۔ جب خداوند یسوع یروشلیم سے دنیا پر بادشاہی کرے گا تو ساری زمین سلامتی ہوگی۔جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہوتا ہے اسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی (یسعیاہ 11:4-5-9)۔تاہم اس حالت کو قائم رکھنے کی خاطر خداوند یسوع لوہے کے عصا کے ساتھ حکومت کرے گا (مکاشفہ 19:15)۔

اب جب خداوند یسوع کی بادشاہی کے اختتام پر شیطان جب کھول دیا جائے گا (مکاشفہ 20:7)۔تو اکثریت ان لوگوں کی جو گوشت و پوست کی زندگی بسر کر رہے ہوں گے وہ آخری مرتبہ ایک بار پھر خداوند یسوع مسیح کے خلاف بغاوت میں ملوث ہوں گے۔اس بغاوت کی مکاشفہ 20:7-9 میں تصویر کشی کی گئی ہے جن کی قیادت جوج ماجوج کے ہاتھ میں ہوگی ۔ یہ جنگ اکثر اوقات حزقی ایل 38-39 باب میں مذکورہ کے ساتھ غلط ملط کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

لیکن یہ دونوں جنگیں اپنی اپنی ذات وفطرت میں بالکل مختلف دو علیحدہ علیحدہ جنگیں ہوں گی۔حزقی ایل کی کتاب میں مذکورہ جنگ یہ بیان کرتی ہے کہ روس قوم اسرائیل کے خلاف اس جنگ میں شریک ہوگا جو اس کے اتحادیون نے اسرائیلوں کے خلاف شروع کی ہوگی اور حزقی ایل اس بات کی تصویر کشی کرتا ہے کہ روس اس عالمگیر جنگ میں قوموں کی قیادت کرے گا جو اقوامِ عالم یسوع مسیح کے خلاف دھا چکوکڑی مچائیں گے۔

قوموں کی بغاوت آسمان سے آگ نازل ہوکر تباہ و برباد کردہ جائے گی یعنی قوموں کو تباہ حال و برباد کردیا جائے گا۔

جنگ کا موقوف ہونا

جوج ماجوج کی دوسری جنگ تاریخِ انسانی کی آخری جنگ ہوگی۔اس کے بعد خدا اپنے لوگوں کو جن کو اس نے نجات اور مخلصی کی نعمت سے نوازہ ہے زمین پر سے اٹھا کر''نئے یروشیلم''میں جو نئی زمین قائم ہوگی۔

تو نئے جہان میں ابدی امن وسلامتی ہوگی اور جنگیں اور لڑائیاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جاتی رہیں گی۔ان کا کہیں نام ونشان بھی نہیں ہوگا۔انسانیت کی امید سیاست دانوں کے رحم وکرم پر بھی نہیں ہوگی۔یہ خداوند یسوع مسیح کے فضل کے وسیلہ سے خدا کی نعمتِ عظیم ہوگی کیونکہ خداوند یسوع المسیح انسانیت اور نظامِ عالم اور قائنات اور موجوداتِ علم کو شیطان اور اس کی غلامی سے آزاد کرنے کے لئے موت کا مزہ چکھ کر موت کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کردیا۔

بڑی مصیبت کا انوکھا اور بے نظیر کشت وخون

بڑی مصیبت کا حاصل یا محصول جو اس وجہ سے بڑی مصیبت کی وجہ سے جو نقصان انسانیت کو اٹھانا پڑا، جو کشت وخون اس میں انسانوں کو بہانا پڑا وہ تصور سے بہت زیادہ ہے۔آج کی دنیا میں اربوں لوگ آباد ہیں جو کہ صعودِ کلیسیا کے وقت آسمان پر اٹھا لئے جائیں گے اور مکمل چھ ارب انسان بڑی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔

مخالفِ مسیح کی رسمی جنگ کے نتیجہ میں ایک چوتھائی حصہ انسانوں کا یعنی ڈیڑھ ارب انسان موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔باقی ماندہ ساڑھے چار ارب میں سے

تیسرا حصہ پھر موت کے منہ میں چلا جائے گا جن کا وسیلہ ایٹمی جنگ ہوگی۔نرسنگوں کی عدالت کے نتیجہ میں اس کا بھی تیسرا مطلب ان کی تعداد بھی ڈیڑھ ارب ہی ہوگی۔
لہٰذا مصیبت کے وسط میں وہ تمام جو مصیبت میں شامل ہوں گے اس میں مرنے والوں کی تعداد تین ارب تک پہنچ جائے گی۔
اس کے علاوہ مصیبت کے دوسرے حصہ میں یہودیوں کا دوتہائی حصہ بھی موت کے منہ میں چلا جائے گا۔آج کی دنیا میں کل یہودیوں کی تعداد 14 ملین ہے تو یہودیوں کے دوسرے قتل میں مرنے والوں کی تعداد ساڑھے نو ملین ہوگی۔
اس تعداد سے جو نازیوں کے قتلِ عام سے کہیں زیادہ ہوں گی۔

مقولہ جات • Quotations

''اب چاہے ہم قومی یا انفرادی تحفظ کے لئے فکرمند اور اس کے ساتھ بنرد آزما ہیں۔ بائبل مقدس اس کا یقین دلاتی ہے کہ خدا اپنے تخت پر بیٹھ کر کائنات کو اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے ہے۔اور نہ صرف ہماری انفرادی زندگیاں ہی محفوظ ہیں بلکہ ہماری حالات اور موت کے واقعات پر بھی قبضہ رکھتا ہے۔ بلکہ تاریخِ انسانی پر بھی خدائے قادرِ مطلق کا پورا پورا کنٹرول ہے اور نبوتِ بائبل کے وسیلہ سے خدا ہماری نظریں آنے والے مناظر دیکھ سکتی ہیں۔ہم ان مناظر کو دیکھ سکیں جو اس کرہِ ارض پر واقع ہونے والے ہیں۔اور کہ خداوند کا انسانی تاریخ پر پورا پورا اختیار اور کنٹرول بھی ہے۔'' (رون روڈز *Ron Rhodes*)۔

***

سوالات

1) پہلا ایٹم بم کا تجربہ 16 جولائی 1945 کو نیومیکسیکو میں کیا گیا اور اس قسم کے بم جاپان پر اگست 1945 میں گرائے گئے۔اوران دنوں میں جب کبھی بھی نیوکلیئر ہتھیار جنگوں میں استعمال نہیں ہوتے تھے۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ خدا کے ہاتھ نے سب کچھ ہونے دیا؟۔آخری زمانہ میں ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال خدا کی مرضی ہی سے ہوگا یا اسے ہم خدا کے غضب کا نام دے سکتے ہیں؟۔ جب خدا کسی قوم یا انسان پر سے اپنی حفاظتی باڑ ہٹا لیتا ہے اور پر انسانیت کو اجازت دیتا ہے کہ وہ بدی میں بڑھتے جائیں؟

____

____

____

____

2) کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایٹمی اسلحہ کا استعمال ضروری ہے؟ اور کیوں؟

____

____

____

____

3) مکاشفہ 8-9 باب کو پڑھیں۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ابواب ایٹمی جنگ کا بیان کرتے ہیں؟

4) کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مخالفِ مسیح جنگیں جو دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گی یہ خدا کے انتقام کی بات کرتی ہیں؟۔ اور کیا مخالفِ مسیح اسلام اور یہودیوں کو جڑ سے مٹا دینے کے لئے یہ سب کچھ کرے گا؟

5) یسعیاہ 16:10 ، 4:11 اور زکریاہ 12:13 اور مکاشفہ 15:19 کو پڑھیں۔ کیا ان آیات کی بنیاد پر آپ سمجھتے ہیں کہ ہرمجدون کی جنگ حقیقت میں کوئی جنگ نہیں ہے؟

6) کیوں خداوند کی ہزار سالہ بادشاہی میں کامل امن اور صلح ہوگی؟ اور راستبازی اور انصاف اس طرح ہوگا جیسے سمندر پانی سے معمور ہے ویسے ہی زمین ان چیزوں سے معمور ہوگی۔

***

سبق نمبر 18

The Second Coming

آمدِ ثانی

حقیقت: ''یسوع مسیح کی آمدِ ثانی بڑی مصیبت کو
ختم کر دے گی اور ''ہزار سالہ بادشاہی'' کو شروع کرے گی۔
دوسرے لفظوں میں خداوند یسوع کی آمدِ ثانی سے بڑی
مصیبت کا خاتمہ اور ''ہزار سالہ بادشاہی'' کا آغاز ہو جائے گا''۔

کلیدی آیت:

''کیونکہ میں سب قوموں کو فراہم کروں گا کہ یروشلیم سے
جنگ کریں اور شہر لے لیا جائے گا اور گھر لوٹے جائیں گے
اور عورتیں بے حرمت کی جائیں گی اور آدھا شہر اسیری میں
جائے گا لیکن باقی لوگ شہر ہی میں رہیں گے۔ تب خداوند
خروج کرے گا اور ان قوموں سے لڑے گا۔ جیسے جنگ کے
دنوں میں لڑا کرتا تھا۔ اور کوہِ زیتون بیچ سے پھٹ جائے گا
اور اس کے مشرق سے مغرب تک ایک بڑی وادی ہو جائے
گی کیونکہ آدھا پہاڑ شمال کو سرک جائے گا اور آدھا جنوب کو

اور خداوند ساری دنیا کا بادشاہ ہوگا۔اس روز ایک ہی

خداوند ہوگا اور اس کا نام واحد ہوگا''

(زکریاہ 9-4-2:14)

پرانے عہد نامہ میں مسیح کے متعلق دو بڑے نشان پائے جاتے ہیں ۔''ایک دکھ اٹھانے والا برہ اور دوسرا فتح مند شیرِ ببر'' (یسعیاہ 5-4:31)۔ اور اسی نشان کے مطابق اس کی نئے عہد نامہ کے اندر تصویر کشی بھی کی گئی ہے (مکاشفہ 6-5:5)۔''دکھ اٹھانے والے برہ کی نبوت مسیح کی پہلی آمد کے ساتھ پوری ہوگی''۔''فتح مند شیرِ ببر کی نبوتِ خداوند یسوع مسیح کے متعلق جو کی گئی ہیں وہ اس وقت پوری ہوگی جب خداوند مسیح اس دنیا میں واپس آ کر ان پر خدا کا غضب نازل کرے گا جنہوں نے خدا کے رحم اور فضل اور محبت کو رد کر دیا ہے جو اس نے اپنے پیارے بیٹے کے ذریعہ سے پیش کیا ہے''۔

پرانا عہد نامہ مسیح کے لئے دو نظریات کو پیش کرتا ہے یعنی مسیح کی دو شبیہوں کو پیش کرتا ہے۔تو یہودی ربی (استاد) یہ ایمان رکھتے ہیں کہ دو مسیح آئیں گے۔ایک مسیح یوسف کا بیٹا (برہ) اور دوسرا مسیح داؤد کا بیٹا (شیرِ ببر)۔ یہودی افراد اور قوم اس بات کو قطعاً نہ سمجھ سکے کہ مسیح تو صرف ایک ہی ہوسکتا ہے اور وہی ان دو کرداروں کو پورے طور پر ادا کرے گا۔

خداوند کی حقیقی واپسی

ہم تو یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ خداوند بالکل ضرور واپس آئے گا کیونکہ انبیاءِ کرام نے پیشنگوئیاں کی ہیں اور خداوند یسوع نے بذاتِ خود بھی اپنے ذہنِ مبارک سے یہ فرمایا ہے۔اور اس کی یعنی واپسی کے لئے فرمایا ہے۔

خداوند یسوع مسیح کی واپسی کے لئے جو خدا کا کلام بیان کرتا ہے اسے نئے عہد نامہ میں

ملاحظہ فرمایئے۔ یہ وعدہ صرف نئے عہد نامہ میں موجود ہے۔ پرانے عہد نامہ میں نہیں۔ یہ یہوداہ کے خط میں پایا جاتا ہے۔ یہوداہ 14-15 آیت:

''ان کے بارے میں حنوک نے بھی جو آدم
سے ساتویں پشت میں تھا پیشنگوئی کی تھی کہ
دیکھو خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ
آیا۔ تاکہ سب آدمیوں کا انصاف کرے۔
اور سب بے دینوں کو ان کی بے دینی کے
کاموں کے مطابق جو انہوں نے بے دینی
سے کئے ہیں اور ان سب سخت باتوں کے
سبب سے جو بے دین گنہگاروں نے اس کی
مخالفت میں کہی ہیں قصوروار ٹھہرائے''۔

حضرت ایوب کی کتابِ پاک میں ایک دیگر پیشنگوئی بھی جو خداوند کی دوسری آمد کے بارے میں کی گئی ملاحظہ فرمایئے۔ بہت سے بائبل مقدس کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت ایوب نبی کی کتاب پرانے عہد نامہ کی سب سے پرانی لکھی گئی کتاب ہے۔ یہ کتاب تو ان الفاظ کو بیان کرتی ہے جن کو درج ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

''لیکن میں جانتا ہوں کہ میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے۔
آخرکار وہ زمین پر کھڑا ہوگا اور اپنی کھال کے اس طرح
برباد ہو جانے کے بعد بھی میں اپنے جسم میں سے خدا کو دیکھوں
گا۔ جسے میں خود دیکھوں گا اور میری آنکھیں دیکھیں گی نہ
کہ بیگانہ کی''

ایوب 19:25-27

اس حصہِ کلام کو ایوب نبی الہام کے وسیلہ سے بیان کرتا ہے کہ دن آئے گا جن میں مردوں میں سے زندہ ہو جاؤں گا اور یہ اس وقت ہوگا جب اس کے مخلصی پائے ہوئے اس زمین میں زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور دانی ایل نبی کی کتابِ پاک کے مطابق پرانے عہد نامہ کے مقدسین بڑی مصیبت کے خاتمہ پر ہی زندہ ہوں گے (دانی ایل 12:1-2)۔ یہ مردوں کا جی اٹھنا ہوگا۔ اس کی بابت ایوب نبی یوں فرماتا ہے کہ "جب مسیح زمین پر کھڑا ہوگا وہ خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے بابت کہہ رہا ہے"۔

بہت سے مزامیر انبیاء اکبر اور انبیاء اصغر بھی اس میں کہ مسیح آسمان میں سے اتر کر اس زمین پر آ کر یروشلیم میں ہزار سال تک بادشاہی کرے گا۔ نئے عہد نامہ میں پطرس اور پولس رسول بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ مسیح یروشلیم سے ہزار سال تک زمین پر بادشاہی کرے گا۔

جبرائیل مقرب فرشتہ نے حضرت مریم جو خداوند یسوع مسیح کی والدہِ محترمہ تھی۔ کے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ

"وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالےٰ کا بیٹا کہلائے گا۔
اور خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا
اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا۔
اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا"۔

لوقا 1:32-33

یہ نبوت خداوند کی پہلی آمد پر وقوع میں نہیں آئی تھی۔ لہٰذا یہ نبوت حضرت جبرائیل مقرب فرشتہ نے خداوند کی آمدِ ثانی کی بابت کی تھی۔

جب خداوند یسوع مسیح اپنے جی اٹھنے کے بعد آسمان پر چڑھ گیا تو دو فرشتہ اس کے شاگردوں کے پاس آ کھڑے ہوئے اور ان سے کہا کہ

"اے گلیلی مردو تم حیران ہو کر اس طرح کیوں
آسمان کی طرف دیکھ رہے ہو۔ یہی یسوع جو آسمان

پر اٹھایا گیا، اسی طرح پھر آئے گا۔
جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے
ہوئے دیکھا''۔

اعمال 1:10-11

سب سے بڑھ کر یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے بذاتِ خود فرمایا کہ میں واپس آؤں گا (مکاشفہ 20:22)۔''بے شک میں جلد واپس آنے والا ہوں''۔ یہ الفاظ خداوند یسوع المسیح کی زبانِ پاک سے نکلے۔

وقت

خداوند یسوع مسیح کے الفاظ ایک بہت اہم معاملہ پر سامنے آتے ہیں کہ کس طرح یسوع نے فرمایا کہ میں ''بہت جلد'' آرہا ہوں۔ جب کہ اب تو اس کے کہے ہوئے الفاظ کو 2000 سال کا طویل عرصہ بیت چکا ہے۔

پطرس رسول اس سوال کا جواب کچھ یوں دیتا ہے کہ خدا کے نزدیک ہزار سال ایک دن کے برابر ہے اور ایک دن ہزار سال کے برابر ہے (2 پطرس 8:3)۔ پھر اس بات کی یوں تشریح بھی کرتا ہے کہ ''خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا''۔ جیسا بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے۔ اس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے (2 پطرس 9:3)۔

مزید برآں خداوند یسوع مسیح ہمیں اپنی دوسری آمد کی بابت جو کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔ یہ احساس دلاتا ہے کہ خداوند کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔ اس سے ہم اس کی دوسری آمد کے متعلق بشارت کے لئے گرم جوشی پاتے ہیں۔

اس سے ایک اور معاملہ بھی کھڑا ہو جاتا ہے کہ آمدِ ثانی کا پھر وقت کیا ہے؟ اور خداوند کی آمد کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کئی ایک دیگر پیشنگوئیوں کو بھی پورا ہونا چاہیے۔ جیسے ہیکل مقدس کا نئے سرے سے تعمیر ہونا اور مخالف مسیح کا بھید اور پھر بڑی مصیبت کا نازل ہونا۔ اس کا

جواب یہ ہے کہ خداوند کی واپسی اس زمین پر اچانک نہیں ہوگی۔ یہ تو خداوند کا آسمان پر ظاہر ہونا ''اچانک'' ہے۔

اس بات کو یاد رکھیں کہ مسیح کی آمدِ ثانی کے دو پہلو جن کو بائبل مقدس بیان کرتی ہے اور یہ وقت کی بابت ہے کہ عرصہ 2520 دن کا ہوگا۔یعنی مخالفِ مسیح جب یہودیوں کے ساتھ عہد باندھے گا تو اس کے بعد 2520 کا عرصہ ہوگا۔ جب اس کی آمدِ ثانی اس زمین پر ہوگی (مکاشفہ 3:11 اور 6:12)۔لہٰذا خداوند کی حقیقت میں زمین پر واپسی اس وقت ہوگی جب بڑی مصیبت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

مردوں کا جی اٹھنا

یسوع کی آمدِ ثانی پر پرانے عہد نامہ کے مقدسین اپنی قبروں میں سے جی اٹھیں گے(دانی ایل 12 : 2)۔ اور اسی وقت بڑی مصیبت کے'' شہید'' مقدسین بھی جی اٹھیں گے(مکاشفہ 4:20)۔ بائبل مقدس کے مطابق آخری زمانہ یعنی آخری وقت میں دو قیامتیں ہوں گی (قیامت کے معنی مردوں کا جی اٹھنا)۔ خداوند یسوع مسیح نے ان کی بابت یہ فرمایا ہے کہ زندگی کی قیامت اور پھر یہ بھی کہا ہے کہ عدالت کی قیامت (یوحنا5:29)۔ پولس رسول نے اس بات کی تصدیق یہ کہتے ہوئے کی ہے کہ راست بازوں اور ناراستوں کی عدالت ہوگی۔اس نے اپنے بیان کی تصدیق کے لئے کہا کہ جو کچھ توریت اور نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے (اعمال 15:24)۔

ان دو حوالوں کی بنیاد پر کوئی شخص آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ خداوند یسوع کی آمدِ ثانی پر دو قیامتیں وقوع میں آئیں گی۔ ایک قیامت راست بازوں کی اور ایک ناراستوں کی۔لیکن جب آپ پاک صحائف میں اس بات کی مزید تحقیق کرتے ہیں تو پھر آپ کو دو سے بھی زیادہ قیامتوں کے متعلق معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ اس لئے کہ جب بائبل مقدس قیامتوں کے بارے میں بیان کرتی ہے تو دو کے عدد کی بابت نہیں بلکہ دو اقسام کی قیامتوں کے بارے میں بیان کرتی ہے۔

ہم اس بات کو یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ راست بازوں کی قیامت کے کئی ایک

مراحل ہوں گے۔ 1 کرنتھیوں 15:20-23 میں دیکھیں جہاں پولس رسول قیامتوں کی ترتیب کو بیان کرتا ہے یعنی راست بازوں کی قیامتوں کی ترتیب۔

''لیکن فی الواقع مسیح مردوں میں سے جی اٹھا ہے
اور جو سو گئے ہیں ان میں سے پہلا پھل ہوا۔ کیونکہ
جب آدمی کے سبب سے موت آئی تو آدمی ہی کے
سبب سے مردوں کی قیامت بھی آئی۔ جیسے آدم میں
سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زندہ کئے جائیں
گے۔ لیکن سب اپنی اپنی باری۔ پہلا پھل مسیح، پھر مسیح
کے آنے پر اس کے لوگ، اس کے بعد آخرت ہو گی۔''

درحقیقت جس طرح ڈایاگرام میں تصویر کشی کی گئی ہے (اگلے صفحات پا تصویر دیکھیں)۔ راست بازوں کی قیامت تین مرحلوں پر وقوع میں آئیں گی۔

☆ مسیح کی قیامت مردوں میں سے جی اٹھنے والا پہلا پھل
☆ کلیسیائی زمانہ کے لوگ صعودِ کلیسیا کے وقت
☆ بڑی مصیبت میں شہدائے کرام اور پرانے عہد نامہ کے مقدسین یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے موقع پر زندہ ہوں گے۔

دوسری قیامت ان سب ناراستوں کی جو دنیا کے شروع سے لے کر آخیر زمانہ تک کسی بھی زمانہ میں ہو گزرے ہیں، جنہوں نے خدا کے رحم اور اس کے فضل اور اس کی محبت کو جو خدا نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے ظاہر کی، اس کو رد کر کے خدا کے دشمنوں کے طور پر زندگی گزاری۔ جو جی اٹھیں گے اور پھر ان کی عدالت ہو گی۔

عدالت

قیامت کے بعد عدالت ہو گی ۔ پولس رسول اس بات پر زور دے کر فرماتا ہے کہ رومیوں 16:2 تاکیدن فرماتا ہے کہ ''جس روز خدا میری خوشخبری کے مطابق یسوع کی معرفت آدمیوں کی پوشیدہ باتوں کا انصاف کرے گا''۔اوراعمال 42:10 اور 31:17۔اور پھر پولس رسول یوں بیان کرتے ہیں کہ ہم سب خدا کے تختِ عدالت کے آگے کھڑے ہوں گے۔ پس ہم میں سے ہرایک خدا کواپنا حساب دے گا (رومیوں 14 :10-12)۔اسی طرح عبرانیوں کے خط کا مصنف بھی یوں بیان کرتا ہے کہ آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اوراس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے(عبرانیوں 27:9)۔

مخلصی شدہ ایمانداروں کی عدالت کب اور کہاں وقوع میں آئے گی؟۔ بائبل مقدس ان ایمانداروں کے متعلق یوں فرماتی ہے یعنی جو کلیسیائی دور میں خداوند یسوع پر ایمان لائے اوراس کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کیا اور جب اس جہانِ فانی سے کوچ کر جاتے ہیں، وہ فوراً ہی مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔لکھا ہے کہ'' کیونکہ ضرور ہے کہ ہم میں سے ہر ایک مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے تا کہ ہر شخص اپنے ان کاموں کا بدلہ پائے جو اس نے بدن کے وسیلہ سے کئے ۔خواہ بھلے ہوں خواہ برے''(2 کرنتھیوں 10:5)۔ ''اور جو مسیح میں زندہ ہوں گے وہ بدل جائیں گے اور ہوا میں اڑ کر بادلوں پر خداوند مسیح کا استقبال کریں گے''(مکاشفہ 19:6-9)۔

جو بڑی مصیبت کے دوران شہید ہو جائیں گے اور پرانے عہد نامہ کے مقدسین بھی مسیح کی آمدِ ثانی پر زندہ ہو جائیں گے (مکاشفہ 4:20 ، دانی ایل 12:1-2)۔

وہ سب جو بڑی مصیبت کے خاتمہ تک زندہ رہیں گے، دونوں یہودی اور غیر قوم، سب کے سب کی خداوند یسوع کی آمدِ ثانی پر عدالت ہو گی۔متی 31:25 میں لکھا ہے کہ'' بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرے گا''۔بھیڑوں اور بکریوں کی عدالت کہلاتی ہے۔اس وقت زندہ یہودیوں کی عدالت ممکن ہے کیونکہ ان کی عدالت کی تصویر کشی حزقی ایل 20:33-38 میں اس

طرح کی گئی ہے کہ جنہوں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کرلیا ہوگا، ان کو ہزار سالہ بادشاہی میں داخل ہونے کی اجازت ہوگی۔ اور جنہوں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول نہیں کیا ہوگا، ان کو عالمِ ارواح (Hades) میں بھیج دیا جائے گا (متی 46:25)۔

وہ سب جو اس دنیا میں بھی زندہ رہیں گے، کسی بھی زمانہ میں ان کی عدالت ہزار سالہ بادشاہی کے اختتام پر ہوگی۔ اس خوف ناک عدالت کی تصویر مکاشفہ 20:11-15 میں نظر آتی ہے جسے بڑے سفید تخت کی عدالت کہا گیا ہے۔

خدا کا کلام ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ "شریروں کی بھی ان کے اعمال کے مطابق عدالت ہو گی"۔ ایسوں کی عدالت راست بازوں کی عدالت سے مختلف ہوگی۔ کیونکہ راست بازوں کی عدالت ان کے کاموں کے مطابق اجر پانے کی عدالت ہوگی۔ تو ناراستوں کی عدالت ان کی آخری منزل پر ہی جانے کے لئے ہوگی۔ اور جبکہ کوئی بھی شخص اپنے اعمال کی بنا پر راست باز نہیں ٹھہرایا جائے گا (افسیوں 2:8-10)۔ پھر سب کے سب ناراست افراد کی آخری منزل جہنم میں ہوگی۔ اس طرح ناراستوں کی عدالت کا اور سبب ہوگا۔ ان کی سزا کے بھی درجات ہوں گے (لوقا 12:35-48 اور 20:45-47)۔ یہاں یہ بیان کرنا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ مسیحی کا دنیا میں ایک خیالِ خام بھی عام طور پر پایا جاتا ہے کہ خدا کی نظر میں سب گناہ برابر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ گناہ تو گناہ ہی ہے۔ چاہے وہ بڑا گناہ ہو یا چھوٹا گناہ ہو۔ چاہے سفید جھوٹ ہو یا پھر خون کرنا۔ یہ ان کا کہنا ہے کہ یہ دونوں برابر ایک جیسے ہی گناہ ہیں۔ تو یہ بالکل صحیح اور درست بات ہے کہ سب خدا کے حضور سزا کے لائق ہیں اور گناہ سے نجات حاصل کرنے کی غرض سے "ایک نجات دہندہ کی ضرورت" پر بھی زور دیا گیا ہے۔

لیکن سب گناہ برابر نہیں ہیں۔ خدا کی نظر میں سب گناہ برابر نہیں۔ مثال کے طور پر امثال 6:16-19 میں گناہوں کی ایک فہرست دی گئی ہے جن سے خدا نفرت کرتا ہے۔ یہ گناہ 7 ہیں جن سے خدا کو نفرت ہے۔ 7 ہیں جن سے اسے کراہیت ہے۔

''اونچی آنکھیں، جھوٹی زبان، بے گناہ کا خون بہانے والے ہاتھ،

برے منصوبے باندھنے والا دل، شرارت کے لئے تیز رو پاؤں،

جھوٹا گواہ جو دروغ گوئی کرتا ہے، اور جو بھائیوں میں نفاق ڈالتا ہے''۔

اور بائبل مقدس اس بات کو بھی بڑی صفائی سے بیان کرتی ہے کہ

''میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔

تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ

بنانا۔ نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر

آسمان میں یا زمین پر یا زمین کے نیچے

پانی میں ہے۔ تو ان کے آگے سجدہ نہ

کرنا۔ نہ ان کی عبادت کرنا۔ کیونکہ میں

خداوند تیرا غیور خدا ہوں''۔

خروج 20:3-5

کیونکہ خدا کی نظر میں کچھ گناہ دیگر گناہوں سے زیادہ ہولناک اور فصیح ہیں۔ لہٰذا سزا کے بھی درجات ہوں گے (مکاشفہ 12:22)۔ ان درجوں میں دو بڑے سفید تختوں کے سامنے عدالت ہوگی اور سزا بھی سنائی جائے گی۔

درمیانی وقفہ یا درمیانی مدت

(یعنی ایک بادشاہ کی وفات دوسرے بادشاہ کی تخت نشینی تک کا خالی وقفہ)

سیاست میں ایک حکومت کے خاتمہ سے دوسری حکومت کے آغاز و قائم ہونے تک کا عرصہ بائبل مقدس اس بات پر سے پردہ اٹھاتی ہے کہ مخالفِ مسیح کی حکومت کے خلاف بغاوت سے لے کر خداوند یسوع مسیح کی راست بازی میں عدل و انصاف کی بادشاہی کے قیام کے درمیان ایک وقفہ ہوگا۔ اس طرح کے وقفہ کو دانی ایل 12:11-12 میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس بات کو عیاں کیا گیا ہے کہ بڑی مصیبت کے آخری ساڑھے 3 سال کے بعد 30 دن کا وقفہ ہوگا جو آیت نمبر 12

میں کہا گیا ہے کہ تب 45 دن اضافی ہوں گے جن سے 75 کل دن ہوں گے۔ ہمیں قطعی طور پر تو نہیں بتایا گیا کہ ان ایام یا اس عرصہ میں کیا واقع ہوگا، تاہم یہ بات تو بالکل صاف ہے کہ یہ 30 دن کئی قسم کی عدالتوں کے لئے وقف ہوں گے اور پھر 45 دن کے بعد ہمارے خداوند کی ہزار سالہ بادشاہی کا اختتام ہوگا۔ اور ہمارے خداوند کی ہزار سالہ بادشاہی کا آغاز ہو جائے گا۔

مقولہ جات • Quotations

''ہمارے خداوند کی بادشاہی اس قدر انقلابی ہوگی کہ جو ہر ایک زندگی کو بدل دے گی ۔اور کرہِ ارض ایک تبدیل شدہ کرہِ ارض ہوگا۔ مسیح بادشاہ کی بادشاہی میں راست بازی بسی رہے گی۔ بیماریوں کا خاتمہ، موت کو موڈی فائی یعنی ترمیم کر دی جائے گی، جنگ وجدل موقوف ہو جائے گی، کائنات کی فطرت تبدیل ہو جائے گی، انسان اس طرح زندگی بسر کریں گے جس طرح ابتدا میں کرتے تھے، یعنی جس طرح وہ چاہیں گے زندگی بسر کر سکیں گے''۔

بلی گراہم *Billy Graham 2018-1918*۔

''اپنی آمدِ اول میں مسیح انسان کے اندر گناہ کو مٹانے کے لئے آیا اور اپنی آمدِ ثانی میں مسیح انسانوں کو قتل وغارت کرنے کے لئے آئے گا، جن میں گناہ بسا ہوا ہوگا''۔

برطانوی بائبل ٹیچر اور مصنف آرتھر ڈبلیو۔ پنک *Arthur W. Pink 1952-1886*)

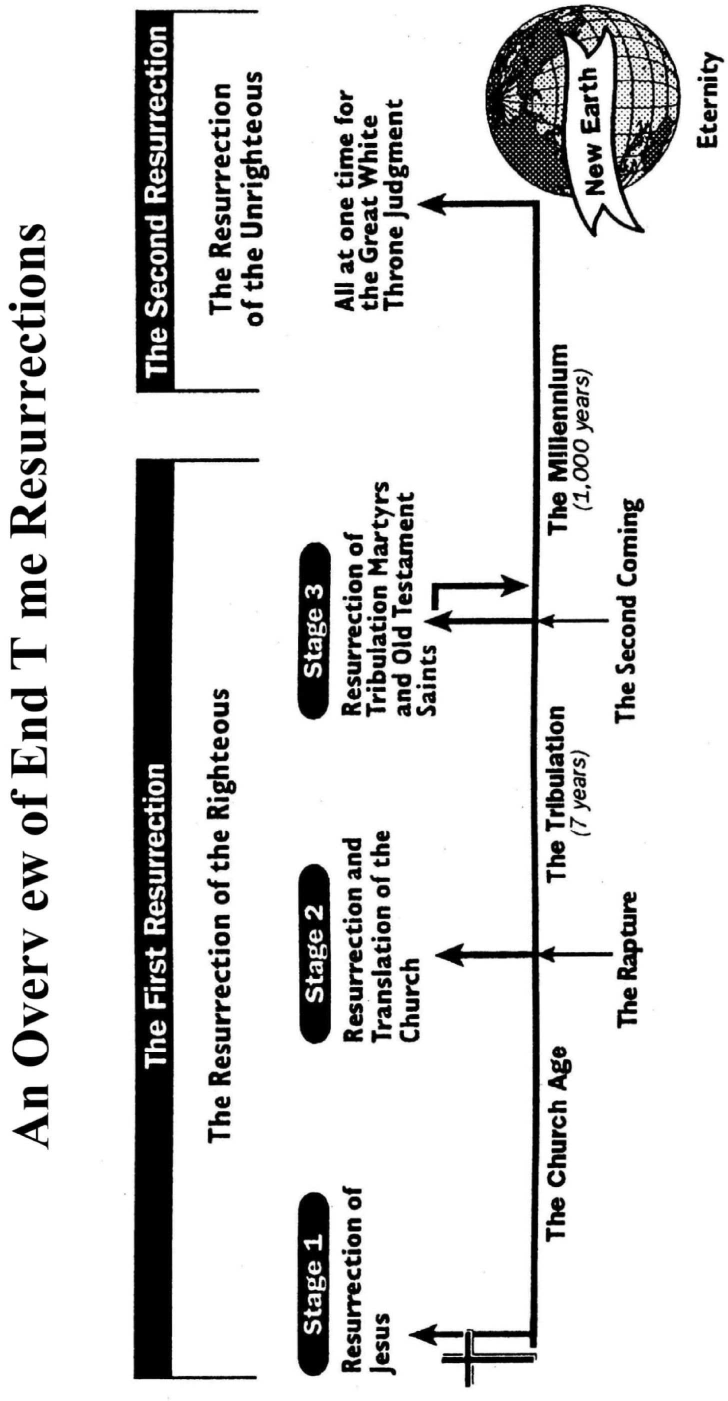
An Overv ew of End T me Resurrections
The First Resurrection
The Resurrection of the Righteous
The Second Resurrection
The Resurrection of the Unrighteous
Stage 1
Resurrection of Jesus
Stage 2
Resurrection and Translation of the Church
Stage 3
Resurrection of Tribulation Martyrs and Old Testament Saints
All at one time for the Great White Throne Judgment
The Church Age
The Rapture
The Tribulation (7 years)
The Second Coming
The Millennium (1,000 years)
New Earth
Eternity

سوالات

1) اس سبق میں آپ نے سب سے ضروری سبق کیا سیکھا؟ اسے بیان کریں۔

2) جب حضرت جبرائیل فرشتہ مقدسہ مریم پر ظاہر ہوا کہ وہ اسے بتائے کہ وہ مسیح یسوع کی ماں بنے گی تو فرشتہ نے اسے یہ بتایا کہ خدا نے مسیح کے ساتھ آٹھ وعدوں کا عہد کیا ہے۔ان میں سے کتنے وعدہ تکمیل پا چکے ہیں اور کتنوں کا ابھی تکمیل پانا باقی ہے؟

1) تو حاملہ ہوگی

2) تیرے بیٹا پیدا ہوگا

3) تو اس کا نام یسوع رکھنا

4) وہ بزرگ ہوگا

5) وہ خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا

6) خدا اسے اس کے باپ داؤد کا تخت دے گا

7) وہ یعقوب کے گھرانے پر بادشاہی کرے گا

8) اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا

3) راست بازوں اور ناراستوں دونوں کی عدالت ہوگی، لیکن ان کی عدالت کی کئی ایک وجوہات ہوں گی۔کیا آپ ان وجوہات کی وضاحت کر سکتے ہیں؟

____

____

____

____

4) بائبل مقدس فرماتی ہے کہ راست بازوں کے گناہوں کی عدالت نہیں ہوگی۔کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایسا کیوں نہیں ہوگا ؟ (یسعیاہ 25:43 اور 2 کرنتھیوں 21:5 اور عبرانیوں 28:9)۔

____

____

____

____

مردوں کا جی اٹھنا

بمقابلہ

مردوں کی قیامت یا ان میں پھر سے جان ڈالنا

اکثر لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ مردوں میں سے جی اٹھنے والا پہلا پھل خداوند یسوع کو کیوں کہا جاتا ہے؟ جبکہ یسوع سے پہلے کئی ایک مردے زندہ کئے گئے تھے۔

اس بات کا جواب کچھ یوں دیا جا سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی جی نہیں اٹھا تھا! بلکہ زندہ ہونے والوں میں ازسرِنو جان ڈال دی گئی، لیکن اس لئے کہ پھر اپنے وقت پر موت ان پر واقع ہوا اور وہ پھر سے مریں گے۔ بائبل مقدس کے مطابق اصلی زندہ ہونا، جی اٹھنا، ابد تک زندہ رہنا، اس کو مردوں کی قیامت کہتے ہیں۔

مردوں کی قیامت کو Ressurection کہا جاتا ہے۔

اور پھر سے جان ڈالنے کو Resuscitation کہا جاتا ہے۔

***

سبق نمبر 19

The Millennium

ہزار سالہ بادشاہی

حقیقت: ''بائبل مقدس یہ سکھاتی ہے کہ
خداوند یسوع مسیح اس زمین پر واپس آ کر کوہِ زیتون
سے یروشلیم میں بیٹھ کر ساری دنیا میں حکومت کرے گا''۔

کلیدی آیت:

''اور خداوند ساری دنیا کا بادشاہ ہو گا۔اس روز ایک ہی
خداوند ہو گا اور اس کا نام واحد ہو گا''
(زکریاہ 9:14)

بائبل مقدس کے دونوں پرانا اور نیا عہد نامہ صاف صاف تعلیم سکھاتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح اس زمین پر واپس آ کر ہزار برس تک بادشاہی کریں گے۔اس بات تک پہنچنے کی خاطر صرف لوگوں کے سامنے ایک ہی راستہ ہے کہ اسے روحانی معنوں میں لیا جائے۔یعنی روحانی طور سمجھا جائے۔لیکن یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ مسیح کی پہلی آمد کے متعلق جیسی بھی نبوتیں کی وہ سیاق وسباق کے مطابق من وعن پوری ہوئیں۔لیکن مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ جو نبوت کی گئی ہے اس کے وہ معنی نہیں جن کا عبارت میں ذکر کیا گیا ہے۔خداوند یسوع مسیح کا مستقبل

میں ساری دنیا میں حکومت کا نام ہزار سالہ بادشاہی ہے۔ جو لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ اور جس کا پرانے عہد نامہ میں کئی حوالجات میں ذکر کیا گیا ہے۔ خاص طور پر دو جگہوں میں

1: یسعیاہ 2:1-4

2: میکاہ 4:1-7

اور نئے عہد نامہ میں مکاشفہ 20:1-10۔ یہ حصہِ کلام اس بات کے لئے وقف کر دیا گیا ہے جس میں اس کے دورانیہ کا بھی بیان موجود ہے۔ اس حصہِ کلام میں ہزار سالہ بادشاہی کا ذکر 6 مرتبہ کیا گیا ہے۔

ہزار سالہ بادشاہی کی فطری ضرورت اور اس کی ماہیت

یہ حکومت عالمگیر ہو گی یسعیاہ 2:2 ، 6:9-7۔ یہ دورِ حکومت فطری طور پر امن اور صلح کا عہد ہو گا (یسعیاہ 4:2)۔ اور اس دنیا میں راست بازی بسی رہے گی (یسعیاہ 11:4-5)۔ اور انصاف وعدل سے معمور ہو گی (یسعیاہ 42:3-4)۔ خداوند کا تخت یروشلیم میں قائم ہو گا کیونکہ وہ (خداوند) داؤد کے تخت پر بیٹھے گا (یسعیاہ 3:2)۔ اس کی حکومت کا نظام الٰہی نظامِ حکومت ہو گا جس میں وہ بادشاہی کے طور پر قانون ساز اور کامل منصف کے طور پر حکمران ہو گا (یسعیاہ 33:17-22)۔ مخلصی پائے شدہ مقدسین خداوند کے ساتھ شہزادوں کے طور پر حکومت میں شامل ہوں گے (یسعیاہ 32:1)۔ چونکہ خداوند یروشلیم سے حکومت کرے گا، لہٰذا ''اسرائیل'' قومِ اول کے طور پر دنیا میں ایک عظیم قوم کے طور پر سامنے آئے گی (یسعیاہ 2:2-3 اور 49:22-23 اور 60:1 اور 62:7)۔

یسعیاہ وقت کا بہت بڑا حصہ روحانی برکات کے لئے وقف کئے ہوئے ہے جن کا ذکر ہزار سالہ بادشاہی کے لئے کیا گیا ہے۔ اور جس کا مطلب خداوند کی پاکیزگی اور جلال ظاہر کرنا ہو گا (یسعیاہ 40:3-5 اور یسعیاہ 52:13-15 اور 3:61 اور 18:66)۔ قدوسیت بے حد اور خوشی کا رویہ اور حمد وثنا ہر جگہ چھا جائے گی اور جن کو خداوند نے مخلصی بخشی لوٹیں گے اور صیون میں گاتے ہوئے آئیں گے اور ابدی سروران کے سروں پر ہوں گا۔ وہ خوشی اور شادمانی حاصل کریں

گے۔اور غم واندوہ کافور ہو جائیں گے(یسعیاہ10:35)۔

یروشلیم میں پھر سے تعمیر شدہ ہیکل عالمگیر عبادت گاہ کے طور پر استعمال ہو گی (یسعیاہ 3-2:2 اور 8-6:56 اور 13-7:60)۔تو اس وقت خدا کا جلال Shekinah Glory شہرِ یروشلیم کو ایک خیمہ گاہ کی طرح اپنے اندر چھپالے گا۔یعنی خدا کا جلال اس پر ظاہر ہو گا(یسعیاہ5:4)۔اور زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہو گی (یسعیاہ 9:11)۔عبرانی انبیاء کرام نے ہزار سالہ بادشاہی کے ایک رخ یا ایک پہلو پر بڑا زور دیا ہے کہ سرزمینِ اسرائیل پھر خراب یا ویران وسنسان نہیں ہوگا۔اور پھر فطرت کی مخلصی (یسعیاہ62:3-5)۔اس کی بجائے یہ سرزمین پھل دار اور پھولوں سے لدی ہو گی۔اسے اسرائیل کا فخر کہا جائے گا (یسعیاہ2:4)۔ صحراؤں میں ندیاں جاری ہوں گی، اور ریگستان سیراب تالاب ہوں جائے گا، اور پیاسی زمین ایک چشمہ بن جائے گی(یسعیاہ6:35-7)۔

زرعی پیداوار کثرت سے ہو گی۔مملکتِ حیوانات اور نباتات بحال کر دی جائے گی۔وہ اپنی اصل حالت میں پھر داخل کر دی جائے گی۔زہریلے جان داروں کا زہر ختم کر دیا جائے گا۔ درندوں کی درندگی ختم کر دی جائے گی۔سب جاندار سبزی خور ہوں جائیں گے۔وہ سب کے سب اکٹھے بیٹھیں گے اور ہر ایک جاندار انسانی دوستی کا مظاہرہ کرے گا(یسعیاہ 9-6:11 اور 25:65)۔اور یسعیاہ65باب ایک بڑا جذباتی باب ہے۔یہ اس طرح بیان کرتا ہے کہ انسانوں کی زندگی کا دورانیہ بڑھا دیا جائے گا۔''میرے بندوں کے ایام درختوں کے ایام کی مانند ہوں گے'' (یسعیاہ22:65)۔

ہر ایک شخص اپنے گھر اور تاکستان کا مالک ہوگا۔اور وہ اپنے تاکستان کا ہی پھل کھائے گا۔کوئی بھی شخص بھوکا نہیں سوئے گا(یسعیاہ21:65-22)۔مطلب یہ ہے کہ ہر کوئی اپنے گھر کا مالک اور اپنی روٹی کھائے گا۔بیماریوں کا قلع قمع کر دیا جائے گا(یسعیاہ24:33)۔جو شخص معذور پیدا ہو گا، اس کو صحت بخش دی جائے گی۔یعنی کوئی بھی معذور پیدا نہیں ہوگا۔اندھوں کی آنکھیں کھولی جائیں گی اور گونگوں کو زبان اور بہروں کو کان دیئے جائیں گے۔مطلب یہ ہے کہ اندھوں کو

آنکھیں، بہروں کا کان اور گونگوں کو زبان دی جائے گی۔لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے بہرے خوشی سے چلائیں گے(یسعیاہ35:5-6)۔

یہ بیان ہے ان حقائق کا جو ہزار سالہ بادشاہی کے لغوی معنی ہیں اور ان باتوں کو روحانی معنی دینا افسوس ناک بات ہے۔ اس بات کو بھی اپنے ذہن میں رکھیں کہ جب خداوند یسوع آسمان پر اجانے والا تھا تو اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ ''اے خداوند کیا تو اسی وقت اسرائیل کی بادشاہی کو بحال کرنے والا ہے؟ (اعمال 1:6)۔تو خداوند نے ان کو جھڑکا نہیں کہ آنے والی بادشاہی کا وہ ذکر کرتے ہیں۔اس کے علاوہ اس نے سادگی سے ان کو جواب دیا کہ ان باتوں کا جاننا تمہارا کام نہیں کہ اسرائیل کی بادشاہی کب قائم کردی جائے گی (اعمال 1:7)۔

ہزار سالہ بادشاہی کا مقصد

ہزار سالہ بادشاہی کے متعلق لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا خداوند اس خراب اور بوسیدہ زمین پر واپس آئے گا؟ اور اس دنیا میں واپس آ کر ہزار برس تک بادشاہی کے لئے کرنے سے خداوند کا مقصد کیا ہوسکتا ہے؟۔خداوند کو اس دن میں ہزار برس بادشاہی کی کیا ضرورت ہے؟ اور پھر اس ضرورت کا سبب کیا ہے؟

میرے مطالعہِ بائبل نے میری رہنمائی اس طرح کی ہے کہ ہزار سالہ بادشاہی کے کئی ایک مقصد بلکہ اہم ترین مقاصد ہیں۔

یہودیوں کے ساتھ وعدے

ہزار سالہ بادشاہی کا پہلا سبب یہ ہے کہ خدا نے یہودیوں کے ساتھ جو وعدے کئے ہیں وہ ان کو اس دورانیہ میں پورا کردے گا۔

خدا نے یہ وعدہ کیا ہے اور ان یہودیوں کو سرزمینِ اسرائیل میں اکٹھا کرے گا جو مصیبت کے اختتام پر یسوع کو اپنا مسیحا قبول کریں گے (حزقی ایل 36:22-28 اور زکریاہ 10:6-9)۔وہ اس بقیہ پر اپنی روح نازل کرے گا(یسعیاہ32:15 , 44:3)۔ان کے ملک اور ان کی نسل کو برکت دے کر بڑھائے گا(حزقی ایل48:1-29 , 36:10-11)۔اور

ہماری ساری دنیا میں منفرد قوم بنائے گا (یسعیاہ 62:60)۔

زکریاہ نبی کے صحیفہِ پاک میں یوں بیان ہے کہ یہودی بقیہ پر خدا کی برکتیں اس قدر کثرت سے ہوں گی۔ سب قوموں میں لوگ ان کی طرف مائل ہوں گے۔ ملاحظہ ہو:

''رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ ان ایام میں
مختلف اہلِ لغت میں سے دس آدمی ہاتھ بڑھا
کر ایک یہودی کا دامن پکڑیں گے اور کہیں گے
کہ ہم تمہارے ساتھ جائیں گے۔ کیونکہ ہم نے
سنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے''۔
زکریاہ 23:8

کلیسیا کے ساتھ وعدے

ہزار سالہ بادشاہی کے لئے دوسری وجہ اس کلیسیا کے ساتھ وعدہ ہے۔ خدا نے یہ وعدہ کیا ہے کہ مخلصی پائے ہوئے لوگ اس دنیا کی سب قوموں پر مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے۔

یہ وعدہ حضرت دانی ایل نبی کے صحیفہ میں درج ذیل الفاظ میں قائم کیا گیا ہے۔

''اور تمام آسمان کے نیچے سب ملکوں کی سلطنت
اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے
مقدس لوگوں کو بخشی جائے گی۔ اس کی سلطنت
ابدی سلطنت ہے اور تمام مملکتیں اس کی خدمت
گزار اور فرمانبردار ہوں گی''۔
دانی ایل 27:7

نئے عہد نامہ میں پولس رسول کی معرفت بڑے سادہ الفاظ میں اسے بیان کیا گیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

''اگر ہم دکھ سہیں گے تو اس کے ساتھ بادشاہی

بھی کریں گے''۔

2 تیمتھیس 12:2

یسوع خداوند نے مکاشفہ کی کتاب میں تھواتیرہ کی کلیسیا کو مکتوب میں فرمایا کہ

''جو غالب آئیں اور جو میرے کاموں کے

موافق آخر تک عمل کرے۔ میں اسے قوموں

پر اختیار دوں گا اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر

حکومت کرے گا۔ جس طرح کہ کمہار کے

برتن چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی

ایسا اختیار اپنے باپ سے پایا ہے''

مکاشفہ 2:26-27

جب یوحنا رسول کو آسمان پر اٹھا لیا گیا تا کہ اسے خدا کی تخت گاہ کا نظارہ کروایا جائے۔ تو اس نے آسمانی لشکر کو ایک گیت گاتے ہوئے سنے جس کا لبِ لباب مندرجہ ذیل آیتِ مقدسہ میں ہے:

''اور ان مخلصی پائے شدہ کو ہمارے خدا کے

لئے ایک بادشاہی اور کاہن بنا دیا اور وہ زمین

پر بادشاہی کرتے ہیں''۔

مکاشفہ 10:5

کلیسیا کا تمام دنیا پر بادشاہی کا وعدہ ہزار سالہ بادشاہی کے دوران پورا ہونے کو ہے۔ یہی وہ بات تھی جو خداوند یسوع نے اپنے پہاڑی وعظ میں کہی جب اس نے فرمایا کہ

''مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ

زمین کے وارث ہوں گے''۔

متی 5:5

یسوع یروشلم کے کوہِ صیون سے بطور بادشاہ ساری دنیا پر حکومت کرے گا(یسعیاہ 23:24 اور زکریاہ 9:14)۔اور مخلصی پائے ہوئے اس کے مقدس لوگ اپنے جلالی بدنوں کے ساتھ مطعین منصوبوں، روحانی معلمین اور معاونین کے طور پر دنیا میں اس کے ساتھ سلطنت کریں گے اور یہ ہزار سالہ بادشاہی کے دور میں زندہ شہریوں اور ان کے بچوں پر سلطنت کریں گے(یرمیاہ 15:3 اور دانی ایل 7:18-27 اور لوقا 19:11-17)۔

قوموں کے ساتھ وعدے

خدا کا یہ بھی وعدہ ہے کہ وقت آئے گا جب انہیں ان کی عظیم خوابوں کی تعبیر عالمگیر سلامتی کے نام سے حاصل ہو جائے گی۔ جو دنیا کے لئے سعادت کہلائے گا۔سب قوموں نے دیکھا۔

خدا نے زمین و انسانیت کو جنگ و جدل سے آرام و سلامتی دینے کا وعدہ کیا ہے۔لیکن یہ امن و سلامتی جب تک سلامتی کا شہزادہ واپس نہیں آتا، ناممکن ہے۔ جب سلامتی کا شہزادہ واپس آئے گا تو اس وقت ''اپنی تلواروں کو پھالیں اور بھالوں کے ہنولے بنالیں گی''۔صرف اسی وقت قوموں کے آرام کا وقت پورا ہو گا کہ'' قوم قوم پر تلوار نہ چلائے گی اور وہ پھر جنگ کرنا نہ سیکھیں گے''(یسعیاہ 4:2)۔

مخلوقات کے ساتھ وعدے

خدا نے جو وعدہ مخلوقات کے ساتھ کئے ہیں وہ بھی ہزار سالہ بادشاہی میں پورے ہوں گے۔خدا نے اس بات کا بھی وعدہ کیا ہے کہ جو لعنت آدم کے گناہ کے باعث زمین پر نازل کی گئی تھی اس سے وہ خلاصی حاصل کر لیں گی اور اس نے مخلوقات سے بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ افسردگی سے چھوٹ جائیں گی اور اس کی خوبصورتی اور توازن کو بحال کر دیا جائے گا(رومیوں 8:18-23)۔

سرزمینِ اسرائیل حیرت انگیز طور پر تبدیل ہو جائے گی کہ سیاح اور وہاں جانے والے لوگ اسے دیکھ کر دنگ رہ جائیں گے اور کہیں گے'' کہ یہ سرزمین جو ویران پڑی تھی باغِ عدن کی

مانند ہوگئی۔اوراجاڑاورویران اورخراب شہر محکم اورآبادہوگئے‘‘(حزقی ایل35:36)۔

یسوع کے ساتھ وعدہ

ہزار سالہ بادشاہی کی سب سے بڑھ کراہم وجہ خدا کی یسوع المسیح کے ساتھ کئے گئے وعدوں کی تکمیل ہے۔خدانے یسوع کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ ایسا جلال اس یسوع کودے گا کہ جس کی مثال تاریخِ انسانی میں کہیں نہیں ملتی۔اوراس کی وجہ یہ ہے کہ جس قدراس (یسوع) نے اپنے آپ کو پست کیا تھا(انسانیت کوبچانے کی خاطر)، اسی قدراس کوبلند بھی کیا جائے گا۔بائبل مقدس بلا تامل یہ فرماتی ہے کہ یسوع المسیح اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے آئے گا (یسعیاہ 19-18:66 اور 23:24 اور 2 تھسلنیکیوں10-7:1)۔

خدانے یہ بھی فرمایاہے کہ وہ یسوع تمام دنیاپراورسب قوموں پر یروشلیم کے کوہِ صیون پر سے سلطنت کرے گا(یسعیاہ4-2:2 اور دانی ایل14-13:7 اور زکریاہ9-1:14)۔

زبور2 میں ان سب وعدوں کا یہ خوبصورت خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔خداوند یسوع المسیح اپنے وعدوں کے متعلق جوخدانے اس کے ساتھ کئےخود بھی یوں فرمایاہے:

’’میں اس فرمان کابیان کروں گا
خداوندنے مجھ سے کہاتومیرابیٹا
ہے۔آج تومجھ سے پیداہوا۔
مجھ سے مانگ اورمیں قوموں کو
تیری میراث کے لئے اورزمین
کے انتہائی حصہ تیری ملکیت کے
لئے تجھے بخشوں گا۔توان کولوہے
کےعصاسےتوڑے گا۔کمہار کے
برتن کی طرح توان کوچکناچورکرڈالے گا‘‘۔

زبور2:7-9

یسوع اس وقت ایک ''شاہِ منتظر'' ہے۔ بالکل داؤد بادشاہ کی طرح جسے عرصہ دراز تک اسرائیل کا بادشاہ بننے کا انتظار کرنا پڑا۔ اگرچہ وہ عملی طور پر بادشاہ بننے سے بہت پہلے اس عظیم کام کے لئے مسح ہو چکا تھا۔ یسوع بھی بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہونے کے لئے مسح تو ہو چکا ہے، لیکن ابھی اس نے حکمرانی شروع نہیں کی۔

اس وقت وہ سردار کاہن کے طور پر خدا کے تخت کے سامنے ہمارا شفاعت کنندہ ہے عبرانیوں 1:8۔ وہ اپنے باپ کے حکم کا منتظر ہے کہ واپس آ کر ساری دنیا پر حکومت کا دعوے دار ہو (عبرانیوں 5:2-9 اور مکاشفہ 11:19-16)۔

فیصل کن سبب

ہزار سالہ بادشاہی (ملینی ام) کے لئے ایک اور بھی اہم مقصد ہے۔ خدا اس سے انسان پر قطعی طور پر ثابت کرے گا کہ مذہب انسانیت کا پیرو یعنی محض انسانی فلاح و بہبود کا حامل انسان کلیتاً دیوالیہ ہے۔

تمام انسان دوستی کے علمبردار بلاامتیاز سیاسی یا مذہبی لبادوں کے حامل سب کے سب اس نکتہ پر متفق ہیں کہ دنیا میں بدی کے ماخذ و ذریعہ انسان کی زوال شدہ فطرت ہے۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ معاشرہ کی خرابی و بدچلنی بدی کی جڑ ہے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ سماجی و معاشرتی اصلاح بھی انسان کے جملہ مسائل کا قطعی حل ہے۔

مثال کے طور پر ان کی نظر میں جرائم ہی کو لے لیں۔ وہ ایمان رکھتے ہیں کہ سوسائٹی ہی جرائیم کی بنیادی جڑ ہے۔ اور اپنے موقوف کے لئے جواز پیش کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ معاشرے سے برائی اور جرائم کے خاتمہ کے لئے جو کچھ کرنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ ہر ایک انسان کو ملازمت مہیا کی جائے تاکہ اس کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ عمدہ مضافات میں سکونت پذیر ہوں تو وہ جرائم کو خیال میں بھی نہ لائیں گے۔

تاہم ایسے اصلاحی نظام انسان کی بنیادی فطرت جو زوال شدہ اور بگڑی ہوئی ہے کو تو تبدیل نہیں کر سکتے۔ فطرت پرست نظریہ پاک صحائف کے بالکل متضاد ہے۔ خدا کا کلام صفائی

سے بیان کرتا ہے کہ بدی کا ذریعہ (ماخذ) انسان کی زوال شدہ فطرت ہے۔ دوسرے لفظوں میں بدی کا منبع سوسائٹی نہیں بلکہ بذاتِ خود انسان ہے جسے تبدیل ہونے کی ضرورت ہے (پیدائش 21:8 اور یرمیاہ 7:9-10 اور مرقس 7:20-23)۔

خدا کا کلام یہ فرماتا ہے کہ انسان کے اندر تبدیلی کا واحد طریقہ روح القدس کے کام کے وسیلہ سے اس وقت ہوتا ہے جب وہ اس معجزہ کے لئے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لے آتا ہے۔

خدا (ملینیم) ہزار سالہ بادشاہی کو تجربہ کے طور پر استعمال کر کے اس نکتہ کو بڑے اور عملی تجربہ گاہ سے ثابت کرنے کو ہے۔ خدا انسانیت کے لئے ایک کامل اور سلامتی اور خوشحالی اور اطمینان بخش ماحول پیدا کرنے والا ہے جو پورے ہزار سال برس تک قائم رہے گا۔ شیطان باندھ دیا جائے گا، راستبازی کی فراوانی ہوگی۔

پھر شیطان کو تھوڑے عرصہ کے لئے کھول دیا جائے گا، تو لوگوں کی اکثریت اس کی ریلی میں اس وقت شامل ہو جائے گی جب وہ قوموں کو یسوع کے خلاف بغاوت کے لئے بلائے گا (مکاشفہ 20:7-10)۔ تو ملینیم ہزار سالہ بادشاہی کا دور یہ ثابت کرے گا کہ انسان کی صرف نئی سوسائٹی ہی نیا معاشرہ نہیں بلکہ اس کی تبدیلی فطرت کے لئے ''نئے دل'' کی ضرورت ہے۔

Answers to Two Key Questions About the Millennium

دو بنیادی سولوں کا جواب جو عموماً ہزار سالہ بادشاہی کے متعلق کئے جاتے ہیں

وہ کون لوگ ہوں گے جو ہزار سالہ بادشاہی میں زمین پر ہوتے ہوئے زمین کو آباد کریں گے؟

جو لوگ بڑی مصیبت کے دوران زندہ ہوں گے اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کر اس کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کر لیں گے۔ ان کو اجازت ہوگی کہ وہ ہزار سالہ بادشاہی میں داخل ہوں۔ وہ اپنے گوشت پوست کے جسموں کے ساتھ ''ہزار سالہ بادشاہی میں داخل''

ہوں گے (متی 25:3-46)۔ان لوگوں کی ایک چھوٹی سی تعداد ہوگی۔ کیونکہ ان میں اکثر لوگ جو خداوند یسوع پر ایمان لائیں گے وہ تو بڑی مصیبت کے دوران شہید ہو جائیں گے (مکاشفہ 7:9-14)۔

وہ ایماندار جو اپنے طبعی جسموں کے ساتھ ہزار سالہ بادشاہی میں داخل ہوں گے نجات کی تشہیر کرنا شروع کریں گے اور وہی تو صحیح طور پر بڑھیں گے اور زمین کو معمور کریں گے۔ آبادی کا بڑھنا ان کی عمروں کا طویل ہونا ہوگا یعنی ان کی درازگی عمر کا سبب ہوگا اور موت کا دورانیہ بھی کم کر دیا جائے گا۔

یسعیاہ نبی یوں فرماتے ہیں ''میرے بندوں کے ایام درخت کے ایام کی مانند ہوں گے''۔ اور پھر یسعیاہ نبی یوں فرماتا ہے کہ ''پھر کبھی وہاں ایسا لڑکا نہ ہوگا جو کم عمر رہے گا'' (یسعیاہ 65:20)۔یسعیاہ نبی کی نبوت کے مطابق یوں ہوگا کہ ان کی یعنی ہزار سالہ بادشاہی میں بسنے والوں کی عمریں طویل ہوں گی جیسے طوفانِ نوح سے پہلے عمریں دراز ہوا کرتی تھیں۔ کیونکہ نوح کے طوفان سے پہلے لوگ آٹھ سو سال سے لے کر ایک ہزار سال تک زندہ رہتے تھے۔اگر ایسا ہی ہوگا تو پھر ہزار سالہ بادشاہی کے اختتام پر دنیا کی آبادی بڑھ کر پھر آج کے زمانہ کی آبادی کے برابر یعنی 7 ارب تک پہنچ جائے گی۔

تو کیا ہزار سالہ بادشاہی ایسی زمین پر وقوع میں آئے گی یا نئی زمین پر؟

خداوند یسوع مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی ایسی زمین پر وقوع میں آئے گی تاہم اپنی فطرت میں بالکل بدل جائے گی۔ پہلی زمین جو حضرت آدم اور حوا کے وقت میں پیدا کی گئی تھی وہ بہت اچھی اور کامل زمین تھی۔اس وقت نہ تو کوئی زہریلہ جانور تھا اور نہ ہی کوئی زہریلہ درخت تھا اور نہ ہی کوئی گوشت خور جانور تھا اور نہ ہی کوئی نیچرل تباہ کاریاں یعنی کوئی زلزلہ اور نہ ہی کوئی سونامی جیسی آفت ہی تھی۔انسان اور فطرت تو یکسانیت میں زندگی بسر کرتے تھے۔

لیکن جب حضرت آدم نے گناہ کیا تو خدا نے زمین پر لعنت بھیجی۔اس کے سبب سے زمین کی فطرت میں فوری طور پر تبدیلی آ گئی۔موت دنیا میں وارد ہوگئی۔فطرت بھی بنی آدم کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی۔یہ نئی زمین نمبر 2 نوح کے زمانہ تک قائم رہی۔
جب پھر نوح کے زمانہ میں ایک عالمگیر طوفان برپا ہوا تو یہ دوسری زمین بھی تباہ کر دی گئی (2 پطرس 3:6)۔دوسرے لفظوں میں اس دوسری زمین کی نیچر یعنی فطرت تبدیل ہوگئی۔
زمین کا دھند کا غلاف گر جائے گا اور اس کی سطح یعنی سطحِ زمین براعظموں میں تقسیم ہوگئی۔
زمین اپنے محور پر جھک گئی۔تو پانی کی وجہ سے زمین میں ایک نیا سلسلہ کوہستانی بھی وجود میں آیا۔اس وقت ہم تیسری زمین پر زندہ ہیں۔
جب خداوند یسوع مسیح زمین پر بادشاہی کرنے کے لئے آئے گا تو ایک بار پھر زمین تبدیل ہو جائے گی۔اس وقت تبدیلی کا باعث زلزلہ ہوگا۔یہ ایسا زلزلہ ہوگا جو زمین کی حقیقت کو بدل کر رکھ دے گا۔ہر ایک نشیب اونچا کیا جائے گا اور ہر پہاڑ نیچا کیا جائے گا۔اور ہر ایک جزیرہ سرک جائے گا (مکاشفہ 6:12-14-17-21)۔یروشلیم بلند اور کوہِ صیون سب پہاڑوں سے اونچا اور بلند ہوگا (میکاہ 4:1 اور زکریاہ 14:10 اور مکاشفہ 16:18-20)۔
دھند کا غلاف یا کہر کا بادل پھر سے بحال کر دیا جائے گا (یسعیاہ 2:2)۔

***

سوالات

1) یہ رومن کیتھولک کلیسیا اور دیگر پروٹسٹنٹ کلیسیائیں بھی یہ ایمان رکھتی ہیں کہ ہم اس وقت ہزار سالہ دورِ حکومت میں زندہ ہیں۔ آپ نے اب جب ہزار سالہ بادشاہی کے مضمون کو پڑھا ہے تو کیا اب آپ کے لئے ممکن ہے کہ ہم اس وقت ہزار سالہ بادشاہی میں زندہ نہیں ہیں؟

____

____

____

____

2) یوایل کی کتاب میں ایک بڑا مضبوط حصہ کلامِ خداوند یسوع کی دوسری آمد کے متعلق اور ہزار سالہ بادشاہی کی بابت بھی موجود ہے۔ آیئے یوایل 3:9-21 کو پڑھیں ۔ اس حصہ کلام میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ خداوند کہاں سکونت کرے گا؟

____

____

____

____

3) عاموس نبی بھی بتاتا ہے کہ ''مسیحا'' کی آمد ایک گرجنے والے شیرِ کی مانند ہوگی (عاموس 1:2)۔ لکھا ہے کہ خداوند صیون سے نعرہ مارے گا اور یروشلیم سے آواز بلند کرے گا اور چرواہوں کی چراگاہیں ماتم کریں گی اور کرمل کی چوٹی سوکھ جائے گی۔ عاموس نبی اپنی کتاب کو اس موضوع سے ختم کرتا ہے کہ ہزار سالہ دورِ حکومت میں (زراعت) کثرت سے پیداوار ہوگی (عاموس

15-13:9)۔اور نبی یہودیوں کے بارے میں کیا فرماتا ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہوں گے؟

4) عبدیاہ نبی بھی ''مسیح'' کی آمدِ ثانی اور ہزار سالہ بادشاہی کے متعلق بھی پیشنگوئی کرتا ہے (عبدیاہ18:15)۔اور کوہِ صیون کی اس وقت کیا حالت ہوگی؟

5) میکاہ نبی بھی میکاہ4:1-7 میں ہزار سالہ دورِ حکومت کے متعلق بیان کرتا ہے۔ یہ پہلی تین آیات یسعیاہ2:2-4 آیات کی تصدیق کرتی ہے۔اور پھر میکاہ نبی4-7 آیات میں یہ بتاتا ہے کہ ''خداوند کی بادشاہی''۔ یہ کہاں لکھا ہے؟

6) صفنیاہ3:14-20 کو پڑھیں۔وہ ہزار سالہ دورِ حکومت کے متعلق کیا نکات بیان کرتا ہے؟

____

____

____

____

7) زکریاہ2:9-13 پڑھیں۔ یہ حصہ کلام آپ کو ہزار سالہ دورِ حکومت کے متعلق آپ کو کیا بتایا ہے؟

____

____

____

____

8) زکریاہ:1-8 , 12-13 کو پڑھیں۔اس سے آپ ہزار سالہ بادشاہی کے متعلق کیا سیکھتے ہیں؟

____

____

____

____

9) حزقی ایل نبی بتاتا ہے کہ یروشیلم کا نام عبرانی زبان میں تبدیل کر دیا جائے گا۔اور یہ ہزار سالہ بادشاہی کے آغاز ہی میں وقوع میں آئے گا۔حزقی ایل 48:35 کو پڑھیں۔نام یروسالیم یعنی خداوند وہاں ہے۔

***

سبق نمبر 20

Heaven

آسمان

حقیقت: ''بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ آسمان نئی زمین پر واقع اور ایک حقیقی (شے) آسمان ہوگا''۔

کلیدی آیت:

''کیونکہ میری دانست میں اس زمانہ کے دکھ درد اس لائق نہیں کہ اس جلال کے مقابل ہو سکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے''

(رومیوں 18:8)

بہت سالوں تک میں نے آسمان میں جانے کی خواہش محض جہنم سے بچنے کی خاطر کی تھی۔ بدن سے آزاد ہونے کی صورت میں خلا میں ادھر ادھر تیرتے ہوئے بربط بجا کر فضا میں سکونت پذیر ہونے کی خاطر کچھ زیادہ جذباتی نہیں تھا۔ اور ایسی تصویر سے بہت سے لوگ کچھ زیادہ خوشی محسوس نہیں کرتے۔ جس طرح میں محسوس کرتا تھا، اسی طرح دیگر لوگ بھی محسوس کرتے ہوں گے۔ لیکن بذاتِ خود میری حالت کچھ اسی طرح کی تھی۔

نئی زمین

یسعیاہ نبی وہ پہلا شخص تھا جس نے اس سچائی کے متعلق اپنا بیان جاری کیا۔ ''نیا آسمان

اور نئی زمین'' جو خدا کے حضور تا ابد قائم رہے گی (یسعیاہ 22:66)۔ اس سچائی کو مکاشفہ کی کتاب میں دہرایا گیا جہاں یوحنا رسول کچھ یوں بیان کرتا ہے کہ مجھے نئی زمین دکھائی گئی۔

''پھر میں نے نیا آسمان اور نئی زمین کو دیکھا
کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی''

مکاشفہ 1:21

یوحنا رسول اس بات کو آگے بڑھاتے ہوئے پھر بیان کرتا ہے کہ'' میں نے شہرِ مقدس نئے یروشیلم کو آسمان پر سے اترتے دیکھا'' (مکاشفہ 2:21)۔ پھر وہ یہ بیان کرتا ہے کہ خدا بنفس نفیس زمین پر سکونت کے لئے اتر آئے گا۔ ملاحظہ ہو:

''دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے
اور وہ ان کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ
اس کے لوگ ہوں گے اور خدا آپ ان کے
ساتھ رہے گا''۔

(مکاشفہ 3:21)

سچائی پرانے عہد نامہ کے اندر بھی کھول دی گئی تھی۔ جب حزقی ایل کو ہزار سال داؤد کی ہیکل کی سیر کے لئے لے جایا گیا تو حزقی ایل کو اس کے رہنما (خداوند یسوع کا تجسم سے پہلے ایک ظہور) نے فرمایا'' اے آدم زاد یہ میری تخت گاہ اور میرے پاؤں کی کرسی ہے جہاں میں بنی اسرائیل کے درمیان ابد تک رہوں گا (حزقی ایل 7:43)۔

نجات پائے ہوئے اور چھڑائے ہوئے نئے یروشیلم میں خدائے قادرِ مطلق اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کے حضور نئی زمین پر تا ابد تک سکونت کریں گے۔ آسمان زمین پر اتر آئے گا۔

نیا یروشیلم

پاک صحائف تفصیل کے ساتھ آسمان کے متعلق جن تفصیلات کو مہیا کرتے ہیں وہ ہے ''نیا یروشلم''۔ مکاشفہ 20:21 آیت اس کیفیت کے بیان میں لکھی گئی ہے۔ اس مذکورہ باب

(مکاشفہ 21 باب) میں یہ تفصیل پہلی مرتبہ بیان نہیں کی گئی۔اس کا بیان عبرانیوں کے صحیفے میں 10:11 میں بھی بطور ایک شہر کے آیا ہے۔''جس کا معمار اور بنانے والا خدا ہے''(عبرانیوں 10:11)۔یسوع مسیح نے بھی یوحنا14:1-4 میں اس شہر کے لئے ایک حوالہ دیتے ہوئے اسے ''باپ کا گھر'' قرار دیا ہے۔اور یہ بھی کہ اس میں اپنی کلیسیا کے لئے ایک جگہ تیار کرے گا۔''یسوع اس شہر کو جسے خدا نے بنایا ہے اس وقت وسیع و آراستہ کر رہا ہے اور خوبصورت بھی بنا رہا ہے''۔ یسوع اسے اپنی دلہن کے لئے بالکل ویسے ہی تیار کر رہا ہے جیسے پرانے عہد نامہ میں دلہا اپنے باپ کے گھر میں اپنی دلہن کے قیام کی خاطر ایک کمرہ کا اضافہ کرتا تھا۔مکاشفہ کی کتاب میں شہر کی آراستگی کا ذکر کیا گیا ہے۔وہ شہرِ یروشلیم دلہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگھار کیا ہو۔ (مکاشفہ 2:21)۔ بعد ازاں یوحنا رسول شہر کو'' برہ کی بیوی'' بھی کہہ کر پکارتا ہے(مکاشفہ 9:21)۔کیونکہ شہر کے اندر مسیح کی ''دلہن''اس کی کلیسیا رہائش پذیر ہوگی۔

میں ایمان رکھتا ہوں کہ ہزار سالہ بادشاہی کے اختتام پر تمام چھڑائے ہوئے (نجات پائے ہوئے) زمین پر سے اٹھا لئے جائیں گے۔اور ان کا قیام نئے یروشلیم میں ہوگا جو آسمانوں کے بیچ ہوگا۔اور اسی برتر مقام سے ہم زمین کو جلتے ہوئے دیکھیں گے۔اور خدا اسے موم کے جلتے ہوئے گولے کی شکل میں نئی شکل عطا کرے گا۔وہ ایک نئی اور کامل زمین ہوگی۔ بلکہ ایسی ہی جیسی خدا نے ابتدا میں تخلیق کی تھی۔ پھر ہمارا نیا یروشلیم آرام کے ساتھ اس نئی زمین پر اتر آئے گا اور ہم اس مقدس اور نئے یروشلیم میں سکونت کریں گے۔

شہر کا سائز

شہر سائز اور شکل وصورت میں دونوں طرح قابلِ دید ہوگا۔ یہ مکعب کی شکل میں ہوگا۔ اس کی ہر سمت 1500 میل ہوگی اور یہ خدا کے جلال کو منعکس کرے گا(مکاشفہ 21:11-16)۔

شہر کا ناقابلِ یقین سائز مطلب کہ یہ شہر 1500 میل مکعب شکل کا ہوگا۔طول وعرض میں 1500 میل اور فضا میں عموداً اونچا بھی 1500 میل ہی ہوگا۔ یہ عظیم الشان عموداً زمین پر کھڑا ہوگا۔نئی زمین پر پرشکوہ عمارت ایستادگی میں زمین کی وسعت کو بیان کرتی ہے۔ممکن ہے کہ نئی

زمین بھی موجودہ زمین سے بڑی ہو۔

شہر کی خوبصورتی اور حسنِ و جمال

شہر کی گلیاں اور سڑکیں کیسی ہوں گی؟ بائبل مقدس میں تحریر ہے کہ سڑکیں خالص سونے کی شفاف شیشے کی مانند (مکاشفہ 21:21)۔ درحقیقت شہر سارے کا سارا ایسا خالص سونے کا شفاف شیشے کی مانند ہوگا (مکاشفہ 18:21)۔

اور اس شہر کی شہرِ پناہ کی بنیادیں ہر طرح کے جواہرات سے آراستہ اور بارہ قیمتی جواہراتی پتھروں کی ڈالی گئی تھیں۔ سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ خدائے قادرِ مطلق بذاتِ خود اپنے لوگوں کے ساتھ سکونت کرے گا (مکاشفہ 22:21)۔ اور پھر رات نہ ہوگی۔ اور وہاں چراغ اور سورج کی روشنی کی احتیاج نہ ہوگی کیونکہ خداوند خدا کے چہرہ کا نورِ مسلسل وہاں روشنی بخشے گا۔ خدائے قادرِ مطلق کا تخت جلالی شہر میں ہوگا۔ اور ''بلور کی طرح چمکتا ہوا آبِ حیات کا ایک دریا رواں ہوگا''۔ اور دریا کے وار پار زندگی کا درخت لہلہائے گا۔ جس میں 12 قسم کے پھل لگیں گے۔ ہر ماہ مختلف قسم کا پھل اس میں لگے گا اور اس کے پتوں سے قوموں کو شفا حاصل ہوگی (مکاشفہ 2-1:22)۔

ایک چھوٹی سی جھلک خدا نے اپنے اس عظیم الشان شہر کی اپنے کلام میں دکھائی ہے۔ تاہم کس قدر عظیم الشان اور جلالی جھلک ہے؟۔ یہ جھلک کامل سکون اور خوشی اور خوبصورتی اور شہر کے حسن و جمال کی ہے۔

آسمان میں سرگرمیاں

تو مخلصی پائے ہوئے لوگ ابدیت میں ابدالآباد تک کیا کریں گے؟۔ پھر خدا کا کلام عجیب انداز میں خاموش ہے۔ جو کچھ فرمایا گیا وہ یوں ہے کہ ہم'' خدائے قادرِ مطلق کی بات کریں گے'' (مکاشفہ 3:22)۔

آسمان میں سرگرمیوں کے متعلق میں نے بھی بہت سے تصورات کو قائم کر رکھا ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ وہاں ایماندار پرستش اور عبادت میں وہی گیت اور مزامیر جو داؤد نبی اور

بادشاہ نے گائے وہی گایا کریں گے۔اور میں خیال کرتا ہوں کہ داؤد نبی جوعظیم موسیقی کا خالق تھا۔ اس وقت بھی ہمیں عظیم سنگیت کا طریقہ موسیقی اور سنگیت میں ہدایات جاری کرتے ہوئے پرستش میں ہمارا راہدایت کار ہوگا۔اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس سب کچھ سے خدا کا جلال ظاہر ہوگا۔

اور میں یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ ہم بہت سا وقت خدا کے کلام کے مطالعہ میں بھی صرف کریں گے۔خیال کریں کہ یوحنا کی انجیل کا مطالعہ ہم یوحنا رسول کے ساتھ مل کر کریں۔اور پھر میں خوشی سے جھوم اٹھتا ہوں کہ یسوع خود پرانے عہد نامہ کی رموز ہمیں بتائے گا۔کلامِ الٰہی کا مطالعہ کرتے ہوئے وہاں یعنی آسمان میں ہم مزید خدا کے عرفان میں بڑھیں گے(لوقا 24:44-45)۔

بسا اوقات میں آسمان کے متعلق سوچتے ہوئے بہت دور نکل جاتا ہوں کہ ممکن ہے کہ خداوند میں بہت بڑے واقعات وڈیو پر دیکھنے کا موقع عطا کرے گا۔جو پرانے عہد نامہ میں ہو کر گزرتے ہیں۔جیسے کہیں بحرِ قلزم کو دو حصوں میں تقسیم ہوتے ہوئے دیکھنا بہت پسند کرتا ہوں۔ اور پھر یریحو کا منہدم ہو جانا اور لعزر کا قبر میں سے نکلنا۔یہ سب کچھ اصلی حالت میں دیکھنا میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہوگی۔

علاوہ ازیں کائنات کے گرد چکر لگانا۔کائنات کے تمام حصوں کو روبرو دیکھنا۔یہ ایماندار اپنے جلالی بدنوں میں جب چاہے جا کر دیکھ سکیں گے۔سب سے بڑھ کے مجھے خوشی ہوگی کہ ستاروں اور کہکشاؤں کے جھرمٹ اور اوجِ ثریا تک اپنے ہلکے اور جلالی بدن کے ساتھ میری پہنچ ہو گی۔ان تمام عظیم جگہوں اور اجرامِ فلکی کو قریب سے دیکھنے کا حق حاصل ہوگا۔

یسوع کے ساتھ بادشاہی

تو پھر مکاشفہ 3:22 کے کیا معنی ہیں جہاں یہ بیان ہے کہ ہم خدا کی عبادت اس کے بندوں کی طرح کریں گے(یعنی غلاموں کی طرح)۔میں فرض کرتا ہوں وہاں معنی خیز تخلیق آمیز کام ہمیں دیئے جائیں گے۔اس کا اشارہ 5:22 میں پایا جاتا ہے جہاں لکھا ہے کہ ہم ''خداوند کے ساتھ ابدالآباد بادشاہی کریں گے''۔

بادشاہی کرنے سے اور کیا پایا جاتا ہے کہ ہم یقیناً کسی کے اوپر بادشاہی کریں گے۔ بادشاہی کرنے کے لئے یقیناً کوئی مملکت ہو گی۔ پھر وہ مملکت یا محکوم کون ہو گا؟ (مکاشفہ 27-22:21)۔ ''قوموں'' کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جونئ زمین پر نئے یروشلیم کے باہر آباد ہوں گی۔ مکاشفہ 2:22 میں بتایا گیا ہے کہ یہ قومیں گوشت پوست رکھنے والی اقوام ہوں گی۔ کیونکہ آیتِ مقدسہ میں فرمایا گیا ہے کہ ''زندگی کے درخت سے قوموں کو شفا ملے گی''۔ اس درخت کے پتوں سے قوموں کو شفا ملے گی۔

پھر یہ قومیں کون سی ہوں گی؟۔ یہ نبوتِ بائبل یا الہامِ بائبل کے بہت بڑے بھیدوں میں سے ایک ہے۔ کتابِ مکاشفہ کے تفسیر کنندوں نے مختلف تفسیریں اس بھید کے متعلق کی ہے جو افراد اور ''مسیح کے ہزار سالہ دورِ حکومت'' میں نجات پائیں گے۔ کیا یہ وہ قومیں ہوں گی؟ ان کے متعلق کہیں بھی تو ذکر نہیں کہ ان کے بدن جلالی ہو جائیں گے۔ اور نہ ہی ان کے لئے کوئی وعدہ بائبل مقدس میں موجود ہے۔

میرے پاس اس امر کا کوئی جواب نہیں ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ہماری عقل دنگ رہ جاتی ہے اور ہمیں دھندلا سا نظر آتا ہے۔ اور ہم پورے طور پر سمجھ نہیں پاتے۔ جب تک کہ ہم اپنے خداوند کے ساتھ کھڑے ہو کر روبرو نہ دیکھیں گے۔

آسمانی رفاقت

یہ حقیقت مجھے عظیم برکت میں لے آتی ہے۔ مکاشفہ 4:22 میں ہمیں خوشخبری عطا کی جاتی ہے کہ ''وہ اس کا منہ دیکھیں گے''، یعنی مخلصی یافتہ خدا کا منہ دیکھیں گے۔

خدا کا کلام خروج 20:33 میں لکھا ہے کہ ''انسان خدا کو دیکھ کر زندہ نہیں رہے گا''۔ لیکن مخلصی یافتہ کو آسمان میں خدا کے ساتھ رفاقت رکھنے کا عظیم حق عطا کیا جائے گا۔

اور اصل میں تو یہی وہ بات ہے جو آسمان ہے۔ میں کہتا یہی آسمان کے متعلق ہے۔ آسمان میں ہمیں خدا کی حقیقی قربت وصحبت حاصل ہو گی۔ جس کا اس زندگی میں کوئی بھی نعم البدل نہیں۔ ہمیں تو خدا کے ساتھ رفاقت وصحبت کے لئے ہی پیدا کیا گیا تھا (یوحنا 23:4)۔ اور یہ

مقصد اپنے عروج پر اس وقت پہنچے گا جب ہم خدا کی حضوری میں پہنچیں گے۔

نئی زمین کی فطرت و ماہیت

کیا نئی زمین مکمل طور پر نئی بن جائے گی یا اسی زمین کو نیا ''لبادہ پہنا کر'' نیا بنا دیا جائے گا؟۔

بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ موجودہ زمین ابدی زمین ہے۔ایک پشت جاتی ہے اور دوسری پشت آتی ہے۔ پر زمین ہمیشہ قائم ہی رہتی ہے۔ دیکھئے زبور 69-78۔خدا فرماتا ہے ''اور زمین کی مانند جسے اس نے ہمیشہ کے لئے قائم کیا ہے'' اور پھر دیکھئے زبور 6:148۔ یہاں بھی کہا گیا ہے کہ اس (خدا) نے ان کو ابدالآباد کے لئے قائم کیا ہے۔

یہ بات بھی سچی ہے 2 پطرس 10:3 میں کہی گئی ہے کہ ''موجودہ زمین گرمی کی شدت سے تباہ کر دی جائے گی اور یہی بات اس عبارت میں بھی کہی گئی ہے کہ ''حضرت نوح کے زمانہ کی زمین'' پانی کے ذریعہ سے تباہ و برباد کر دی گئی تھی۔2 پطرس 56:3 میں نوح کے زمانہ کی زمین موجود رہی۔تاہم یہ برباد ضرور ہوگی یعنی یہ زمین ایک طرح سے فوراً ہی تبدیل ہوگی۔اس کی تبدیلی کی وجہ ''عالمگیر'' پانی کا طوفان تھا۔خدا اپنی مخلوقات سے محبت کرتا ہے اور یہ اس کی مرضی ہے اسے اسی طرح بحال کرے جس طرح اسے اس نے خلق کیا تھا یعنی اسے پھر اس کی اصلی حالت میں لائے۔

ان وعدوں کا جو اس نے مخلوقات کی مخلصی اور بحالی کے لئے رکھا ہے اس کا نئے عہد نامہ میں بار بار ذکر کیا گیا ہے۔پطرس رسول نے اپنے دوسرے انجیلی پیغام میں اس بات کا ذکر کیا ہے جو اس نے یروشلیم کی ہیکل میں دیا تھا۔اس نے اپنے حاضرین و سامعین کو بتایا کہ ضرور ہے وہ (یسوع) اس وقت آسمان میں رہے جب تک کہ سب چیزیں بحال نہ کر دی جائیں (اعمال 21:3)۔ پولس اس موضوع کو پھر رومیوں 8:8-18 میں دہراتا ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ مخلوقات اس امید پر بطالت کے قبضہ میں کر دی گئی تھیں۔'' کہ

مخلوقات فنا کے قبضہ سے چھوٹ کر خداوند کے فرزندوں کی آزادی میں داخل کردی جائے گی (رومیوں 21:8) میں دہراتا ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ مخلوقات اس امید پر بطالت کے قبضہ میں کردی گئی کہ مخلوقات فنا کے قبضہ سے چھوٹ کر خدا کے فرزندوں کی آزادی میں داخل کردی جائے گی (رومیوں 8:21)۔ Thermodynamics اس حوالہ کو دوسرا قانونِ فطرت کہا گیا ہے یعنی ہر چیز زوال کی طرف رواں دواں ہے اور ساری مخلوقات خرابی و بگاڑ کی غلامی میں گرفتار ہیں۔

پولس رسول پھر ایک حاملہ عورت کی مثال پیش کرتا ہے جو دردِ زہ میں چلاتی ہے اور کسی بھی وقت ولادت ہونے کے انتظار میں ہے۔ جب لعنت دنیا اور فطرت پر سے اٹھا لی جائے گی تو مخلوقات مخلصی پائیں گی (غلامی سے)۔ تو پولس رسول نے ''خدا کے فرزندوں کا ظاہر ہونا کہا ہے'' (رومیوں 19:8)۔ یہ ایسا حوالہ ہے جو مقدسوں کی قیامت کا ذکر کرتا ہے۔ اب ہم درحقیقت چوتھی زمین پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔۔ دیئے گئے چارٹ کو دیکھیں۔

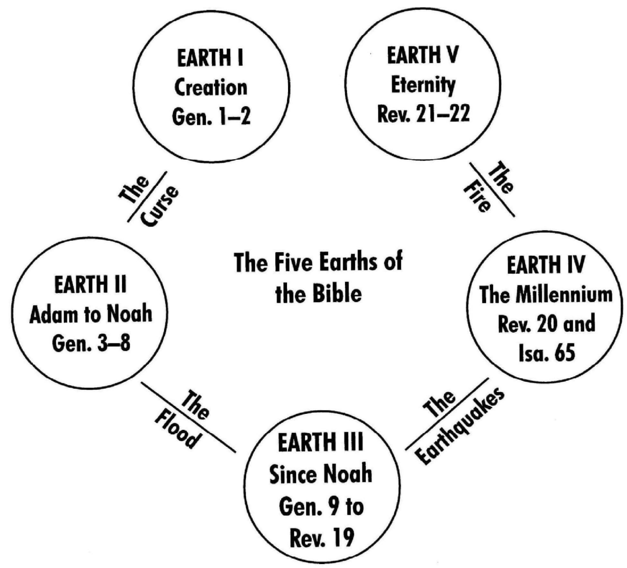

1) پہلی زمین وہ ہے جو ابتدا میں پیدا کی گئی (پیدائش 1:1)۔ یہ زمین ہر طرح سے کامل تھی (پیدائش 31:1)۔لیکن آدم کے گناہ کے باعث خدا نے زمین پر لعنت بھیج دی(پیدائش 19-17:3)۔بائبل مقدس اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اس لعنت نے خدا کی اصلی تخلیق کی فطرت کو بدل ڈالا۔

2) لعنت نے بنیادی طور پر زمین کی اصلی حالت کو تبدیل کر دیا۔ پھر وہ زمین بھی اس زمین سے جس پر ہم زندگی بسر کر رہے ہیں بالکل مختلف تھی۔تمام سرزمین ہری بھری تھی اور ہر سمت سبزہ زار موجود تھے۔حتیٰ کہ دونوں قطبین پر بھی بلاتوقف سبزی اگ آئی تھی۔اور غالباً اس وقت ایک ہی کرہِ ارض یعنی قطعہ خشکی تھی اور خشکی تری کی وجہ سے منعکس نہ تھی۔ایک دفعہ پھر انسان کی گناہ آلودہ بغاوت نے خدا کو زمین کی فطرت کو تبدیل کرنے کے لئے متحرک کیا۔ یہ اس طرح ہوا کہ بڑے سمندر کے سب سوتے پھوٹ پڑے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں۔خدا نے دھند کے غلاف (سائبان) کو گرادیا اور زمین پر پانی ہی پانی ہوگیا۔

3) تیسری زمین کو پیدا کیا اور یہ وہ سرزمین ہے جس پر ہم آج زندگی بسر کر رہے ہے۔زمین اپنے محور پر جھک گئی جس سے قطبین وجود میں آئے۔ بائبل مقدس اس بات کو صفائی سے بیان کرتی ہے کہ تیسری زمین کی حالت بھی مسیح کی دوسری آمد پر تبدیل ہو جائے گی۔تیسری زمین کو تبدیل کرنے کے ذرائع زلزلے اور اوپر آسمان میں عجیب نشانات کا ظہور ہوں گے۔

4) چوتھی زمین مسیح کی (آمدِ ثانی) کے موقع کی ہزار سالہ دورِ زمین موجودہ زمین سے بالکل مختلف ہوگی۔ جو زلزلہ زمین کی ہیبت کو بدل دے گا۔ دھند کا غلاف یا کہر کا بادل پھر سے بحال کر دیا جائے گا اور زمین پر پھر انسان کی عمریں دراز ہو جائیں گے۔زندگی لمبی ہو جائے گی جس طرح ابتدا میں تھی (یسعیاہ 26-23:30)۔مزید ثبوت کے لئے ملاحظہ ہو کہ زمین پر پھر سے سبزہ زار کثرت

سے پیدا ہوگا۔اور عاموس9:13-14 بحرِ مردار پھر سے زندگی سے معمور بحرہ بن جائے گا(حزقی ایل47:1-9)۔

5) تاہم شیطان کا آخری باغی انقلاب جو ہزار سالہ بادشاہی کے آخر میں ہوگا زمین کو برباد کر دے گا جس سے زمین بنجر اور تباہ حال ہو جائے گی۔تو خداوند کی حکومت کے اختتام پر خدا ان کو جو مخلصی پائے ہوئے (چھڑائے ہوؤں) کو زمین سے اٹھالے گا اور انہیں نئے یروشلم میں بسائے گا۔ تب زمین کو آگ سے صاف کرے گا۔

***

سوالات

1) اس سبق سے کس قسم کی حیران کن اور تعجب خیز بات آپ نے سیکھی ہے؟

2) کیا آپ کے سامنے یہ بات ہے کہ ''آسمان'' کس قسم کا ہوگا؟ اور اس وجہ سے آپ دنیا کے ساتھ چمٹے ہی رہنا چاہتے ہیں؟ کیا یہی سبب ہے؟

3) آپ اپنے دل میں خدا کے ساتھ اس کے کلامِ پاک کے وسیلہ سے رفاقت رکھنے کے لئے زیادہ شوق و دلچسپی نہیں رکھتے؟ کیا آپ صرف ہر اتوار ہی کو گرجا گھر جانے کے علاوہ آپ کی زندگی میں زیادہ سرگرمی اور جوش نہیں پایا جاتا؟ تو پھر آپ خدا کے متعلق کیا سوچتے ہیں؟

4) جب بہت سے لوگ مکاشفہ 21 باب میں بیان کردہ ''نئے یروشلم'' کے لئے ''روحانی'' معنی نکالتے ہیں اور ان کا یہ کہنا ہے کہ ''یروشلیم'' کو کلیسیا کے لئے استعمال کیا گیا ہے؟ تو آپ کا کیا خیال ہے؟ اور کیوں؟

____

____

____

____

5) کیا آپ پولس رسول کے بیان کردہ الفاظ کو صحیح معنی میں دیانت داری سے استعمال کر سکتے ہیں؟

☆ ''زندہ رہنا میرے لئے مسیح اور مرنا نفع ہے'' (فلپیوں 21:1)۔______________

☆ ''غرض ہماری خاطر جمع ہے اور ہمیں بدن کے وطن سے جدا ہو کر خداوند کے وطن میں زیادہ منظور ہے'' (2 کرنتھیوں 8:5)۔____________________

6) اگر آپ اسی دن اس جہان سے کوچ کر جاتے ہیں تو کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ آسمان میں جائیں گے؟

____

____

____

____

7) سب سے اہم کتاب جو کبھی آسمان کے متعلق لکھی گئی ہے وہ رینڈی الکورن Randy Alcorn نے لکھی ۔ جس کا عنوان بالکل سادہ ''آسمان Heaven '' ہے (مطبوعہ Tyndale House 2004)۔ یہاں اس کتاب سے ایک ''حوالہ'' دیا گیا ہے۔ آسمان کی تصویر پر جو آسمان کی عکاسی کرتی ہے کہ اس کا ظہور ایک دن ''نئی زمین'' پر ضرور ہوگا۔ آپ کو کھڑے ہوکر آسمان کی طرف ''بادلوں'' کی طرف دیکھنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ آپ کو اپنے چاروں طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ دنیا (کائنات) جو گناہ اور گندگی اور آلودگی سے بھری ہوتی ہے اور جہاں موت اپنے جبڑوں کو اس طرح کھولے ہوئے ہے کہ انسانوں کو نگلنے کے لئے تیار ہے اور چاروں طرف دکھ اور مصائب ہیں۔ آپ ان سب چیزوں کو کس طرح دیکھتے ہیں؟ کیا آپ حیران و ششدر ہیں؟

____

____

____

____

***

سبق نمبر 21

Heavenly Rewards

آسمانی اجر وانعامات

حقیقت: ''ایمانداروں کی عدالت اس لئے ہوگی کہ وہ اپنے ان کاموں کا بدلہ پائیں جو انہوں نے خداوند کی بادشاہی کو بڑھانے کے لئے کئے ہوں گے''۔

کلیدی آیت:

''کیونکہ ابنِ آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔ اس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا''

(متی 27:16)

ایک دن ایسا آئے گا جب سب ایمانداروں کا حساب ہوگا۔ ان کی ابدی منزل کے تعین کے لئے نہیں بلکہ ان کاموں کے لئے جو انہوں نے خداوند کی بادشاہی کو بڑھانے کے لئے کئے (ططس 14:2)۔ سب ایمانداروں کو ایک یا ایک سے زیادہ نعمتیں دی گئیں ہیں۔ یہ اس لئے عطا ہوئیں جب ایمانداروں کو نجات حاصل ہوئی اور ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان کے ذریعہ خدا کی بادشاہی میں کام کریں۔ اور خاص خاص اجر وانعام حاصل کریں (2 کرنتھیوں 10:5 اور

مکاشفہ 12:20)۔ہم نے اپنے اعمال کے باعث نجات حاصل نہیں کی۔ ''تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔اور نہ اعمال کے سبب سے تا کہ کوئی آدمی فخر نہ کرے'' (افسیوں 9-8:2 ، 10:2 اور ططس 14:2)۔

ایمانداروں کے اپنے کاموں کی تعدد کے باعث عدالت نہیں ہوگی بلکہ ان کے کاموں کے ''معیار'' کے باعث ان کی عدالت ہوگی (1 کرنتھیوں 13:3)۔اوران کے عمل کی وجہ ان کے کام کرنے کی نیت اور مقصد (1 کرنتھیوں 5-4:4)۔بعض لوگ نجات تو پا چکے ہیں لیکن انہوں نے اپنی روح کی نعمتوں کو خداوند اور اس کی بادشاہی کو بڑھانے کے لئے کبھی استعمال نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے فضول مقاصد اور نیت کے تحت استعمال کیا۔تو ان کے کام جل جائیں گے۔اور ایسے لوگ کوئی انعام یا اجر حاصل نہیں کر پائیں گے (1 کرنتھیوں 15:3)۔

خدا کی یادداشت

بائبل مقدس ملاکی 16:3 میں یوں فرماتی ہے ''خدا کے حضور میں یادگار کا دفتر لکھا گیا'' جس میں ان سب باتوں کا اندراج موجود ہے جو ہم نے اپنی زندگی میں کی اور ان سب باتوں میں سے ہم اکثر باتوں کو بھول جاتے ہیں اور بھول بھی گئے ہیں۔تاہم خدا کی ذاتِ اقدس کی بھی بات کو جو ہم نے کبھی بھی کی ہے نہیں بھولتا۔خداوند یسوع نے فرمایا کہ ہم میں سے اگر کسی نے کسی کو صرف ایک پیالہ ٹھنڈا پانی ہی پلائے ، وہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا (متی 42-41:10)۔پھر عبرانیوں کے خط میں یوں لکھا ہے ''خدا بے انصاف نہیں جو تمہارا کام اور اس محبت کو بھول جائے جو تم نے اس کے نام کے واسطہ اس طرح ظاہر کی کہ مقدسوں کی خدمت کی اور کر رہے ہو'' (عبرانیوں 10:6)۔اس سے ہم ایک دفعہ پھر اس بات کو جانتے ہیں کہ خدا ہمارے نیک کاموں کو جو ہم اس کے جلال کے انجام دیتے ہیں کبھی بھی نہیں بھولتا۔خاص خاص اجر و انعامات کی بہت سی اقسام بھی ہیں۔جس کا ذکر کلامِ مقدس میں کیا گیا ہے۔ان انعامات میں خصوصاً ''تاج'' جن کا ذکر 1 کرنتھیوں 25-24:9 اور جامے (مکاشفہ 8:19) آسمان میں خزانہ (متی 19:6) جلال کا معیار جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے۔اور بادشاہی میں ذمہ داریاں جو ہم کو سونپی جائیں گی (لوقا

27-11:19)۔

مختلف تاج

بائبل مقدس یہ تعلیم سکھاتی ہے کہ ''پانچ تاج'' ہوں گے۔ یہ تاج ان کو عطا کئے جائیں گے جنہوں نے اپنے آپ پر قابو پائے رکھا۔ اپنے آپ کو ضبط میں رکھا۔

1) فتح پانے اور جیتنے والوں کا تاج

(1 کرنتھیوں 9:24-25) یہ ان کو دیا جائے گا جنہوں نے اپنے آپ کو قابو میں رکھا۔ جنہوں نے خداوند کو ہمیشہ پہلی ترجیح دی۔

2) روحوں کو جیتنے والوں کا تاج

(1 تھسلنیکیوں 2:19) یہ تاج ان کے سروں پر سجایا جائے گا جو روحوں کو جیتنے میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کام کرتے ہیں۔ یعنی بشارت دینے والوں اور بائبل ٹیچرز اور شخصی گواہوں یعنی پرسنل ورکرز۔ اور ان کو بھی یہ تاج دیا جائے گا جنہوں نے مبشروں اور بائبل ٹیچرز کی روحوں کو جیتنے میں مالی امداد فراہم کی۔ کیونکہ ایسے خادم کل وقتی کام میں مصروف رہتے تھے اور ان کی کفالت کے لئے ان کو فنڈز بھیجتے رہے۔

3) راستبازوں کا تاج

(2 تیمتھیس 4:8) یہ تاج ان کو دیا جائے گا جنہوں نے اپنی زندگی خداوند کے انتظار میں گزاردی کہ خداوند کب آئے گا۔ اور انہوں نے اپنی زندگی راست بازی زندگی بسر کرنے کے لئے وقف کر رکھی ہے۔

4) گلہ بانوں یا چرواہوں کا تاج

(1 پطرس 5:4) یہ تاج ان کو دیا جائے گا جو وفادار پاسبان اور بزرگ ہوں گے۔

5) زندگی کا تاج

(یعقوب 1:12) یہ تاج ان کو دیا جائے گا جو آزمائش کی برداشت کرتے ہیں۔ ایذرسانی کو برداشت کرتے اور صبر کرتے ہیں حتیٰ کہ جامِ شہادت بھی پی لیتے ہیں (مکاشفہ

10:2)۔

آسمانی خزانہ

بائبل مقدس کا فرمان ہے کہ ایماندار مختلف قسم کے خزانوں کو حاصل کریں گے۔ خداوند یسوع مسیح نے متی 19:6 میں اس کی تصدیق کی ہے۔

''اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا
اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے
اور چراتے ہیں۔ بلکہ اپنے واسطے آسمان پر مال جمع
کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے اور نہ زنگ اور نہ
وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔
کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہاں تیرا دل بھی لگا رہے گا''

پولس رسول یہی بات 1 تیمتھیس 6:17-19 میں بیان کرتا ہے اور تیمتھیس کو لکھتا ہے کہ ایمانداروں کو ہدایت کر، نصیحت کر کہ وہ اچھے کاموں میں لگے رہیں''۔ اور نیک کاموں میں دولت مند بنیں۔ اور سخاوت کے کاموں میں شریک ہوں۔ اور امداد پر مستعد ہوں اور آئندہ کے لئے اپنے واسطے ایک اچھے بنیاد قائم کر رکھیں تا کہ حقیقی زندگی پر قبضہ کریں۔

جلال کے معیار

پاک صحائف بھی اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ مختلف قسم کا جلال ایماندار حاصل کریں گے۔ پولس رسول کے ان الفاظ پر غور کریں جو اس نے کچھ اس طرح کہے ہیں۔''میری دانست میں اس زمانہ کے دکھ درد اس لائق نہیں کہ اس جلال کے مقابل ہو سکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے(رومیوں 18:8)۔ پولس رسول اس قسم کے انعام کو پھر 2 کرنتھیوں 17:4 میں اعادہ کرتا ہے۔''کیونکہ ہماری دم بھر کی سی ہلکی سی مصیبت ہمارے لئے از حد بھاری اور ابدی جلال پیدا کرتی جاتی ہے''۔

اس سب کچھ کے پھر کیا معنی ہیں؟ گو ان سب باتوں کا کہیں بھی تفصیل کے ساتھ بیان

نہیں کیا گیا، لیکن ہمارے ذہنوں میں تو یہ بات موجود ہے کہ ہم ان سب انعامات کا تجربہ حاصل کریں گے۔تو پھر ہم اپنے آپ میں یہ خیال کرنے کے قابل ہوں گے کہ کاش ہم اپنے خداوند کے لئے مزید دکھ اور مصائب اٹھانے کے لئے ہمیں مزید مواقع حاصل ہوں۔

بادشاہی کے حکومت کے درجے

ایک دیگر قسم کا انعام واجر جس کا ذکر بائبل مقدس میں کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جس کا تعلق ہزار سالہ بادشاہی اور''ابدیت'' کی حالت سے ہے۔ یہ وہ بات ہے جسے خداوند یسوع مسیح کے ساتھ بادشاہی کرنا کہا گیا ہے۔ہم خداوند یسوع مسیح کی زیرِ ہدایت یہ سب کام انجام دیں گے۔

ہمیں خدا کے کلام 2 تیمتھیس 12:2 اور مکاشفہ 5:9-10 میں یقین دہانی کروا دی گئی ہے کہ ہم خداوند کے ساتھ بادشاہی میں شریک ہوں گے۔لیکن ہماری شراکت اس کی بادشاہی میں ہمارے ان کاموں کی بدولت ممکن ہو گی جو اب ہم اس دنیا میں کر رہے ہیں(لوقا 19:1-27)۔بعض کسی شہر پر حکمران ہوں گے۔بعض پانچ شہروں اور بعض کا کسی شہر پر حکمرانی کا حق نہیں ہوگا۔

اجر وانعام کے متعلق رویہ

افسوس ناک بات تو یہ ہے کہ بعض مسیحی حضرات اجر وانعامات کے متعلق ایک بڑا اکھڑ رویہ اپناتے ہوئے ہیں اور تاہم افسوس ناک تعلق کی کمی کے لئے کی بہت سی وجوہات بھی ہیں۔

بہت سے مسیحی ایمانداروں کا یہ خیال ہے کہ اگر ہم ان انعامات واجر ہی کے لئے متحرک ہوئے ہیں تو پھر ہم اپنا اجر کھو بیٹھیں گے۔ یہ عجیب رویہ اس نظریہ پر قائم کیا گیا ہے جو خداوند یسوع نے فرمایا۔ جو متی رسول کی انجیلِ مقدس میں لکھا گیا ہے۔خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو آگاہ کیا تھا کہ''خبردار اپنے راست بازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو۔ نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے تمہارے لئے کچھ اجر نہیں۔پس جب تو خیرات کرے تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجوانہ جیسا ریا کار عبادت خانوں میں کرتے ہیں''(متی 6:1-4)۔
خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو اس بات سے آگاہ کیا کہ اجر پانے کی غرض

سے اچھے کام نہ کرنا اور نہ ہی آدمیوں سے تعریف حاصل کرنے کی غرض سے۔ بلکہ خدا کی تعریف کرنے کی غرض سے نیک کام کرنا۔تو ہم پر نیک اعمال کرنے کو کہا گیا ہے کہ ہماری تعریف خدا کرے نہ کہ ہم آدمیوں سے تعریف حاصل کریں۔اس امید سے نیک کام کریں کہ عدالت کے دن ''خداوند یسوع ہم سے یوں کہے کہ شاباش! اے اچھے اور دیانت دار نوکر۔تو اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو'' (متی 21:25)۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض ایماندار اجر پانے کے لئے اتنے پرجوش نہیں ہیں، اس لئے کہ یہ اجر وقتی طور کے لئے ہوں گے۔ یہ نظریہ یوحنا رسول نے جو آسمان کے متعلق بیان کیا ہے مکاشفہ 4:10-11 میں یوحنا رسول نے دیکھا کہ 24 بزرگ خدا کی عبادت اور اس کو سجدہ کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے تاج خدا کے تخت کے سامنے ڈال دیئے اور کہا کہ اے ہمارے خداوند خدا تو ہی تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہے۔ کیونکہ تو ہی نے سب چیزیں پیدا کیں اور وہ تیری ہی مرضی سے تھیں اور پیدا ہوئیں۔

اس کا یہ مطلب ہے جونہی ہم آسمان میں یہ تاج و اجر و انعامات حاصل کریں گے تو جب ہم خدا کو سجدہ کریں گے تو ہم اپنے تاج خداوند کے آگے رکھ دیں گے۔ تاہم یہ اعتراض کچھ زیادہ وقت کے لائق نہیں ہے۔اور پھر ہم مکاشفہ 4:9 آیت کا ملاحظہ کریں تو یہ نظر آئے گا۔''اور جب وہ جاندار اس کی تمجید، عزت، شکرگزاری کریں گے جو تخت پر بیٹھا ہے اور ابدالآباد زندہ رہے گا'' (1 پطرس 4:5)۔لکھا ہے کہ ایسا سہرا ملے گا جو مرجھاتا نہیں۔

اجر و انعامات کے متعلق معاشرتی نظریہ

بعض افراد کا یہ کہنا ہے کہ یہ سب انعام عارضی ہوں گے۔اس لئے کہ آسمان میں شخص ایک دوسرے سے مختلف نہیں ہوگا۔ اگر ہوگا تو پھر ایمانداروں میں ایک دوسرے کے خلاف حسد پیدا یا رشک پیدا ہو جائے گا۔اور یہ بات کامل خدا کے حضور کامل فضا کے اندر واقع ہونا ناممکن ہے۔ آسمان میں کامل محبت کامل پیار کی یگانگت ہوگی۔

پاسٹر گلین معرڈتھ آف مکینی، ٹیکساس *Pastor Glenn Meredith of*

McKinney, Texas جس نے آسمانی اجر و انعامات پر کھل کر تعلیم دی ہے۔ میرا یقین کریں کہ آسمان میں ابدی مقامات میں ضرور فرق ہوگا۔ اس لئے جو کام اس دنیا میں آپ کے سپرد ہوا ہے اگر آپ اس کام کو دیانت داری، وفاداری اور محبت کے ساتھ کرتے ہیں تو پھر آپ کا انعام بھی کامل ہوگا۔

''خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا
کیونکہ آسمان پر تمہارا بڑا اجر ہے
اس لئے کہ لوگوں نے ان نبیوں کو
بھی ستایا جو تم سے پہلے تھے اسی طرح
ستایا تھا''
متی 12:5

***

سوالات

1) ہمارے آسمانی اجر و انعامات کی بنیاد ہمارے وہ کام ہیں جو ہم روح القدس کی نعمتوں کے باعث تو کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پاس روح کی کون کون سی نعمتیں ہیں (رومیوں 12:6-8 اور 1 کرنتھوں 12:4-11 اور 12:28-31 اور افسیوں 4:11 اور 1 پطرس 4:10-11)۔ان روح کی نعمتوں کی ایک فہرست لکھیں جو آپ سمجھتے ہیں کہ روح کی درج ذیل نعمتیں خدا نے مجھے عطا کی ہیں۔

____

____

____

____

2) کیا آپ جانتے ہیں کہ ''انٹرنیٹ'' میں موجود ''ٹیسٹ'' لکھے ہوئے ہیں جن کو پڑھ کر آپ اپنی روح کی نعمتوں کے متعلق جان سکتے ہیں۔گوگل کریں *Just Spiritual Gift*۔

____

____

____

____

3) کون سا آسمانی اجر آپ کو بہت پسند ہے کہ آپ اسے حاصل کرنا پسند کریں گے اور کیوں؟

4) کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ بائبل مقدس میں اس بات کو پورے طور پر سمجھتے ہیں۔ آپ کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور نہ اعمال کے سبب سے (افسیوں 2:8-9)۔ لیکن ہمیں نجات اس لئے ملی ہے کہ ہم نیک کاموں میں لگے رہیں؟ (افسیوں 2:10 ، ططس 2:14)۔ ان رسمی / فلاحی اور تہذیبی مسیحی بہن بھائیوں کے متعلق کیا سوچتے ہیں جو اپنے ایمان کے اظہار میں ناتوانی اور کمزوری محسوس کرتے ہوئے ایمان پر عمل نہیں کرتے؟

5) بعض اجر وانعامات پر اظہار خیال کریں جو اسی زندگی میں بعض ایماندار اپنے اس ایمان کے وسیلہ سے حاصل کرتے ہیں جو خداوند یسوع مسیح پر ان کا ایمان ہے کہ وہی ان کا نجات دہندہ اور خداوند ہے اور ان ہی کی بابت یہ بھی بیان کریں کہ روح القدس ان کی زندگیوں میں بسا ہوا ہے اور کیا ایسے لوگ خدا کا مقدس ہیں؟ ایسے ایمانداروں کے ناموں کی نیچے فہرست جاری کریں۔

____

6) پاک صحائف کے مطابق اور ثبوت کے مطابق جن کا ذکر ہم اب کر رہے ہیں یعنی آسمانی اجر و انعامات۔ کیا آپ اب سے زیادہ ان کو پانے کے لئے چاہت میں گرفتار ہیں اور آپ کے دل میں ان کو حاصل کرنے کی تحریک زور پکڑتی جا رہی ہے اور آپ زیادہ سنجیدگی سے خداوند کے لئے کام کر رہے ہیں؟

____

____

____

____

***

سبق نمبر 22

Signs of the Times

آثارِ زمانہ

حقیقت: ''ہمیں کلامِ مقدس میں بعض ایسے اشارے دیئے گئے ہیں جن کو دیکھنے سے ہم خداوند یسوع مسیح کی واپسی کے متعلق جان سکتے ہیں''۔

کلیدی آیت:

''اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہوکر سر اوپر اٹھانا اس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی''

(لوقا 28:21)

تاہم صعودِ کلیسیا کے لئے کوئی نشان نہیں دیا گیا۔ صعودِ کلیسیا کسی بھی وقت وقوع میں آ سکتا ہے۔ لیکن بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہم صعودِ کلیسیا کے موسم کو ضرور جان سکتے ہیں۔ اور پھر بائبل مقدس یہ تعلیم بھی سکھاتی ہے کہ مسیح کی دوسری آمد کے متعلق (موسم) کو بھی جان سکتے ہیں۔ یسوع کب آئے گا؟ کیا ہم یہ جان سکتے ہیں؟

جی ہاں ہم خداوند کی آمدِ ثانی کی تاریخ تو نہیں بتا سکتے۔ تاہم اس کے آنے کا سماں تو جان سکتے ہیں۔ جو سماں ہم جان سکتے ہیں وہ ایسا سماں ہے جس کے متعلق بائبل مقدس میں

معلومات موجود ہیں۔ خدا کا کلام ایسے نشانات سے بھرا پڑا ہے جو خداوند کی آمدِ ثانی کے موسم وسماں کا بیان کرتا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ ایسے نشانوں پر آنکھ لگائے رکھیں۔ یہ نشانات پرانے عہد نامہ اور نئے عہد نامہ دونوں میں موجود ہیں۔ ان کا شمار بہت زیادہ ہے۔

مثال کے طور پر ہر پچیسویں آیت کے بعد مسیح کی آمدِ ثانی کا خصوصی ذکر پایا جاتا ہے۔ تاہم پرانے عہد نامہ میں 500 سے زیادہ پیشنگوئیاں پائی جاتی ہیں جو مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق ہی ہیں۔ انبیاء اکبر واصغر کے علاوہ مزامیر بھی مسیح کے متعلق پیشنگوئیوں کے متعلق بھرے پڑے ہیں جن میں مسیح کی آمدِ ثانی کی پیشنگوئی ہے۔

حقیقتاً بائبل کی اہم پیشنگوئیوں میں سب سے اہم پیشنگوئی زبور 2 میں کی گئی ہے جو مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق ہے۔ پاک صحائف میں کئی قسم کے نشانات کی بڑی تعداد میں نشان دہی کی گئی ہے۔ کچھ نشان فطرت کے متعلق ہیں تو کچھ ایسے نشانات بھی جن کا تعلق معاشرہ کے فطرت وذات کے ساتھ ہے۔ اور پھر بین الاقوامی سیاسی نشانات صنعت وحرفت کے نشانات اور پھر ایسے نشانات جو یہودی قوم کے متعلق ہیں۔

لاعلمی کا معاملہ

اکثر مسیحی ان نشانات کے مطالعہ کرنے سے بے بہرہ ہیں۔ ان کا یہ یقین ہے کہ ''یسوع اس طرح آجائے گا جس طرح چور رات کے وقت آتا ہے''۔ تو پھر اس طرح کا مطالعہ وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

یہ بات سچ ہے کہ یسوع نے فرمایا ''وہ اس طرح آئے گا کہ جس طرح رات کو چور آتا ہے'' (متی 24:42-43)۔ تاہم بعد ازاں پولس رسول کی معرفت اس کی تشریح یوں کر دی گئی کہ یسوع نے یہ بات مسیحیوں کے لئے نہیں بلکہ غیر مسیحیوں کے لئے کہی تھی۔

اس نکتہ کو پولس رسول تھسلنیکیوں کے لکھے گئے اپنے خط میں حل کر دیتا ہے۔ ''لیکن اے بھائیوں تم تاریکی میں نہیں کہ وہ دن تم پر چور کی طرح آ پڑے۔ کیونکہ تم سب نور کے فرزند ہو۔ ہم نہ رات کے ہیں نہ تاریکی کے'' (1 تھسلنیکیوں 5:4-5)۔

اب اس پیچیدہ بیان سے پولس رسول کا کیا مراد ہے؟ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ اس میں اس بات کا حوالہ دے رہا ہے کہ جب ہم یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیتے ہیں تو پھر ہمیں روح القدس کی سکونت گاہ بنا دیا جاتا ہے(رومیوں 5:5)۔ پھر روح القدس کے وسیلہ سے ہمیں روحانی مینارِ روشنی بنا دیا جاتا ہے۔

یسوع کی ذہنی تصویر

یسوع متی 24 باب میں اپنی واپسی کے نشانات کو ایک حاملہ عورت کے نشانات کے تقابل میں بیان کرتا ہے اس بات پر ذرا یوں غور کریں کہ آپ کو معلوم نہیں حاملہ عورت کے واضع حمل کا وقت اور دن کون سا ہوں گا، لیکن جلد یا بدیر جیسے جیسے آپ اس کے حمل کو ترقی پاتے دیکھتے ہیں کہ بچہ جلد ہی پیدا ہونے والا ہے۔ کیوں آپ دیکھنے سے یہ کہہ سکیں گے؟۔

یسوع نے کہا ''جیسے حاملہ عورت کو درد لگتے ہیں میرے آنے کے نشانات ویسے ہی ہوں گے''(متی 24:8)۔ کوئی بھی ماں جس نے بچے کو جنم دیا ہے وہ یسوع کی اس بات کو جانتی ہے کہ اس کے کہنے کا کیا مطلب ہے۔ جونہی اس کی واپسی کا وقت قریب ہوگا، تو نشانات کی طرقی میں اتنی ہی شدت آتی جائے گی۔ بالکل دردِزہ کی طرح۔ مثال کے طور پر زلزلے زیادہ آنے شروع ہوں گے اور دباؤ بھی شروع ہوتا جائے گا۔

یہ ایک پیچیدہ نکتہ ہے جسے عموماً نظر انداز کیا جاتا ہے۔ لوگ یہ کہہ کر نشانات کا مذاق اڑاتے ہیں۔ لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں، زلزلے اور قحط ہمیشہ سے ہی ہے۔ لیکن اب وہ زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کی رفتار میں تیزی آ رہی ہے۔ ان کی شدت بڑھتی جا رہی ہے۔ بالکل یسوع کی پیشنگوئی کے متعلق سب کچھ ہو رہا ہے۔

عبرانیوں 25:10 میں ہمیں ''ایک دوسرے کو نصیحت کرنے کے لئے کہا گیا ہے'' کہ جس قدر اس دن کو نزدیک ہوتے ہوئے دیکھتے ہو اسی قدر زیادہ کیا کرو۔ کلامِ پاک کا یہ حصہ اس بات کو ایاں کرتا ہے کہ ہم خداوند کے واپس آنے کے موسم کو جان سکتے ہیں۔ حقیقت پر مبنی کچھ حالات وواقعات ہمیں خداوند کی جلد آمد کے لئے تیار رکھنے کی غرض سے ظاہر ہوں گے۔ ایسی کون

سی چیزیں ہوں گی؟ اور وہ کون سے آثار، کون سی ایسی علامات ہیں جن پر نگاہ رکھنے کے لئے بائبل میں ہمیں تعلیم دی گئی ہے؟۔

وقت کے آثار

ان آثارِ زمانہ وعلامات کی بہت سی اقسام بڑی تعداد میں دی گئی ہیں جن کا بیان وشمار کرنا کچھ آسان کام نہیں۔ ان کو سمجھنے کا آسان طریقہ جو میں نے دریافت کیا ہے وہ یہ ہے کہ ان کی درجہ بندی کردی جائے۔ آیئے اس طریقہ پر غور کریں!

1) آثارِ فطرت

فطرت کے متعلق آثار نے بہت کم عزت حاصل کی ہے۔ جب کبھی بھی ایسے آثار پر کچھ کہا جاتا ہے تو لوگ اپنے ردِعمل کا یوں اظہار کرتے ہیں۔ ''تم فریب کھانے کے چکر میں ہو''۔ اس معاملہ میں دوطرفہ مشکل کا سامنا ہے۔ اول تو یہ لوگ ان باتوں پر غور کرنے پر حق بجانب ہوتے ہیں کہ ''زلزلے، آتش فشاں، پہاڑوں کا پھٹنا، طوفان، بادوباراں اور قحط یہ تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ یہ تو کوئی نئی بات نہیں جو وقوع میں آئے گی جیسے میں نے پچھلے سبق میں کہا کہ لوگ یا تو لاعلم ہیں یا پھر حقیقت سے چشم پوشی کرتے ہیں۔ یسوع نے فرمایا کہ یہ قدرتی آثار ایسے ہی ہیں جیسے حاملہ کو جننے کے درد لگتے ہیں۔ اور جوں جوں اس کی آمد قریب ہوتی جائے گی ان علامات میں شدت اور تیزی آتی جائے گی۔

دوسری مشکل زیادہ تر فلسفیانہ ہے ہم بہت ہی استدلالی لوگ واقع ہوئے ہیں۔ ہم اس بات کا مذاق میں اڑاتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ قدرتی علامات کے ساتھ بات کرے گا؟ اس طریقہ سے ہم فوق الفطرت کے متعلق واہمی بن جاتے ہیں اگر ہم کسی کو دیکھ نہیں سکتے اس کا وزن نہیں کر سکتے۔ تو ہم اس کے وجود کو بھی قبول نہیں کر سکتے۔ حالانکہ بائبل مقدس کی تعلیم حقیقت پر مبنی ایک ایسا حلقہ جسے آسمانی مقام کہا گیا ہے، جو کہ حسبِ معمول حواس کو قبول نہیں۔ فوق الفطرت مملکت جو فرشتگان اور شرارت کی فوجوں پر مشتمل ہے (افسیوں 6:10-12)۔ چونکہ ہم اس قدر استدلالی ہیں اور کسی بات کو بغیر دیدنی شواہد کے قبول نہیں کرتے۔ تاہم بائبل مقدس ان آثار و

علامات کی بار بار تصدیق کرتی ہے۔ پرانے عہد نامہ کے انبیاء اکرام فطرت کے آثار کو بار بار دہراتے ہوئے اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ نشانات خدا کی عدالت یا اس کے زیرالتوا غضب کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

2) آثارِمعاشرہ

یسوع نے فرمایا ''جیسا نوح کے زمانہ میں تھا ویسا ہی میرے آنے پر ہوگا'' (متی 37:24)۔عہدِ عتیق میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت نوح کا زمانہ ''بدی اور شرارت'' کا زمانہ تھا۔ کیونکہ انسان کے دل کے خیالات بدی کی طرف مائل تھے (پیدائش 6:5-13)۔

پولس رسول رومیوں کے 1 باب میں بطور مورخ یہ بتاتے ہوئے کہ حضرت نوح کا زمانہ کس قسم کا تھا۔2 تیمتھیس 3:1-5 میں بطور نبی کے بات کرتے ہوئے رومیوں کی شناختی زبان استعمال کرتے ہوئے،ہمیں بتاتے ہیں کہ آخیر زمانہ کی سوسائٹی کس قسم کی ہوگی۔ایسا کرتے ہوئے وہ یسوع کی بیان کی تصدیق اور تائید کرتے ہیں کہ جب یسوع کی دنیا میں واپسی ہوگی تو معاشرہ مکمل طور پر زمانہِ نوح کی پست حالی تک پہنچ چکا ہوگا۔

پولس رسول فرماتے ہیں کہ آخیر زمانہ میں معاشرہ دباؤ کی شدت سے حد درجہ انحطاط پذیر ہوگا۔ یہ ایک ایسا معاشرہ ہوگا جس میں انسان 3 چیزوں کے پیارے دوست ہوں گے۔''زر دوست، عیش وعشرت، زیادہ دوست رکھنے والے اور خود غرض یعنی اپنے آپ کو پیار کرنے والے یا خود پسند ہوں گے''(2 تیمتھیس 3:2-4)۔ پولس رسول آخری زمانہ کے مذہب، دیانت داری اور طرزِ زندگی کو شناخت کر لیتا ہے۔

3) روحانی آثار

بہت سے منفی اور مثبت روحانی آثار ہیں جنہیں نگاہ میں رکھنے کی ضرورت ہے۔

منفی علامات حقیقتاً منفی ہیں۔ان میں مخالفِ مسیح کا ظہور بھی شامل ہے اور اسی طرح بدعتی گروہوں کا ظاہر ہونا بھی (متی 24:5-11-24)۔ نام نہاد کلیسیا کی برگشتگی 2 تیمتھیس 3:5)۔ وفادار مسیحیوں کا ستایا جانا (لوقا 21:12-19)۔ اور شیطان پرستی کا پھیلنا(1

تیمتھیس 1:4)۔

ہم تو ان تمام پیشنگوئیوں کی تکمیلی دورانیہ کے درمیان ہیں۔ اس وقت یہ بدعتیں اور جھوٹی تعلیمات اس قدر پھیل گئی ہیں کہ آج یہ دنیا میں ہر جگہ مصروفِ عمل ہیں۔ یہ لوگ اور ہی طرح کی انجیل کی منادی کرتے ہوئے لاکھوں افراد کو گمراہ کر رہے ہیں۔

اب ہم مثبت آثار کی طرف متوجہ ہوں جو روحانی ہیں اور خوشی منائیں۔ ان سے ایک تمام دنیا میں بادشاہی کی خوشخبری کی منادی ہے (متی 14:24)۔

بیسویں صدی کی ایجادات کی بنا پر یہ نشان وقوع میں آیا۔ مذکورہ صدی میں ریڈیو اور ٹیلی وژن کی ایجاد انجیل کی بشارت میں مدو معاون ہوئی۔ پھر کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی ایجاد سے کلامِ خدا کا ہزاروں زبانوں اور مقامی بولیوں میں ترجمہ ہوا۔

اور نشان نبوتِ بائبل کو سمجھنے کے لئے دانش کا افزوں ہونا آخیر زمانہ کے متعلق بائبل کی پیشنگوئیوں کو حتیٰ کہ ان نبیوں نے بھی نہ سمجھا جنہوں نے ان کی نبوت کی تھی۔ دانی ایل نبی اس بات کا بہترین نمونہ ہے۔ جب آپ نے اس کی بات کو جاننا چاہا تو یہ کہا گیا:

"لیکن تو اے دانی ایل ان باتوں کو بند رکھ
اور کتاب پر آخری زمانہ تک مہر لگا دے کیونکہ
یہ باتیں آخری وقت تک بند سر بمہر رہیں گی"

دانی ایل 12:4-9

جس قدر خدا کی واپسی کے دن قریب تر ہوتے جائیں گے، اسی قدر ہم بائبل پرافیسی کو زیادہ سمجھنے لگے ہیں۔ بعض نئی زبانوں کی سمجھ عالمی حالات کے تکازوں کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔ جس طرح کہ اسرائیل کا پھر سے قائم ہونا اور کچھ دیگر پراسرار پیشنگوئیوں کو جدید تکنیکی ترقی سے سمجھا جا سکتا ہے۔

تاہم ہماری زیادہ تر سمجھ بوجھ کا انحصار روح القدس کی تجلی پر ہی ہوتا ہے جو ہمیں نئے مکاشفات کو جو پہلے ہی خدا کے کلام میں موجود ہیں سمجھنے کی غرض سے نئی روشنی دے کر ہمارے

ذہنوں کو منور کر دیتا ہے۔ ان سب روحانی نشانات میں سب سے بڑا نشان یہ ہے کہ خدا اس آخیر زمانہ میں اپنی کلیسیا پر روح القدس نازل کرے گا جو اپنے دلوں کو اس کے لئے کھولیں گے تا کہ شیطان کے حیلوں اور حملوں کا مقابلہ کر کے اسے شکست فاش دے سکیں۔

یوایل 23:2 آیت میں اسے تشبیہی انداز میں ''پہلی اور پچھلی برسات'' کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ پہلی برسات پنتیکوست کے دن پر نازل ہوئی تھی اور یوں وہ کلیسیا کی ابتدائی تاریخ میں جب وہ ابتدائی قیام میں قائم ہونے کے لیے تگ ودو کر رہی تھی۔ اور آخری برسات آج کے دور میں ہو رہی ہے جب کہ سچی کلیسیا شیطان کے آخری حربوں کے مقابل مضبوطی سے کھڑی ہے۔

4) صنعت وحرفت کے آثار

سائنسی ترقی اور اس کے علم کی دھا کہ خیز ترقی اور مواصلاتی آمدورفت معلوماتی عمل اور سامان حرب یہ سب خداوند یسوع المسیح کی زمین پر جلد آمد کی واپسی کے آثار ہیں (دانی ایل 4:12)۔

ذرا غور کریں کہ کتنی پیشنگوئیاں ہیں جن کو آج ہم ٹیکنیکل ترقی کی بنا پر سمجھ رہے ہیں۔ مکاشفہ 12 میں لکھا ہے کہ خدا کے دو بڑے نبی ساڑھے تین سال مصیبت کے پہلے آدھے حصہ میں منادی کریں گے، اور پھر وہ مخالفِ مسیح کے ہاتھوں قتل ہو جائیں گے۔ اور ان کی لاشیں ساڑھے تین دن تک یروشلم میں پڑی رہیں گی اور دنیا کے سب لوگ ان کو دیکھیں گے۔

کیا دنیا کے لوگوں کو حیوان کا نشان لیزر اور کمپیوٹر کی ایجاد کے بغیر دیا جا سکتا تھا؟ (مکاشفہ 16-18:13)۔

5) عالمی سیاست کے آثار

بائبل کی پیشنگوئی و نبوت آخیر زمانہ میں اقوامِ عالم کے نمونہ کو بھی پیش کرتی ہے۔ قومِ اسرائیل دوبارہ وجود میں آ جائے گی اور تمام اقوامِ عالم اسرائیلی قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی پوری کوشش کریں گی (زکریاہ 3-1:12)۔ خصوصاً ایک سپر پاور super power جو شمال کی

طرف ایک دور دراز علاقہ میں ہوگی، وہ اسرائیل کی دشمن ہوگی (حزقی ایل 6:38) اس قوم کو حزقی ایل 38 باب میں جس طرح کی اصطلاح سے پکارا گیا ہے وہ صرف روس ہی ہوسکتی ہے۔

چین کو ایک سپر پاور کے طور پر ابھرتے ہوئے بھی متی 6:24 میں واضع کیا گیا ہے۔ قومیں بین الاقوامی سیاست کی وجہ سے اندرونی سیاست میں متاثر ہوگی جس کی وجہ سے قوم پر قوم چڑھائی کرے گی اور وہ ایک دوسرے کے خلاف ہوں گے (متی 7:24)۔ بے دینی اور لاقانونیت ہر جگہ عام ہوگی (متی 12:24)۔ جونہی عالمی دہشت گردی ظاہر ہوئی تو ایک پیشنگوئی اور پوری ہوگئی ہے۔

یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ قوم پر قوم چڑھائی کرے گی متی 7:24 کا ترجمہ کیا گیا ہے، وہ یونانی لفظ *ETHNOS* کا ترجمہ ہے جس کے معنی ایک نسلی گروہ کے ہیں۔ سیاسی اور قومی ریاست نہیں۔ جب سے سوویت یونین کے ٹکڑے ہوئے ہیں، اس وقت سے نسل گروہی تشدد دیکھنے میں آیا وہ نہ صرف سابقہ سوویت ریپبلک بلکہ یوگوسلاویہ مشرقی وسطیٰ میں ظاہر ہوا، بلکہ امریکہ کے لاس انجلیس *Los Angeles* کی بغاوتوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بلاشک وشبہ ہم اس دنیا میں زندہ ہیں جو آخیر زمانہ کے نمونہ کے قریب آ چکی ہے۔

6) اسرائیل کے نشانات

سب سے اہم نشانوں کا گروپ باقی تمام آثار کو اکٹھا کر بھی دیں تو بھی ان سے زیادہ اہم اور ضروری وہ قوم اسرائیل کے متعلق گروپ ہے۔ ان سب آثار کو ساتویں باب میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ یہودی لوگ خدا کا ٹائم کلاک (خدا کی گھڑی) ہیں۔ اس سے یہ مراد ہے کہ جب کبھی بھی خدا کسی خاص واقع کو ظاہر کرنے کا قصد کرتا ہے تو یوں بیان کرتا ہے کہ جب کوئی خاص بات اسرائیل یا ان کی ریاست پر واقع ہو تو یہ دنیا میں کسی بڑے واقعہ کے ظاہر ہونے کا نشان و دلیل ہے۔

اس کی بہترین مثال لوقا 24:21 ہے۔ جہاں المسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ

یروشلم کو دیکھو۔اس کا اشارہ کر کے اپنی واپسی کا بیان کیا ہے کہ اس (یروشلم) کا سقوط ہو جائے گا۔ اور جب تک غیر قوموں کی معیاد پوری نہ ہو، یروشلم غیر قوموں سے پامال ہوتا رہے گا۔حتیٰ کہ میرے (یسوع کے) آنے کا وقت ہو جائے گا۔دوسرے لفظوں میں جب وہ یروشلم کو واپس لے لیں گے، تو اس (یسوع المسیح) کا واپس آنا قریب ہوگا۔

رومیوں نے یسوع المسیح کے مندرجہ بالا کلمات کے ادا کرنے کے چالیس سال بعد یروشلم کو فتح کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔پھر یکے بعد دیگرے کئی قومیں 7 جون 1967 تک یروشلم پر قابض رہیں۔لیکن یہودیوں نے 1897 سال کے بعد اس پر قبضہ کیا۔

نشانِ افضل

ایک فیصلہ کن نشان سب سے افضل نشان پہلے دیئے گئے آثار و نشانات پر مہر ثبت کرتا ہے۔اسے نشانِ افضل کہا گیا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جو آثار خداوند یسوع کی آمدِ ثانی کے متعلق کتابِ مقدس میں دیئے گئے ہیں، ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا جو پورا نہ ہوا ہو۔اس لئے اس نشان کو اعلیٰ درجہ کا نشان کہا گیا ہے۔

***

سوالات

1) آپ نشانِ افضل یا نشانِ اعظم کے متعلق کیا محسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ کا یہ ایمان ہے کہ ہم واقعی اس موسم میں زندہ ہیں جب سب نشان پورے ہو رہے ہیں؟

____

____

____

____

2) مکاشفہ 11-3:11 کو پڑھیں۔ ان آیات میں خدا کے دو گواہوں کا ذکر ہے جو یروشلم میں منادی کریں گے۔ اور یہ گواہ مصیبت کے پہلے حصہ میں منادی کریں گے۔ اور آپ آیت نمبر 8-11 میں جو کچھ لکھا گیا ہے کیا آپ 1960 سے پہلے ان باتوں کو قدرتی اور فطرتی امر میں سمجھ سکتے تھے؟

____

____

____

____

3) 2 تیمتھیس 5-1:3 کو پڑھیں۔ یہ باتیں جو ان آیات میں بیان کی گئی ہیں کیا یہ ہماری قوم پر پوری اترتی ہیں؟

____

____

4) جب سی۔آئی۔سکوفیلڈ *C.I. Scofield* اپنی مشہور بائبل سٹڈی بائبل کو 1909 میں شائع کرنے کی تیاری کررہا تھا تو اس نے حزقی ایل 38-39 باب کی اس طرح تفسیر کی کہ یہ دونوں باب آخیرزمانہ کی بابت نبوت کرتے ہیں کہ روس اسرائیل پر حملہ کرے گا اور وہ اپنے اتحادیوں سے مل کر اسرائیل کو صفحۂ ہستی سے مٹادینے کا ارادہ کئے ہوئے ہوگا۔اس نے یعنی سکوفیلڈ نے کہا کہ میں تو اسے بالکل بھی نہیں سمجھ سکتا!اوراس کی تشریح بھی نہیں کرسکتا۔لیکن چونکہ بائبل مقدس میں یہ لکھا ہوا ہے تو یہ ضرور ہوکرہی رہے گا۔اس باب میں مذکورہ نبوتیں کیوں اس قدر مشکل تھیں جن کا سمجھنا اس وقت بہت مشکل تھا لیکن اب ان کا سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں؟

5) منفی نبوتی روحانی نشانات میں سے ایک جو آخیرزمانہ کی بابت 1 تیمتھیس 4:1 میں ہے۔کیا آپ کچھ یا بعض اس نبوت کے حصہ کو آج کل تمام دنیا میں پورے ہوتے دیکھتے ہیں؟

سبق نمبر 23

Death

موت

حقیقت: ''بہت ہی کم لوگ اس بات کو جانتے ہیں کہ موت کے بعد زندگی ہوگی''۔

کلیدی آیت:

''سب سے پچھلا دشمن جو نیست کیا جائے گا وہ موت ہے''
(1 کرنتھیوں 26:15)

کیا آپ خداوند یسوع مسیح کی واپسی کے لئے تیار ہیں؟ تو اگر آپ خداوند یسوع مسیح کی واپسی سے پہلی ہی اس جہانِ فانی سے کوچ کر جاتے ہیں، تو پھر کیا آپ ''برزخ'' (جہاں روحیں اضطراب میں رہیں گی) میں ڈال دیئے جائیں گے؟ تاکہ آپ کی روح کو آسمان میں جانے سے پہلے دکھوں میں سے گزر کر آسمان میں جانے کے لئے تیار کیا جا سکے؟ یا پھر یہ کہ آپ کو سیدھا جہنم میں بھیج دیا جائے گا؟ اور پھر اگر آپ خدا کے فرزند ہیں تو آپ ''فرشتہ'' کی شکل اختیار کر لیں گے؟ یا پھر اگر آپ خدا کو نہیں جانتے تو پھر آپ کسی بھی شکل کی ''بدروحوں'' کی شکل اختیار کر لیں گے؟

بائبل مقدس کا فرمان اس طرح ہے:

''وہ لوگ جو عمر بھر موت کے ڈر سے

غلامی میں گرفتار رہے انہیں چھڑا لے“

لٰہذا لوگ بہت سا وقت موت کے ڈر کے اندر گرفتار ہوتے ہوئے گزارتے ہیں۔لیکن یہ حقیقت ہے کہ اکثر لوگ اسی ڈر میں گرفتار رہتے ہوئے زندگی گزارتے ہیں۔فرض کیجئے کسی دوست کی موت اچانک حادثے میں یا بڑھتی ہوئی عمر میں خیال کرے کہ اگر میں ابھی مر جاؤں تو کیا ہوگا؟ مطلب یہ ہے کہ انسان موت سے ڈرتے ہوئے وقت گزارتے ہیں؟ یا پھر جنگوں کے درمیان لوگوں کے اردگرد بم گرتے ہوں اور موت کا خیال ان پر چھایا رہتا ہے۔مطلب یہ ہے کہ جو عمر بھر موت کے ڈر سے عمر بھر غلامی میں گرفتار رہتے ہیں، ان کو خداوند یسوع مسیح چھڑانے کے لئے اس دنیا میں آیا (لٰہذا یسوع مسیح کو اپنی زندگی میں اپنے لئے اپنا خداوند اور نجات دہندہ قبول کرنا ضرور ہے)۔

موت پر رونما ہونے والے واقعات

تو پھر کسی کی موت پر کیا ہوتا ہے؟ اگر تو مرنے والا خدا کا فرزند ہے تو اس کی روح فرشتے لے جا کر خداوند یسوع کی گود میں رکھ دیتے ہیں۔اور پھر وہ روح کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے تک آسمان میں رہے گی (صعودِ کلیسیا)۔وہ لمحہ واقع ہوگا جب یسوع اپنی کلیسیا کو لینے کے لئے آئے گا۔تو اس وقت مذکورہ روح خداوند یسوع کے ساتھ آئے گی، اور اس کا بدن زندہ ہو کر جلالی بن جائے گا۔اور وہ اپنی ذات وفطرت میں ابدی بن جائے گا۔مگر یہ سب کچھ خدا کا روح کرے گا۔”اگر اس کا روح تم میں بسا ہوا ہے جس نے یسوع کو مردوں میں سے جلایا تو وہ تمہارے فانی بدنوں کو بھی اپنے اس روح کے وسیلہ سے زندہ کرے گا“ (رومیوں 11:8 ، 1 کرنتھیوں 15 باب اور 1 تھسلنیکیوں 4 باب)۔

اگر کوئی شخص خدا کا فرزند نہیں اور وہ موت کا لقمہ بنتا ہے، تو اس کی روح عالمِ ارواح میں (عذاب میں) مبتلا ہوگی۔یہ عذاب کی جگہ ہے جہاں ناراست لوگ خداوند یسوع کی ہزار سالہ بادشاہی کے اختتام پر جی اٹھیں گے اور قیامت کے روز تمام لوگوں کے ساتھ مذکورہ روح خدا کے سفید تخت کے سامنے پیش ہوگی تاکہ ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائے جو دوسری موت کی شکل

میں ہوگا، جو آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈال دیا جاتا ہے۔

درمیانی حالت

موت کے بعد زندگی کے متعلق بعض بہت سی الجھنیں بھی موجود ہیں جن کا تعلق موت اور ابدیت کی درمیانی حالت کے ساتھ ہے۔ کچھ لوگ ''روحوں کی بے حسی یا سوتے رہنا soul sleep'' کی تعلیم کی وکالت کرتے ہیں۔ وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ نجات یافتہ اور غیر نجات یافتہ موت کے بعد یسوع کی آمدِ ثانی تک بے حس رہیں گے۔ یعنی ان کی روحیں سوتی رہیں گی souls will be unconscious۔ مگر ایک تشبیہی انداز میں ہمارے بدن سو رہے ہوں گے۔ پولس رسول 2 کرنتھیوں 8:5 آیت میں بدن کے وطن سے جدا ہونے کو ترجیح دیتا ہے۔ اور اسے خداوند کے وطن میں رہنا زیادہ منظور ہے۔ فلپیوں 1:21 میں وہ اس بات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ '' کیونکہ زندہ رہنا میرے لئے مسیح اور مرنا نفع ہے''۔ اور پھر 23 آیت میں یوں فرمایا گیا ہے کہ '' میں دونوں طرف پھنسا ہوا ہوں۔ میرا جی تو چاہتا ہے کہ کوچ کر کے مسیح کے پاس جا رہوں۔ کیونکہ یہ بہت ہی بہتر ہے'' (فلپیوں 1:23)۔ موت کے بعد پولس رسول یقینی طور پر بے ہوشی اور بے حسی اور قوما (coma) کی زندگی پسند نہیں کرتا۔ تب اگر موت کے بعد روحیں حساس اور ہوش مند ہیں تو پھر وہ کہاں جاتی ہیں؟

بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ پرانے عہد نامہ کے لوگ پاتال میں جاتے تھے۔ وہاں لوگوں کی ارواح دو حصوں میں منقسم تھی اور وہاں رہتی تھی۔ فردوس یا عذاب کی جگہ میں اس تصور وعقیدہ کو لوقا 16:19-31 میں اخذ کیا گیا ہے جہاں یسوع نے امیر آدمی اور غریب لعزر کی کہانی بیان کر کے تعلیم دی۔

بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ یسوع صلیب پر مرنے کے بعد جی اٹھنے سے پیشتر عالمِ اوراح میں اترا اور وہاں اس نے شیطان پر فتح کا اعلان کرتے ہوئے شادیانہ بجایا (1 پطرس 3:18-19)۔ بائبل مقدس میں اس بات کا بھی بیان ہے کہ اپنے جی اٹھنے کے بعد جب وہ آسمان پر چڑھ گیا تو قیدیوں کو ساتھ لے گیا (اس کے چڑھنے سے اور کیا پایا جاتا ہے کہ وہ نیچے کے

علاقہ میں اترا بھی تھا)۔

مطلب یہ کہ جوفردوس اس کی صلیب وقیامت سے پیشتر پا تال میں تھا، اس کو یسوع نے آسمان پر بدل دیا(افسیوں 4:8-9 اور 2 کرنتھیوں 15:1-4)۔اس کے بعد مردوں اور راست بازوں کی روحیں خدا کے تخت کے سامنے ہیں(مکاشفہ 6:9-7 کو پڑھیں)۔

ہمارے بدن

موت کے بعد کوئی ایسا وقت نہیں ہوگا کہ ہم اپنے آپ کی بغیر بدن کے اپنی شناخت کرواسکیں۔ہمارے بدنوں میں کوئی ایسی روحیں نہیں ہوں گی جو برطیس ہاتھوں لئے ہوئے ہوا میں اڑتے پھریں گے۔بلکہ ہمارے بدن یسوع کی مانند ہوں گے(1یوحنا 2:3)۔

ہم جونجات پائے ہوئے ہوں گے ہمارے لئے مستقبل میں دوقسم کے بدن ہوں گے۔ پہلے تو ہم درمیانی حالت میں ایک روحانی بدن حاصل کریں گے۔اور پھر ہمارا مستقبل کا جلالی بدن ہم کو حاصل ہوگا۔

اس قسم کے بدن کے متعلق پاک صحائف میں کئی حوالجات موجود ہیں

☆ 1سموئیل 28باب - جہاں سموئیل، جومر گیا تھا، ساؤل اور عین دور کی جادوگرنی پر ظاہر ہوا۔

☆ متی 17باب - جب موسیٰ اور ایلیاہ مسیح یسوع کی صورت کے وقت ظاہر ہوئے۔

☆ لوقا 16باب - امیر آدمی اور غریب لعزر کی ''عالمِ اوراح'' میں تصویر کشی کی گئی۔

☆ مکاشفہ 7باب - جہاں بڑی مصیبت میں شہیدوں کی عکاسی کی گئی ہے۔ان کو خدا کے تخت کے سامنے دکھایا گیا ہے جوسفید جامع پہنے ہوئے ہیں۔

توہمارے دوسری قسم کے بدن ہمیں ہماری ''قیامت''یعنی ہمارے جی اٹھنے پر ہمیں عطا کئے جائیں گے جوموجودہ دور کے کلیسیائی زمانہ کے مقدسین کوعطا ہوں گے جب وہ مسیح یسوع کا ہوا میں اڑکر استقبال کریں گے At the Rapture یعنی صعودِ کلیسیا کے وقت یا پھر اگر ہم صعودِ کلیسیا سے پہلے رحلت کر جائیں تو بھی ہماری قیامت پر ہمیں جلالی بدن عطا کئے جائیں گے۔صعودِ

کلیسیا پر ہمارے بدن ایک پل میں بدل جائیں گے۔ یہ بات 1 تھسلنیکیوں 4:13-18 میں لکھی ہوئی ہے جہاں پولس رسول واقعات کے سلسلہ کا بیان کرتے ہیں۔

☆ یسوع آسمان میں ظاہر ہوگا جب نرسنگا پھونکا جائے گا اور مقرب فرشتہ کی آواز بھی سنائی دے گی۔

''کیونکہ خداوند آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز
اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو
مسیح میں موئے جی اٹھیں گے پھر ہم جو باقی زندہ ہوں گے
ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھالئے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند
کا استقبال کریں گے اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے''۔

☆ یسوع آسمان میں ظاہر ہوگا کلیسیاءِ زمانہ کے مقدسین کو اپنے ساتھ لے کر آئے گا۔

☆ خداوند ان کے بدنوں کو زندہ کرے گا اور ان کی روحوں کو ان کے بدنوں کے ساتھ پھر ملا دے گا اور اب ان کے جلالی بدنوں کے ساتھ ان کی روحوں کا ملاپ ہوگا۔

☆ پھر خداوند سب زندہ ایمانداروں کو اٹھالے گا اور ان کے فانی بدنوں کو بقا کی حالت میں بدل دے گا۔ ہماری قیامت یعنی جی اٹھنے کے وقت ہمیں جلالی بدن عطا کئے جائیں گے۔اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جلالی بدن کیسے ہوں گے؟

جلالی بدن

جلالی بدن حاصل کرنے کے بعد یہ بدن کس طرح کے ہوں گے؟ پولس رسول نے اس حقیقت کو واضح کرنے کی غرض سے 1 کرنتھیوں کا پورا 15 باب قلم بند کیا ہے۔اس کے مطابق ہمارے جلالی بدن غیر فانی بدن ہوں گے۔جلالی طور پر پاک ترین اور صاف ہوں گے۔روحانی اور قدرت والے بدن ہوں گے (1 کرنتھیوں 15:42-44)۔

پولس رسول مزید لکھتے ہیں کہ جلالی بدن غیر فانی ہوں گے اور موت کا ان پر کوئی اختیار نہیں ہوگا (1 کرنتھیوں 15:53-55)۔مسیحی دنیا کے اندر بسنے والے بہت مسیحی اس بات پر

یقین رکھتے ہیں کہ ''روح غیر فانی ہے''۔ تاہم یہ بائبل مقدس کے موافق سوچ نہیں ہے یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے۔ روح کے غیر فانی ہونے کا تصور ایک ''یونانی فلاسفر افلاطون کی اختراع ہے۔ بائبل مقدس کا فرمان تو یہ ہے کہ بقا صرف اسی (خدا) کو ہے اور وہ اس نور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہوسکتی (1 تیمتھیس 16:6)۔ ہم اس وقت تک لافانیت حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہمیں جلالی بدن حاصل نہیں ہوتے۔ لافانیت مخلصی پائے ہوئے ایمانداروں کے لئے ''فضل کی بخشش'' ہے۔

پولس رسول کے ایک بیان سے جو انہوں نے فلپیوں کے خط میں جاری کیا میں سمجھتا ہوں اس کے باعث ہمیں سمجھ آجاتی ہے کہ ہمارے جلالی بدن کیسے ہوں گے۔ رسول یوں رقم طراز ہے کہ خداوند یسوع مسیح جب زمین پر واپس آئے گا تو وہ ہمارے بدنوں کی پست حالی کو اپنے جلال میں بدل دے گا۔ ملاحظہ ہو:

فلپیوں 20:3: ''خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں''۔

فلپیوں 21:3: ''وہ اپنی قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کرسکتا ہے ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائے گا''۔

دوسرے لفظوں میں ہمارے جلالی بدن خداوند یسوع مسیح کے اس بدن کی مانند ہو جائیں گے جو قبر سے جی اٹھا تھا۔

اب ایک لمحہ کیلئے ذرا سوچیں اپنے جی اٹھنے کے بعد یسوع کا بدن ایسا تھا جو قابلِ احساس اور روشن اور واقعی تھا نہ کہ خیالی بدن تھا۔ اسے چھوا جا سکتا تھا اور وہ بدن قابلِ شناخت تھا (لوقا 24:41-43 اور یوحنا 20:27-28)۔ تاہم پہلے پہل لوگوں کو پہنچاننے میں مشکل پیش آئی۔ یہ بات سمجھی جا سکتی ہے کہ یہ ان کی امید کے برعکس ہوا۔ اس سب کے مطابق ہمارے جلالی بدن بھی بالکل یسوع کے بدن کے جیسے ہی ہوں گے۔ وہ قابلِ احساس ہوں گے، انہیں چھوا جا سکے گا اور وہ قابلِ شناخت ہوں گے۔

سوالات

ایک بہت ہی عام سوال جولوگ پوچھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ''موت کے بعد کیا ہوگا؟ کیا ہم موت کے بعد بھی ایک دوسرے کو جانیں گے اور پہچانیں گے؟''۔جی ہاں! یہ جواب قطعاً درست ہے اوراس کومنطق کے ذریعہ آسانی کے ساتھ ثابت کیا جاسکتا ہے۔صرف اتنا سوچئے کہ اگر آپ یوحنا یا پھر پطرس ہیں (یہ دو نام میں نے فرض کئے ہیں)۔یعنی اس دنیا میں آپ کے مذکورہ نام ہیں اورآپ نے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کراس کو اپنا نجات دہندہ قبول کرلیا ہے۔تو اگر آپ آسمان میں جا کر کچھ اور کہلاتے ہیں یعنی بجائے یوحنا اور پطرس کے، آپ کے آسمان میں نام منگت رام یا پھر لچھمن داس ہو جاتے ہیں جو نجات یافتہ نہیں ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنی شناخت کو کھو بیٹھے ہیں اور یہ بالکل ناممکن ہے۔

ایک دیگر عام سوال جو کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ہم آسمان میں اپنے جلالی بدنوں میں ہوتے ہوئے کھائیں پئیں گے بھی؟ پھراس سوال کا جواب تو یقینی ہے کہ خداوند یسوع نے اپنے جی اٹھنے کے بعد اپنے شاگردوں کے ساتھ کھایا پیا حالانکہ خداوند یسوع کا بدن جلالی بدن تھا (لوقا24:42-43 اور یوحنا21:10-15)۔

ایک بہت ہی سنجیدہ اور غیراہم سوال یہ کیا جاتا ہے کہ آیا ہم اپنی جلالی بدنوں میں بھی گناہ کریں گے یا نہیں؟ بہرحال آسمان اتنا پاک ہے ک وہاں شیطان دخل اندازی نہیں کرسکتا اور پھر خداوند یسوع مسیح نے مکاشفہ 21:4 میں کہا ہے کہ'' آسمان میں خدا جلالی بدنوں کے حامل ایمانداروں کے ساتھ رہے گا اوران کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔اس کے بعد نہ موت رہے گی نہ ماتم رہے گا، نہ آہ و نالہ نہ درد۔پہلی چیزیں جاتی رہیں''۔''گناہ کی مزدوری موت ہے۔ لیکن وعدہ یہ ہے کہ پھر نہ موت رہے گی۔موت فتح کا لقمہ ہوگئی۔

ہماری گناہ آلودہ فطرت ختم ہو جائے گی۔اس کی بجائے ہمیں نئی فطرت عطا کر دئے جائے گی اور مسیح یسوع کی راست بازی سے ہم ملبس ہوں گے (رومیوں5:19)۔جی ہاں جب آدم اور حوا خلق کئے گئے وہ گناہ آلودہ فطرت کے حامل نہ تھے۔لیکن پھر بھی انہوں نے گناہ کیا تو وہ

دونوں یسوع مسیح کی راستبازی کے حامل نہیں تھے۔ جب کہ اب جو خداوند یسوع پر ایمان لاتے ہیں وہ مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔

رینڈی الکورن جس نے آسمان کی بابت نہایت جذباتی کتاب لکھی ہے۔اس نے اس مضبوط سوال کا ان الفاظ میں یوں ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''ایک دفعہ تو ہم وہ کچھ بن گئے جو کچھ خدا نے
ہمیں (مسیح) بنایا اور پھر ایک دفعہ ہم اسے ایسے ہی
دیکھیں گے جیسا وہ ہے اور پھر اس کے بعد ہم
وہ سب کچھ دیکھیں جو کچھ بھی وہ حقیقت میں ہیں بشمول
گناہ کیونکہ خدا نہیں چاہتا کہ وہ ہم سے کچھ بھی چھپائے۔
گناہ کے پاس حقِ اپیل نہیں ہوگا۔ گناہ کو لغوی طور پر مٹایا
جائے گا۔ گناہ کے اثرات بھی ختم ہو جائیں گے۔

مارا ناتھا!

***

سوالات

1) اس سبق میں جو کچھ آپ نے دریافت کیا وہ حیران کن ہے؟

2) مندرجہ سوال کی بابت آپ کیا محسوس کرتے ہیں۔ رینڈی الکورن کی کتاب جو اس نے آسمان کی بابت لکھی ہے موت ایک غیر معمولی اور خلافِ معمول ایک حقیقت ہے۔ کیونکہ جو کچھ خدا نے خلق کیا گناہ نے اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔ بدن اور جان کو متحد کیا۔ خدا کو ہمارے بدنوں کی فکر ہے جیسا کہ خدا کو ہماری جانوں کی فکر و پرواہ ہے۔ ہم تو متحد ہو کر موجود ہوئے۔ یہی وہ وجہ ہے کہ مردوں کا جی اٹھنا، مردوں کی قیامت اتنی مضبوط اور حیاتی اور قوت حیات کی حامل اور قوت حیات کا مرکز ہے۔ یہی سبب ہے کہ حضرتِ ایوب نبی نے کہا کہ ''اپنی کھال کے اس طرح برباد ہو جانے کے بعد بھی کہا میں اپنے اس جسم میں سے خدا کو دیکھوں گا'' (ایوب 19:26)۔

3) کیا آپ موت سے خوف زدہ ہیں؟ کیا آپ سوچتے ہیں کہ آپ موت پر فتح کا شادیانہ بجائیں؟ پھر آپ کو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانا، اس کو اپنا شخصی نجات دہندہ اور خداوند اپنا لینا

چاہیے۔آپ سنجیدگی سے دعا کرتے ہوئے ایسا کرسکتے ہیں؟

آسمانی باپ میں تیرے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ میں بہت بڑا گنہگار ہوں ۔ میں اپنے گناہوں کا دل سے افسوس کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تو مجھے معاف کردے کیونکہ میں تیرے پیارے بیٹے کو اپنا خداوند اور منجی قبول کرتا ہوں ۔ میں ایمان لاتا ہوں کہ تو نے میری دعا کو سنا اور اس کا جواب دیا ہے۔اور خوشی مناتا ہوں کہ اب میں نئے سرے سے پیدا ہو گیا ہوں۔آج میرا نیا جنم ہے۔اب میں خدا کے خاندان کا حصہ بن گیا ہوں۔اس دعا کے بعد آپ بائبل پر ایمان رکھنے والی کلیسیا کی تلاش کریں۔ان کے ساتھ مل کر بائبل سٹڈی یعنی بائبل کا مطالعہ کرنا شروع کریں تاکہ آپ فضل میں بڑھتے جائیں۔

***

سبق نمبر 24

A Summary Overview

خلاصہ باتفصیل

حقیقت: ''نبوتِ بائبل کا پیغام ایمانداروں کے لئے یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح فتح مند ہوگا اور ہم بل آخر جیتیں گے''۔

کلیدی آیت:

''مگر خدا کا شکر ہے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہم کو فتح بخشتا ہے''

(1 کرنتھیوں 57:15)

ہم نے خدا کے کلام بائبل مقدس میں سے یہ سیکھا ہے کہ ہم مسیحی ایماندار جب ہم اس جہانِ فانی سے کوچ کر جاتے ہیں تو ہم اپنی پہچان نہیں کھو دیتے (فلپیوں 1:21-23 اور 2 کرنتھیوں 8:5)۔ بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ پرانے عہد نامہ میں لوگ پاتال میں جاتے تھے۔ وہاں لوگوں کی روحیں دو حصوں (پاتال دو حصوں میں منقسم ہے۔ وہاں روحیں رہتی ہیں۔ دہنا حصہ فردوس کہلاتا ہے اور بایاں عذاب کی جگہ لوقا 22:16)۔ راستبازوں کی روحوں کو خدا کے فرشتہ لے جا کر فردوس میں خدا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔

نئے عہد نامہ کے مقدسین (کلیسیا) کی روحیں درمیانی حالت میں رہیں گی۔ مطلب یہ

ہے کہ یہ مخلصی پائے شدہ ایماندار جب اس جہاں سے رحلت کر جاتے ہیں تو خدا کے فرشتے ان کی روحوں کو فوراً ہی لے جا کر خداوند کے حضور پیش کرتے ہیں۔ تو وہ خداوند یسوع کی حضوری میں آرام سے اس وقت رہیں گی جب یسوع اپنی کلیسیا کو لینے کے لئے بادلوں پر ظاہر ہوگا۔ تو وہ اپنے مقدسوں کی روحوں کو اپنے ساتھ لے جائے گا۔ اور خداوند ان کے بدنوں کو زندہ کرے گا اور ان کی روحوں اور ان کے بدنوں اور ان کی روحوں کا ملاپ ہوگا۔ اور پھر ہمارے بدن جلالی بن جائیں گے۔ وہ ابد تک زندہ رہیں گے (1 تھسلنیکیوں 4:13-18)۔

پھر ہم خداوند کے ساتھ آسمان میں اپنے جلالی بدنوں کے ساتھ واپس لوٹ جائیں گے جہاں ہم اپنے ان کاموں کا حساب دیں گے جو ہم نے اپنے بدن کے وسیلہ سے کئے ہیں، خواہ بھلے خواہ برے (2 کرنتھیوں 5:10)۔ جب یہ عدالت تکمیل پا جائے گی۔ تو پھر برہ کی جلالی ضیافت میں شریک ہوں گے۔ اور یسوع مسیح دلہا اور کلیسیا دلہن ہوگی۔

جلال کے گواہ

ضیافت کے اختتام پر ہم جلال میں پھر یسوع کے ساتھ آسمان سے زمین پر آئیں گے (مکاشفہ 19:14)۔ ہم ہرمجدون کے فتح کے گواہ ہوں گے۔ ہم ''ہیلیلو یاہ'' کا نعرہ لگائیں گے کیونکہ وہ بادشاہوں کا بادشاہ او رخداوندوں کا خداوند ہوتے ہوئے تاج پہنے گا۔ اور جونہی وہ بادشاہی کرنا شروع کرے گا تو ہم اس کے جلال کی خوشی منائیں گے، کیونکہ وہ یروشلیم میں کوہِ صیون پر تخت نشین ہوکر ساری دنیا پر سلطنت کرے گا۔ اس لئے وہ ساری دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ اور ہم خوشی منائیں گے (زکریاہ 14:1-9 اور مکاشفہ 19:17-21)۔

ایک ہزار سال تک ہم اس کے ساتھ بادشاہی کریں گے جیسے وہ ہمیں ہدایت کرے گا۔ اسی طرح ہم انتظام کریں گے اور اس کے کامل قوانین کو نافذ کرنے میں اس کی معاونت کریں گے (مکاشفہ 20:1-6)۔

ہم زمین کی نئی پیدائش اور فطرت کی مکمل بحالی کا نظارہ کریں گے (یسعیاہ 11:6-9)۔ اس وقت تمام روئے زمین صلح و آشتی ، پاکیزگی ، انصاف ،

راستبازی اور خدا کے عرفان سے معمور ہوگی (میکاہ 4:1-7)۔

ہزار سالہ بادشاہی کے اختتام پر ہم شیطان کے کھولے جانے کے گواہ ہوں گے تاکہ وہ قوموں کو گمراہ کرے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انسان کے دل کی تہہ کے اندر اس کی فطرت چھپی رہتی ہے۔ جس طرح اس وقت لاکھوں افراد شیطان کے گرد جمع ہوکر یسوع کے تختِ سلطنت کا تختہ الٹنے کینا کام کوشش کریں گے۔ لیکن ایک بار پھر ''ہیلیلو یاہ'' کا نعرہ لگائیں گے۔ جب شیطان کی تمام فوجیں فوق الفطرت قوت سے تباہ و برباد کردی جائیں گی اور ہم دیکھیں گے کہ کس طرح شیطان بذاتِ خود واصلِ جہنم ہو جائے گا۔ جہاں وہ ابدالآباد عذاب میں مبتلا رہے گا (مکاشفہ 10-7:20)۔

اس کے بعد ہم بڑے سفید تخت کی عدالت کے بھی گواہ ہوں گے۔ ہم ناراستوں کو زندہ ہوکر خدا کے روبرو کھڑے ہوئے دیکھیں گے۔ اور ہم خدا کی کامل راستبازی، پاکیزگی، قدوسیت اور انصاف وعدل کو بھی روبہ عمل دیکھیں گے۔

جب خدا اس چھوٹے بڑے زندہ ہونے والے مردوں کی جماعت پر اپنی خوفناک عدالت کا اعلان کرے گا، جنہوں نے یسوع مسیح میں اس کے رحم اور محبت کو رد کر دیا اور ٹھکرا دیا تھا (مکاشفہ 13-11:20)۔

ہر ایک گھٹنا یسوع کے آگے جھکے گا اور ہر ایک زبان اقرار کرے گی کہ یسوع ہی خداوند ہے تو وہ مکمل طور پر بدلہ پائے گا اور اس کا انتقام پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ اور تب ناراست لوگ اپنا پورا اجر پائیں گے جب وہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے (مکاشفہ 15-14:20)۔

نئ تخلیق کے گواہ

پھر ہم تمام تخلیقِ انسانی کے اندر نہایت ہی قابلِ دید آگ کے منظر کے بھی گواہ ہوں گے۔ اور ہمیں نئے یروشلیم میں ابدی عمارت میں، جسے یسوع خداوند میں اپنی دلہن کے لئے تعمیر کیا ہے۔۔۔ لے جائے گا۔ اور وہاں سے ہم اس آگ کا نظارہ کریں گے جو خدا اس زمین پر برپا کرے گا۔ اور زمین کو نیا بنا دے گا۔ زمین کی ساری گندگی جل جائے گی۔ اور شیطان کی پھیلائی

ہوئی آلودگی خاکستر کر دی جائے گی۔ ان تمام مناظر کا ہم اپنی آنکھوں سے نظارہ کریں گے(2 پطرس3:12-13)۔

جس طرح تخلیقِ اول کے وقت خدا کے فرشتوں نے خوشی منائی، ویسے ہی جب خدا اس زمین کو آگ سے پگھلا کر نئی شکل دے گا، تو ہم بھی خوشی منائیں گے۔ کیونکہ زمین ایک موم کے گولے کی طرح نئی زمین میں تبدیل ہو جائے گی۔ ''ابدی زمین'' بہشت فردوس بن جائے گی۔ جس میں ہم خدا کی حضوری میں ابدالآباد سکونت کریں گے(مکاشفہ 21:1)۔

وہ لمحہ کیسا جلالی لمحہ ہو گا جب ہم نئی زمین پر نا قابلِ یقین خوبصورت نئے یروشیلم میں سکونت کرنے کے لئے اتریں گے(مکاشفہ 21:2)۔ اور خدا ہمارے ساتھ سکونت کرنے کے لئے آسمان سے اتر آئے گا(مکاشفہ 21:3)۔ اور وہ یہ اعلانیہ کہے گا کہ ''دیکھ میں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں''(مکاشفہ 21:5)۔ اور ہم خدا کو رو برو دیکھیں گے(مکاشفہ 22:4)۔ اس لئے کہ خدا کے لوگ ''اس کا منہ دیکھیں گے اور اس کا نام ان کے ماتھوں پر لکھا ہوا ہو گا''۔ وہ ہمارے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اس کے بعد نہ موت رہے گی، نہ ماتم رہے گا، نہ آہ و نالہ نہ درد(مکاشفہ 21:4)۔ اور پھر ہم انفرادی شخصیتوں کے حامل ہوتے ہوئے کامل بدنوں میں ظاہر ہوں گے۔ مطلب یہ ہے کہ ہمارے وجود کامل جسموں میں انفرادی حیثیت کے حامل ہوں گے(فلپیوں 3:21)۔ اور ہم اپنے خالق کی حکمت و دانش میں ابدی طور پر بڑھتے جائیں گے اور اپنی قابلیتوں اور خوبیوں کی بنا پر اس کی تعظیم کریں گے۔

''اب تو میں بڑے جوشیلے انداز میں خوشی مناتا ہوں کہ
کب میں جا کر اپنے خداوند کے پاس رہوں گا''۔

مقولہ جات • Quotations

''ابدی کائنات پر نظر ڈالتے ہوئے (جس طرح کے موجودہ دور کے اکثر لوگ خیال کرتے ہیں) یہ ایک بچ نکلنے کی جگہ ہو گی۔ یہ مسیحی ایمانداروں کے لئے ایک بات بہت ضروری ہے کہ ہم اس دنیا

کو جیسی وہ اب ہے ویسی ہی چھوڑ نہیں جائیں گے۔ اگر آپ ''تاریخ'' کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ جن مسیحی ایمانداروں نے موجودہ دنیا میں بہت کچھ کیا وہ تو وہی لوگ (مسیحی ایماندار) تھے جنہوں نے آنے والے جہاں کی بابت زیادہ سوچا۔ خداوند کے رسول جنہوں نے رومی سلطنت کو تبدیل کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا اور جنہوں نے زمانہِ وسط کو ہلا کر رکھ دیا۔ وہ انگلش مبشر ہی تھے جنہوں نے غلامی میں جکڑی ہوئی انسانیت کو آزادی کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا اور خداوند نے ان کی قربانی کو قبول کیا اور انسانیت کی غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر آزادی کی فضا کو قائم کر دیا۔ یہاں یہ بات ذہن میں رکھنا کہ امیر لوگ، سفید فام لوگ سیاہ لوگوں کی خرید وفروخت میں مصروف تھے۔ انگلش مبشر نے ان کے خلاف جہاد شروع کیا اور انسانوں کی خرید وفرخت کو ختم کر کے ہی دم لیا۔ ان مبشروں نے دنیا میں وہ نشان چھوڑے جن کا کوئی نعم البدل نہیں۔ انہوں نے یہ سب کام اس لئے کئے کہ ان کے ذہنوں میں آسمان کی بادشاہی بسی اور رچی ہوئی تھی۔ وہ آسمان پر نظر جمائے ہوئے کہ ہمارا وطن آسمان میں ہے۔ ان کی نگاہ اجر پانے پر تھے۔ جب سے مسیحی ایمانداروں نے اس خیال کو صرف خیالِ خام ہی قرار دیا ہے۔ اس وقت سے اب مسیحی دنیا پر اثر انداز نہیں ہو رہے۔ دنیا ایسے لوگوں سے متاثر نہیں ہو رہی۔ ایسے لوگوں کی حالت تو یہ ہے کہ بقول کسی شاعر کے

''تخیل عرش پر ہے اور سر ہے پائے ساقی''

مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ آسمان میں جانے کی خواہش تو کرتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں دنیا ہی بسی ہوئی ہے۔ یوحنا رسول نے خدا کے کلام کو اس طرح بیان کیا۔ ''دنیا اور اس کی خواہش دونوں ہی مٹتی جاتی ہے لیکن جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ ابد تک قائم رہے گا'' (1 یوحنا 17:2)۔

C.S.Lewis in Mere Christianity نے فرمایا مقصد آسمان لیکن مقام دنیا۔ مقصد دنیا اور پھر نہ آسمان اور نہ ہی دنیا''۔

سوالات

1) کیا اب آپ سمجھ گئے ہیں کہ کیوں نبوتِ بائبل کا مطالعہ بہت ضروری ہے؟ سب سے بڑا اس کا سبب کیا ہے؟

2) کیا آپ کا خیال ہے کہ مجھے اور زیادہ گہرائی سے خدا کے کلام کو جاننا چاہیے؟ اگر ایسا ہی ہے تو مزید مطالعہ کے لئے دی گئی کتب کو حاصل کریں جن کا ذکر صفحہ 109-111 میں کہا گیا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ آپ کے لئے بہت ضروری مضمون ہے جس کا آپ مزید مطالعہ کرنا چاہتے ہیں؟

3) اس کتاب میں دیئے گئے اسباق پر جب دھیان دیا جائے تو آپ کے لئے کون سا سبق زیادہ دلچسپی کا باعث ہے؟

4) بہت سے لوگ جن میں اکثر ''پاسبان'' بھی ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ نا تو وہ اے ملینی ال ہیں نہ ہی پری ملینی ال اور نہ ہی پوسٹ ملینی ال ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ جو کچھ ہوگا، دیکھا جائے گا۔وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی ابدی منزل کے متعلق بالکل نہیں سوچتے۔نہیں سوچنے کے مستقبل میں کیا ہوگا؟ ایسے لوگوں کے لئے آپ کا رویہ کیا ہونا چاہیے؟

5) بہت سے مسیحی نبوتِ بائبل کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ یہ بہت نایاب یعنی اسے لوگ بہت کم سمجھتے ہیں جن کی وجہ سے بہت سے لوگ کتابِ مکاشفہ کو کبھی نہیں پڑھتے۔آپ پھر اس طرح کے شخص سے کس طرح پیش آئیں گے؟ یا اسے کس طرح مکاشفہ کی کتاب پڑھنے کے لئے قائل کریں گے؟

6) بہت سے پاسبان نبوتِ بائبل کو سیکھنا یا اسے پڑھنا نہیں چاہتے کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ یہ تو چینی معمہ کی طرح ہے۔اب بتائیں کہ ایسے لوگوں کے لئے آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟

﴿ تمت بالاخیر ﴾

***

نبوتِ بائبل کے بنیادی حقائق

نبوتِ بائبل خبطی اور متشدد لوگوں کے لئے تو کھیل کا میدان ہو سکتی ہے تاہم یہ مضمون خداوند کے لوگوں کے لئے ضرور ہی سر سبز و شاداب اور ہری بھری چراگاہ ہوگی۔ اس کتاب کے رقمطرازوں نے یہ دکھایا ہے کہ نبوتِ بائبل پڑھنے والوں کو پاکیزہ زندگی بسر کرنے، بشارت کے کام کو متحرک اور ان کے لئے امید پیدا کرتی ہے۔

اس سلسلہ میں انہوں نے چند ایک بڑے ہی پیچیدہ سوالات کا جن کا ذکر ذیل میں کیا گیا ہے جو نبوتِ بائبل کے حوالہ سے کئے جاتے ہیں۔ ان کا احسن طریقہ سے جواب دیا گیا۔

☆ نبوتِ بائبل کی کس طرح تشریح کی جانے چاہیے؟ تمثیلی سیاق وسباق کے مطابق یعنی لغوی تشریح؟

☆ آخیر زمانہ کے متعلق کیوں طرح طرح کے نظریات ہیں اور وہ نظریات کیا ہیں؟

☆ کیا پرانے عہدنامہ کی سب پیشنگوئیاں پوری ہو چکی ہیں؟

☆ نبوتِ بائبل کیسے ثابت کرتی ہے کہ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے؟ اور خداوند یسوع کو جسم میں خدا ثابت کرتی ہے؟

☆ موت کے بعد کیا ہوتا ہے؟

☆ کیا آسمان ٹھوس یا لطیف روحانی وجود کا حاملِ نیا آسمان ہوگا؟ اور مخلصی شدہ کامل بدنوں کے ساتھ نئی زمین پر موجود رہیں گے؟

☆ آثارِ زمانہ کیا ہیں؟ اور کیا یہ اشارے اس بات کا بیان کرتے ہیں کہ ہم خداوند واپس آنے کے سماں یا موسم میں زندہ ہیں؟

☆ کیا کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا بائبل مقدس کے مطابق نظریہ یا تصور ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو پھر یہ واقعہ زیادہ سے زیادہ کب وقوع میں آئے گا؟

☆ کیا خداوند یسوع مسیح اس زمین پر ہزار سال تک بادشاہی کرے گا یا پھر کیا وہ اب آسمان میں ہوتے ہوئے بادشاہی کر رہا ہے؟

☆ کیوں آخیر زمانہ کی نبوت یہودیوں اور قومِ اسرائیل پر مرکوز ہے؟

☆ آخیر زمانہ کے حالات کا حقیقت میں منظر نامہ کیا ہے؟

اس کتاب کے **24** اسباق کو اوپر سے نیچے تک اور انہیں عام وفہم زبان میں پیش کیا گیا ہے تا کہ پڑھنے والا اسے آسانی سے سمجھ سکے اور ہر ایک نکتہ کو پاک صحائف کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے۔

اور کتاب کو اس انداز سے تیار کیا گیا ہے کہ اسے انفرادی اور اجتمائی طور پر استعمال کیا جا سکے۔

ڈیرل ٹنیلی زندگی بھر کے لئے بائبل ٹیچر ہیں۔ ڈیوڈ ریگن لیمب اینڈ لائن منسٹریز کے فاؤنڈر اور اس تنظیم کے اعلیٰ ترین مبشر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔